

نوادرات  
محدث علم پاکستان

جلد اول

محمد حسین اللہ دین قادری

کاتب سعادت

علامہ الطیف شاہ غازی گھارمائی ضلع گجرات



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَوَازِدَاتُ

مُحَمَّدِ شَاهِ مُظَاهِرِ  
جِلْدِ اَوَّلِ

مُحَمَّدِ جَلَالِ الدِّينِ قَائِدِ رِیِّ

دَرْ سَعَادَتِ

مُحَمَّدِ لَطِیفِ شَاهِ غازی کھاریاں ضلع گجرات

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	نوادرات محدث اعظم پاکستان (جلد اول)
مؤلف	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز
زیر سرپرستی	مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر نگرانی	پیر طریقت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
خصوصی معاونت	مفتی محمد محمود احمد
ناشر	مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد
ہدیہ	مولانا قاضی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
	- روپے

ملنے کے پتے

## ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:- 042-7238010

14۔ انضال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:- 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَذْرِ التَّمَامِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الظَّلَامِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى شَفِيعِ جَمِيعِ الْأَنَامِ  
 يَا إِمَامَ الرُّسُلِ وَيَا سَنَدِي  
 أَنْتَ بَابُ اللَّهِ وَمُعْتَمَدِي  
 فَبِذْنِي يَأَيِّ وَبِأَخِرَتِي  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ بِيَدِي





# فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
10	تقریظ از استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور	1
11	عرض مؤلف	2
14	عرض ثانی	3
15	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اور بچپن کے حالات	4
25	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کردار کی چند جھلکیاں	5
26	احکام شریعت کی پاسداری	6
33	تلاذہ پر کرم نوازی	7
40	شہرت سے نفرت	8
45	کتب دینیہ کا ادب و احترام	9
48	اولیاء اللہ کا ادب و احترام	10
55	حاضر جوابی	11
61	انداز تبلیغ و تربیت	12
72	شیخ الحدیث ..... مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد	13
77	فوائد حدیثیہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے چند مثالیں	14
124	صحیح بخاری جلد اول	15
124	العلوم الغیبیہ وغیرہا	16
143	فیہ الاختیار والفضائل	17



نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
18	حاضر و ناظر	158
19	کرامات و معجزات	163
20	اصول حدیث اسماء الرجال، تقلید شخصی وغیرہ	170
21	فضائل صحابہ و اہل بیت	180
22	صحیح بخاری جلد دوم	195
23	صحیح مسلم جلد اول	253
24	صحیح مسلم جلد دوم	265
25	نسائی شریف جلد اول	291
26	نسائی جلد ثانی	312
27	سند اجازت جمع سلاسل و خلافت امام احمد رضا بریلوی	314
	بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی	
	محرمہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء	
28	سند اجازت جمع سلاسل و جمع علوم دینیہ و خلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری نوری بریلوی	318
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ	
29	سند اجازت جمع سلاسل و جمع علوم دینیہ و خلافت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی	319
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ	
30	سند اجازت صحاح ستہ و مرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی	320
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۱۹، محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
321	سند اجازت جمع احادیث و مرویات شیخ الحدیث عمر حمدان الحرسی (مجاز امام احمد رضا بریلوی) بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء	31
322	سند اجازت طریقہ و حاضری مزار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری خانہ نوال محرمہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ	32
322	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	33
323	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبد القادر مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	34
324	سند اجازت احادیث و تذکرہ و خصوصی امتیاز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	35
325	سند اجازت و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبد القادر مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	36
326	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات، محرمہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ	37



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
327	سند اجازت احادیث و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات محرمہ ۷ ارجب المرجب ۱۳۶۶ھ	38
328	سند اجازت احادیث و مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام محمد جلال الدین قادری، چوہدری، ضلع گجرات (مولف اور اوراق ہذا) محرمہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ	39
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات ۱۰ الاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال محرمہ ۶ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ	40
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبد الرشید محرمہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ	41
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۲۲ ذی الحجہ	42
330	سند اجازت مرویات و سلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابوالعالی معین الدین شافعی محرمہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ	43
331	سند اجازت اوراد برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ	44



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
332	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات والاواراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محرمہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ	45
333	سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابوداؤد محمد صادق گوجرانوالہ محرمہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۴ھ	46
334	سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام صوفی اللہ رکھا سراجی دیال گرھی	47
335	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا محمد سعید مانگٹ ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	48
336	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	49



## ﴿تقریظ﴾

از استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق اساتذہ اور مدرسین کا عام طور پر یہ معمول رہا ہے کہ جو کتابیں ان کے زیر درس ہوتی تھیں ان پر جہاں ضرورت محسوس کرتے وضاحتی نوٹ لکھ دیتے تھے، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ چونکہ عمقِ بشری شخصیت تھے اس لئے انہوں نے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے نوٹس الگ کاپیوں پر نقل کرائے تھے، اس کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ وہ نوٹس ہم تک بھی پہنچ گئے ورنہ پوری کی پوری کتابیں کسی طرح ہم تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے عظیم محدث تھے انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے میں صرف کیا، احادیث مبارکہ سے اہل سنت کے عقائد و مسائل کے استنباط کا انہیں حیرت انگیز ملکہ تھا، راقم کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں پر ضرور خصوصی نوٹس لکھے ہوں گے، لیکن خواہش کے باوجود ان کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، چند روز پہلے حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) کے صاحبزادے عزیز محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مجھے فوٹو سٹیٹ کے چند صفحات دیئے اور بتایا کہ یہ ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کا ایک حصہ ہے، مجھے اتنی خوشی ہوئی جتنی متاعِ گم گشتہ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی طویل عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں، لیکن ان کی ہمت مردانہ انہیں مسلسل مصروفِ عمل رکھتی ہے، ان دنوں وہ احکام سے متعلق آیات قرآنیہ کی تفسیر بھی لکھ رہے ہیں، اور ساتھ ہی وقت نکال کر ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کی شرح اور ان کا پس منظر بھی لکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام و خواص کے لئے فائدہ مند بنائے، اور حضرت مولانا کو صحت و تندرستی کے ساتھ ”تفسیر احکام القرآن“ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ



## ﴿ عرض مؤلف ﴾

﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلی الہ وصحبہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

شوال ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ / نومبر ۱۹۷۷ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل سنت و جماعت لاکل پور (اب فیصل آباد) میں علمائے کرام نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ نبراس المحدثین شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج ابو الفضل محمد سرور احمد قدس سرہ العزیز بانی و مہتمم جامعہ مذکورہ کے سوانح حیات جدید انداز میں جمع کئے جائیں چنانچہ علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ متفرق مواد جمع کرنا اور اسے جدید انداز میں ترتیب دے کر ایک مکمل سوانح حیات کی شکل میں پیش کرنا تھا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت اور سوانح کے بارے میں اس سے پہلے بھی چند کوششیں ہوئیں اور چند کتابچے بھی شائع ہوئے مگر مکمل سوانح حیات کی تدوین کی ضرورت باقی رہی۔

سن مذکور میں پاکستان کے قومی روزناموں نوائے وقت، جنگ، مشرق وغیرہ اور دیگر رسائل و جرائد میں یہ اعلان شائع کرایا گیا کہ جس کے پاس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت، احوال و آثار اور کرامات وغیرہ کے بارے میں جو معلومات ہوں یا تاریخی و سوانحی مواد ہو وہ جامعہ رضویہ میں پیش کر دے، مضامین اور ذاتی یادداشتوں پر مشتمل تحریریں جمع ہونی شروع ہوئیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اعلیٰ علمی و روحانی شخصیت کے پیش نظر جس بھرپور تعاون کی ضرورت تھی وہ میسر نہ آسکا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریریں یادداشتیں اور مضامین جامعہ رضویہ میں پڑی رہیں ان سے سوانحی تذکرہ مرتب کرنا ممکن نہ ہو سکا۔

علاوہ ازیں چند علمائے کرام نے ذاتی طور پر ہمت کی اور حضرت موصوف کے سوانح حیات کو جمع کرنے کا عزم کیا مگر ان کی ہمتوں نے ان عزائم کا ساتھ نہ دیا نتیجہً ان کی یادداشتیں اور ان کے پاس جو بھی سوانحی مواد تھا وہ ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سوانح اور تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان یادداشتوں اور دستاویز سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / اکتوبر ۱۹۸۳ء میں پیر طریقت الحاج پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی خلیفہ اکبر و خلیفہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بھرپور تعاون، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری کے اصرار پر ”محدث



اعظم پاکستان“ کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا، جو بجمہ تعالیٰ چند سالوں کی کوشش کے بعد دو ضخیم جلدوں کی شکل میں منظرہ پر آیا، اس تذکرہ کی تدوین میں بہت سے علمائے کرام اور احباب نے علمی تعاون فرمایا، تذکرہ کو جدید انداز میں مرتب کرنا اور متعلقہ سوانحی مواد کی فراہمی میں حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی ضیائی نے بے مثال تعاون فرمایا، مولا کریم سب حضرات اور احباب کو جزائے خیر دے۔

اسے اتفاقی حادثہ کیسے یا میری خوش بختی کہ ”محدث اعظم پاکستان“ کی تدوین و ترتیب کے دوران ۱۳۹۴ھ/۲۰۷۳ء جمع ہونے والے سوانحی مواد سے فقیر غفرلہ لحدیر استفادہ نہ کر سکا، کوشش کے باوجود وہ جمع شدہ مواد دستیاب نہ ہو سکا، ارا تھوڑا عرصہ پہلے وہ مواد دستیاب ہوا، اس کے مطالعہ کے دوران بعض مفید معلومات حاصل ہوئیں، اور ادھر ”محدث اعظم پاکستان“ کی اشاعت کے دوران بہت سی قیمتی دستاویزات، کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے پیش نظر شامل اشاعت ہو سکیں، اب ان دو قسم کے تاریخی مواد نے زیر نظر اوراق کی طرف ہمت دلائی، بجمہ تعالیٰ چند ماہ کی کوشش کے بعد یہ مجموعہ آپ کے سامنے ہے، اس کی افادیت تو قاری کو مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گی۔

اس سلسلہ میں اتنی گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ زیر نظر مجموعہ میں بہت سی دستاویزات اصل قلمی صورت میں ہیں، ان کا عکس بنوا کر پیش کی جا رہی ہیں، اصل دستاویزات کی تاریخی اور تحقیقی حیثیت اہل علم و نظر سے پوشیدہ نہیں، اس مجموعہ اوراق میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قلمی مکتوبات، فتاویٰ، سندات، اجازت، اوراد و اشغال اور دیگر دستاویزات ہیں، معاصرین کے نام مختلف مکتوبات اور معاصرین کے آپ کے نام مکتوبات کا عکس شامل کیا جا رہا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم حصہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائد حدیثیہ پر مشتمل ہے، جو آپ نے اپنے زیر مطالعہ کتب احادیث کے ابتدا میں زائد اوراق لگا کر لکھے ہیں، یہ فوائد علماء اور درجہ حدیث کے طلبہ کے لئے مفید ہوں گے، علاوہ ازیں کسی مسئلہ پر احادیث سے دلائل کے متلاشی حضرات کے لئے یہ ذخیرہ خاصا مفید ہوگا، ان شاء اللہ۔

اس مجموعہ میں چند دستاویزات توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں گی، ان کا تعلق دشمنان دین و ملت نصاریٰ اور ہنودے نفرت و حقارت کی بنا پر ہے، تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے یہ دستاویزات نہایت اہم ہیں۔

ان اوراق کے جمع کرنے اور ان کی تدوین میں بہت سے احباب اور حضرات نے تعاون فرمایا ہے، بالخصوص

پیر طریقت الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بے شمار قیمتی دستاویزات مہیا فرمائیں ان سے استفادہ اور افادہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محترمی محمد رفیق شاہد قادری منصرم دفتر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی وساطت سے مختلف یادداشتوں پر مشتمل ایک فائل مہیا ہوئی۔

مولانا محمد یونس رضوی، مولانا حکیم گلزار احمد آسی، صوفی گلزار احمد اور آستانہ عالیہ سے وابستہ بہت سے احباب نے بھرپور تعاون فرمایا۔

حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور کے پیہم اصرار اور تعاون نے ان اوراق کی تدوین اور ترتیب میں ہمت افزائی فرمائی۔

یہ تمام حضرات شکریہ کے مستحق ہیں، مولانا کریم اپنے حبیب لبیب رؤف و رحیم نبی ﷺ کے صدقہ میں ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال والا کرام تو اپنے محبوبوں کے طفیل اس مجموعہ کو امت مرحومہ کے لئے مفید بنا اور فقیر غفرلہ القدیر مؤلف اوراق ہذا کی لغزشوں کو معاف فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۱۲/ ربیع النور ۱۴۱۵ھ



﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

الحمد لله رب الهدى على ما هدى

والصلوة والسلام على رسول الهدى وعلى اله وضحبه واصحاب الهدى

”تذکرہ محدث اعظم“ دو جلدوں میں پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء منظر عام پر آیا، کچھ وقفہ بعد ”نوادرات محدث اعظم“ کی ترتیب و تالیف سے ربیع النور ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو فراغت پائی، اور ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء میں ”کرامات محدث اعظم“ کی ترتیب و تالیف ہو گئی، الحمد للہ علی ذلک۔

”نوادرات محدث اعظم“ کا یہ مجموعہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے ارادہ یہی تھا کہ یہ مجموعہ جلد منظر عام پر آجاتا، مگر اسے ارادے تا سید ربانی کے بغیر پورے نہیں ہوتے، ہر کام کا وقت مقرر ہے، ”نوادرات محدث اعظم“ کی اشاعت کی ذمہ داری ادارے نے از خود قبول کر لی اس کا کچھ حصہ کتابت بھی ہو گیا تھا مگر اشاعت کا مرحلہ تاہنوز باقی رہا، بارہا یاد دہانی بھی کام آئی، بالآخر اس ادارے نے اس کی اشاعت سے معذرت کر لی اور مسودہ اور کتابت شدہ صفحات واپس کر دیئے، یہ فقر غفرلہ ادارے کے اراکین کا شکر گزار ہے کہ اتنا عرصہ انہوں نے مسودہ کی حفاظت فرمائی اور مکمل حالت میں واپس فرما دیا۔

”نوادرات محدث اعظم“ کی جلد اشاعت کے لئے یہ طے ہوا کہ ضخیم جلد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک حصہ ابھی آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا جائے اور دوسرا حصہ بھی مناسب وقت پر پیش کر دیا جائے، اس منصوبہ کی اجازت فضل المشائخ حضرت پیر ابو الفیض قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی سے لینا لازمی تھی، موصوف نے ازراہ شفقت اس اجازت مرحمت فرمادی، جزاءہ اللہ تعالیٰ فی الدارين۔

چنانچہ ”نوادرات محدث اعظم“ حصہ اول آپ کے پیش نظر ہے، دوسرے حصہ کی جلد اشاعت کے لئے بارگاہِ ر العزت جل دعائے دعا کی درخواست ہے۔

وماتوفیقى الابابالله العلی العظیم وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد واله واصحابه وبارک وسلم

فقیہ قادری عفی عنہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ / ۷ فروری ۲۰۰۲ء

## حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اوسر

### بچپن کے حالات

نبراسُ المحمّدين مولانا ابوالفضل محمد سرار احمد قدس سرہ اللہ  
اسرار زالبدرہ النوری مشرقی پنجاب بھارت کے ضلع گورداسپور کے  
قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد چوہدری میراں بخش کاشتکار  
کرتے تھے۔ جٹ سیہول کے یہ فرد فرید نہایت محنت سے کھیتی باڑی  
کا کام کرتے تھے۔ دیہاتی ماحول کی قباحتوں سے ہمیشہ اجتناب  
فرماتے۔ یہ خاندان علاقہ بھر میں اپنی شرافت، دیانت، محنت، سادگی  
پاکبازی اور مہمان نوازی جیسی صفاتِ حسنہ کی بدولت ممتاز تھا، غیبت  
تہمت اور بہتان تراشی نام کی کوئی برائی آپ کے خاندان میں نہ تھی۔  
مقدمہ بازی اور باہمی عداوت کا دور دور تک نشان نہیں ملتا۔ خاندان  
کے اکثر افراد سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ الغیر  
کے دامن سے وابستہ تھے۔ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوث اعظم  
جیلانی قدس سرہ ہم کی محبت اور عقیدت نے خاندان بھر کو محبت،  
مودت اور وقار کا منظر بنا رکھا تھا۔ لے

لے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے خاندانی حالات درج ذیل حضرات کے بیانات



## (حاشیہ)

اور قلمی یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس۔ II) سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب، مقیم ناظم آباد فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ب۔ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۷۲، آر، بی، باہمنی والا فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ج۔ قلمی یادداشت محترمہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری نعمت علی دیال گڑھی مقیم چک ۵۶، آر، بی فیصل آباد محرمہ ۲۳، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

د۔ قلمی یادداشت چوہدری محمد حسین دیال گڑھی مقیم منل پورہ لاہور مخزونہ جامعہ رضویہ لاہور

۵۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل برادر خورده حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مقیم فیصل آباد و روایت چوہدری بشیر احمد دیال گڑھی، مقیم فیصل آباد۔

۶۔ روایت صوفی اللہ رکھا سراجی دیال گڑھی، مقیم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد یہ حضرات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ہم وطن اور ہم عمر ہیں۔

۷۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل سراجی برادر خورده حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ الحزینہ

۸۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب مقیم فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

۹۔ قاضی الحاجات، مرتبہ پروفیسر بشیر احمد قادری لاہور (قلمی) ص ۲۶۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے والد ماجد چوہدری میاں بخش حسینی  
 علیہ الرحمہ قریباً بیچپن ہی سے اراکشی کے مالک تھے اس میں سے  
 نصف زمین چاہی تھی اور اتنی ہی بارانی تھی کہ یہ زمین نہایت زرخیز  
 تھی اس میں غمہ فصل اور اعلیٰ قسم کا کما د پیدا ہوتا تھا۔  
 چوہدری میاں بخش علیہ الرحمہ کا وصال ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء  
 ۱۳ آکٹوبر ۱۹۱۸ء بروز پیر ہوا۔



والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے برادر بزرگ چوہدری محمد علیہ الرحمہ نے گھر کا انتظام سنبھالا اور بہترین خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ آپ ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ بچوں پر شفقت فرماتے، یتیموں کی پرورش میں بڑا اہتمام فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مدرسہ کے ساتھی آپ ہی کی بیٹھک میں آکر مدرسہ کا آموختہ یاد کرتے۔ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ ان سب کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتے۔ اپنے کھیت سے کما د لا کر ان کو دیتے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ ور ہو سکیں۔

چوہدری عبد الحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنی قلمی یادداشت میں لکھتے ہیں۔

”مولوی سردار احمد صاحب بچپن سے میرے دوست تھے ہمارے اور ان کے گھر کے دروازہ کا فاصلہ قریباً پچاس فٹ ہو گا وہ مجھ سے تعلیم میں ایک سال پیش تھے۔ جب وہ دسویں میں تھے تو میں نویں میں تھا۔ رات کو ان کی بیٹھک میں ہم اکٹھے پڑھا کرتے تھے ان کے برادر حقیقی چوہدری حیات محمد صاحب کا ان کی تعلیم و تربیت پر خاص الخاص دھیان رہتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات مہیا کرتے

۵۔ چوہدری میرا بخش علیہ الرحمہ کی اولاد کی تفصیل ”محدث اعظم پاکستان“ جلد اول مطبوعہ لاہور میں خاندانی حالات کے باب میں موجود ہے۔

تھے۔ بیٹھک میں کما د کی کھڑی کا اہتمام کر دیا کرتے تھے اور اس پر صف (چٹائی) مہیا کر دیتے اور چار پائیاں بھی لے لے۔  
 حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ زہد و اتقا، عبادت و ریاضت اور عفت و عصمت کا پیکر نورانی تھیں۔ اسی وجہ سے انہیں بارگاہِ خداوندی میں قربِ خاص حاصل تھا۔  
 مہمان نوازی، ہمسایہ پیور سے حسن سلوک، ایتھار اور یتیموں کی دشگیری کے اوصاف کی مالک تھیں۔ چوہدری عبد الحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد، فیصل آباد اپنے بچپن کے حالات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔  
 ”میری والدہ صاحبہ جبکہ میں سات آٹھ سال کا تھا فوت ہو گئیں اور ان کی (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) اور میری والدہ صاحبہ کی آپس میں محبت تھی۔ لہذا میرے ساتھ مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت شفقت سے پیش آتیں اور اکثر مجھے کھانا اور ساگ کھلایا کرتیں۔  
 بچہ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کے والدین بڑے بہن بھائی اور اساتذہ کرتے ہیں۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائیوں بالخصوص

۱۔ قلمی یادداشت چوہدری عبد الحمید دیال گڑھی سابق اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب محرمہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۳ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

۲۔ والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے زہد و اتقا، ریاضت و عبادت اور مہمان نوازی کا تفصیلی بیان ”محدث اعظم پاکستان“ جلد اول میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ہفت روزہ محبوب حق فیصل آباد مجریہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۳ ملاحظہ ہو۔  
 ۳۔ مرتبہ محمد جلیل الدین قادری قلمی یادداشت چوہدری عبد الحمید دیال گڑھی مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد



چوہدہی حیات محمد علیہ الرحمہ کو جن روایات کا کاربند پایا آپ نے بھی وہی روایات اپنائیں۔ مہمان نوازی، خلوص، اہمیت، خود داری، ہمسایوں سے حُسن سلوک، برابر والوں سے حُسن معاشرت اور ان پر احسان، ایسی صفات حسنہ آپ نے بچپن ہی میں اپنائیں تھیں، بے ہودہ کھیل سے نفرت، گالی گلوچ سے کلی اجتناب آپ کی فطرت و عادت کا جزو بن چکی تھیں۔ گویا آپ کا بچپن ہی آپ کے بہترین مستقبل کا غماز تھا۔

کھیل اور ورزش کے دوران شریعت مطہرہ کی پاسداری، ستر عورت وغیرہ امور کا لحاظ، بالعموم ان امور کا دھیان نہیں کیا جاتا حالانکہ کھیل اور ورزش سے مقصود توجہ و جان کی تیاری برائے جہاد ہونی چاہیے۔ ورزش سے وقت کا ضیاع، فحش حرکات، ستر عورت کی بے باکانہ نمائش اور دولت میں اسراف مقصود نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کے ساتھی مدرسہ کے ساتھی، کھیل کے ساتھی اس حقیقت کو کس وثوق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ان سب برائیوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے ہمیشہ اخلاق، حُسن سلوک، حُسن معاشرت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری ملحوظ خاطر رہی۔ یہ سب خُدا داد صلا حیتوں کے علاوہ خاندانی روایات کا اثر تھا۔

جن حضرات نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کو دیکھا ان میں سے چند حضرات کی گواہی سن لیں، پڑھ لیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) مقیم  
ناظم آباد فیصل آباد اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔

”اکثر صبح صبح مجھے اپنے بیٹے پر لے جایا کرتے، ٹھنڈی اور  
لذیذ رس پلایا کرتے۔ ان میں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے اور رس پلا  
اور خندہ پیشانی سے پیش آنے، خاطر و مدارت کی خاص صلاحیت تھی،  
بچے کھیلتے کھیلتے اکثر گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے بچوں سے نفرت  
کرتے اور ان کے ساتھ کم کھیلتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دوسروں کے  
مداح اور دلدار تھے۔ ”دل بدست اور کمرج اکبر است“ کا خاص ملکہ  
تھا۔ آپ نے کسی کو ایک دفعہ گالی نہ دی، نہ ہی کسی کی غیبت اور  
چغلی کرتے۔ چھلانگ لگانے، دوڑنے، پتھر پھینکنے اور تیرنے،  
گھوڑ سواری میں تمام ہم عمر بچوں سے آگے رہتے۔ مجھے ایک دفعہ،  
جبکہ قبلہ صوفی حضرت شاہ سراج الحق صاحب (چشتی صابری گورداسپوری  
علیہ الرحمہ) گاؤں تشریف فرما تھے، کہنے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ  
میں پیرو مرشد صوفی سراج الحق جیسا ہو جاؤں۔ اس تمنا کا شدت  
سے اظہار فرمایا کرتے تھے۔“ ۹۹

موصوف الذکر چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II)  
کی قلمی یادداشت کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

”ہمارا سارا خاندان اور مولوی صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ)

قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔



کا بھی قبلہ حضرت سراج الحق صاحب کے مرید تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری حیات محمد بتایا صاحب چوہدری شاہ دین صاحب اور دادا صاحب چوہدری نظام دین صاحب مولوی صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر ان بزرگوں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے رہتے تھے۔ چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مزید لکھتے ہیں۔

”میرے والد صاحب نے دو جلد میں بہت بڑی تختی کا مترجم بربان فارسی کا قرآن شریف دادا صاحب کو لاکر دیا ہوا تھا تکیہ کے قریب ہی میرے چچا صاحب چوہدری غلام رسول کا گھر تھا۔ دادا صاحب اکثر مولوی صاحب سے وہ قرآن شریف گھر سے منگوایا کرتے تھے، صبح و شام اکثر ایسے ہی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دادا صاحب جو بہت متشرع بزرگ تھے، مولوی صاحب سے خاص انس رکھتے تھے اور مولوی صاحب بھی بزرگوں کے قریب ہی رہتے تھے۔“

چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۱۷۱ آر بی باہمنی والا فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

”بچپن کی زندگی آپ نے اس طرح گزاری ہے کہ بچے اکٹھا کھیلا کرتے ہیں، ہم بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ آپ نے بچوں میں کھیلتے ہوئے کسی بچے کو گالی گلوں نہ نہیں کی۔ جب کسی لڑکے سے کشتی لڑتے

تھے علمی یادداشت، چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزنہ جامعہ صوفیہ مظہر فیصل آباد

اگرچہ وہ دو گنی قوت کا ہوتا یہ ضرور اسے بچھاڑ ہی دیتے۔ کشتی کے وقت یہ قید لگا دیتے تھے، میں لنگوٹا نہیں کروں گا، مع شلوار اور کمر تہ ہی کشتی کروں گا۔ ۱۲

بچپن میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خودداری اور شرم و حیا کی عادت کو بیان کرتے ہوئے چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی لکھتے ہیں۔

”شرمیلا اس درجہ کے تھے کہ (مدرسہ سے واپسی کے وقت) جب ”آدھی کی کھوئی“ پر بچے پہنچنے لگتے تو آپ ایک دو کیلے (بیگھے) پہلے بچوں سے بچھڑ کر اور راستہ اختیار کر کے پہلے ہی گاؤں پہنچ جاتے ایسا کیوں کرتے؟ اس لیے کہ کوئی لڑکا مجھے اپنے گھر روٹی کھانے پر مجبور نہ کرے بعد میں پتہ چلا کہ وجہ یہ تھی آپ مادر زاد ولی تھے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کا بچپن کتنا پیارا اور معصومانہ تھا اس میں آپ کی ولایت کی جھلک نظر آرہی تھی اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بچپن کی عادات و اطوار پر خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کی عادات اور روایات کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اولیائے کاملین کی محبت اور قدوة السالکین حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کی تربیت نے اس پورے خاندان بلکہ علاقہ مہر کے ماحول

۱۲ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم باہمنی والا فیصل آباد محرم دسمبر ۱۳۸۷ھ

۱۳ مخزنونہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مخزنونہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد



کو اسلامی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کاش ! آج کے اس سفاکانہ اور وحشیانہ ماحول کے والدین اس حقیقت کو پالیں کہ اسلامی انقلاب اور امن کی دولت اولیائے کاملین کی اتباع اور محبت میں ہے۔ والدین نے اپنی نجی زندگیوں کے معمولات میں ہر شے کو شامل کر رکھا ہے جو دستیاب ہے مگر اولیائے ربانین سے تعلق محبت کو بے کار شے سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا معاشرہ میں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے تمام وسائل ہونے کے باوجود امن و سلامتی عنقا ہے۔ یاد رکھیے وعدہ ربانی سچا ہے۔

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

اور اہل نظر کا فیصلہ بھی پیش نظر رہنا چاہیو۔

لَا يَشْقَى بِهٖمْ جَلِيْسُهُمْ

(اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ رہنے والا محروم نہیں

رہتا۔)

# حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کردار کی چند جھلکیاں

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت و اخلاق کے ہمہ جہت پہلو ممکن ہے محسوس تو ہو سکیں مگر ان کو احاطہ تحریر میں لانا بچہ جیسے ہیچ مداں کے لیے ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی میں عشقِ مصطفیٰ ایسا ریح بس گیا تھا کہ پوری زندگی اسوۂ حسنہ کا حسین منظر تھی۔ اخلاق اور کردار کی ایسی عظمت بہت لوگوں کے حصّہ میں آئی۔ جو لوگ آپ کے اعتقادی طور پر مخالف تھے۔ اپنی مخالفت ..... بلکہ مخالفت میں شدّت کے باوجود آپ کی ذاتی زندگی، سیرت و کردار میں عظمت کے قائل تھے۔ آپ کا بڑے سے بڑا مذہبی مخالف بھی آپ کی سیرت کے کسی پہلو کو صرف تنقید نہ بنا سکا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

سیرت و کردار کی عظمت کے چند منظر ”محدث اعظم پاکستان“ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ مزید چند مناظر دیکھئے اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں۔



# احکام شریعت کی پاسداری

مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور اٹاک لکھتے ہیں۔

علالت کے دوران آب و ہوا کی تبدیلی کی غرض سے جب آپ ہری پور ہزارہ میں مقیم تھے، آپ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت مجھے ملتی۔ ایک روز کھانا تناول فرماتے ہوئے طبیعت پر بوجھ محسوس فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ بیٹھ کر کھانے کی وجہ سے گمراہی محسوس ہو رہی ہے۔ تمکین اٹھا کر پیچھے رکھنا چاہا تو نفی میں سر مبارک ہلا کر فرمایا۔  
نخن لانا کل متکئا

ہم تمکین لگا کر نہیں کھاتے۔ یہ شریعت میں منع ہے۔ چنانچہ آپ نے بغیر سہارا بیٹھے کھانا تناول فرمایا۔  
مولانا محمد ریاض الدین مزید لکھتے ہیں۔

”ہری پورہ قیام کے دوران ایک دن نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے قبلہ سید محمد زبیر شاہ صاحب (سابق مدرس جامعہ رحمانیہ ہری پور) حال شیخ الجامعہ چکوال کی اقتدا میں ادا فرمائی،

لے قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور، نحرہ نومبر ۱۹۷۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام، فیصل آباد۔

میں آپ کے ساتھ ہی ایک صف میں کھڑا تھا۔ دُعا کے مسنونہ کے  
بعد فوراً آپ نے عربی زبان میں مجھے مخاطب ہو کر فرمایا

أَعِيدَ الصَّلَاةُ

میں نماز لوٹانا ہوں

حقیر نے عرض کیا

لِمَا يَا سَيِّدِي

حضور! کیوں

فرمایا

إِنَّهُ يُقَصِّرُ اللَّحْيَةَ

کیوں کہ وہ (شاہ صاحب مذکور) داڑھی کٹاتے ہیں۔  
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو یہ شبہ اس وجہ سے ہوا  
کہ قبلہ شاہ صاحب کی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے پوشیدہ ہونے کی  
وجہ سے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی تھی۔ حالانکہ اصل میں وہ سنت  
کے مطابق پوری تھی۔

حقیر نے عرض کیا:

لَا يُقَصِّرُ بَلْ إِنَّهَا مَسْتُورَةٌ

شاہ صاحب داڑھی کٹاتے نہیں بلکہ ان کی داڑھی پوشیدہ

ہے۔ نظر کم آتی ہے۔

تب آپ نے اعادہ نماز کا عزم ترک فرمایا۔

لے۔ ایضاً



اس واقعہ بخوبی واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کا آپ بے حد پاس فرماتے۔ نیز اسی واقعہ میں عزیزوں پر کرم نوازی کا پہلو بھی واضح ہے۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ صاحب کی عزت و حرمت پر حرف آنے کا احتمال تھا۔ آپ نے گفتگو عربی زبان میں فرمائی تاکہ عامۃ الناس علماء سے بدظن نہ ہوں۔

ہری پور قیام کے دوران ایک جمعہ کے موقع پر مولانا معین الدین شافعی نے تقریر فرمائی۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ موجود نہ تھے۔ نماز جمعہ کی امامت کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد ریاض الدین کو حکم فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین نے ازراہ آداب عرض کیا کہ مولانا معین الدین ہی امامت کرائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا :

”وہ شافعی ہیں اور ہم حنفی۔ بلا وجہ ان کی اقتدا کیسے جائز ہے۔“

اس طرح آپ نے مولانا سید محمد زبیر شاہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حضور دانا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ایک ماضی کا واقعہ لکھتے ہیں۔

حضرت کی لاہور تشریف آوری کی اطلاع پاکر پروگرام کے مطابق میں اسٹیشن پر استقبال کے لیے پہنچا تو آپ نے اسٹیشن پر فرمایا کہ پہلے لوہاری میں جامعہ نظامیہ رضویہ جائیں گے۔ حسب ارشاد لوہاری دروازہ کے لیے تانگہ لیا گیا۔ لوہاری بازار میں بھیڑ کی وجہ سے آپ دروازہ پر ہی تانگہ سے اتر گئے اور پیدل ہی بازار میں چلنے لگے۔ میں نے آپ کے آگے سے لوگوں کو ہٹانا چاہا تاکہ آپ حسب عادت اپنی رفتار کو جاری رکھ سکیں۔ (سُنّت کے مطابق آپ اپنی رفتار کو چلنے میں ذرا تیز رکھتے) اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔

مولانا ! مسئلہ بھول گئے؟

”بازار مشترکہ راستہ ہے، اس میں سب کا حق برابر ہے آپ کسی کو بازار کے کسی بھی حصّہ میں چلنے سے منع نہیں کر سکتے۔ ہم راستہ کے پابند ہیں، راستہ ہمارا پابند نہیں کہ ہم لوگوں کو ہٹائیں۔“<sup>۱</sup> خادم بالعموم اپنے اکابر کے لیے راستہ کو کشادہ کرنے کے لیے ہٹو بچو کے کلمات سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو راہ گیر اس عمل سے پریشان بھی ہوتے ہیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مسافروں کی ایذا کو ناپسند فرماتے۔ نیز راستہ پر اپنا حق سب راہگیروں



کے برابر بتا کر شریعت مطہرہ کی پاسداری کا عملی درس دیا۔  
 مولانا ابوالبدل محمد شمس الزماں خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ  
 بیڈن روڈ لاہور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے تقویٰ کے  
 واقعات کو بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں۔

”ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس کی تقریر کا پروگرام  
 کمالیہ (ضلع فیصل آباد) میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا:  
 مولانا! آپ میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ یہ آپ کا علاقہ  
 ہے۔ بندہ تیار ہو گیا۔ مقررہ تاریخ جب چلنے کا وقت ہوا تو طلبہ  
 کے لنگر کا کھانا تیار ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے گھر میں کھانا تیار ہونے  
 میں دیر تھی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے فرمایا  
 مولانا! آپ کھانا کھالیں۔ بندہ کی روٹی ابھی گھر میں تیار  
 نہیں ہوئی۔ چلو آگے دیکھا جائے گا۔

مولانا شمس الزماں جہان دنوں جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد  
 میں زیر تعلیم تھے نے غلطی سے عرض کیا۔  
 ”حضور میں لنگر سے کھانا لے آؤں؟“

فرمایا:

اے بندہ خدا! یہ کھانا طلبہ کے لیے ہے۔ فقیر طلبہ کا حق  
 کبھی نہیں کھانا ہے۔

۵۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں لاہور محرم ۱۲ اگست ۱۹۷۵ء مخدومہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

صوفی ولی محمد قادری رضوی چک ۲۱۱ رکھ فیصل آباد، بیان کرتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ مسجد سے باہر تشریف لائے تھے، جن لوگوں کو مسجد کے اندر آپ سے مصافحہ کا موقع نہ مل سکا وہ باہر انتظار کر رہے تھے۔ ایک خوش بخت نے پاؤں کا جوڑا سامنے رکھا۔ باقی لوگ جوق در جوق مصافحہ کے لیے آگے بڑھے۔ ایک شخص جن کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا دایاں ہاتھ خالی نہ مل سکا، اس نے ایک روپیہ بطور نذر آپ کے بائیں ہاتھ میں دینے کی کوشش کی۔ جس وقت آپ نے محسوس کیا کہ کسی نے میرے بائیں ہاتھ میں کچھ دینے کی کوشش کی ہے، آپ نے فوراً اپنا بائیں ہاتھ کھول دیا۔ نذر کا وہ روپیہ نیچے گر گیا، اس پر آپ نے فرمایا:

”اُلٹے ہاتھ میں لینا اور اُلٹے ہاتھ میں دینا خلاف سنت ہے۔“  
اس طرح آپ نے انتہائی معمولی سے واقعہ میں بھی اتباع سنت کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔

یہی صوفی ولی محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ شاہی مسجد میں رنگ و روغن ہو رہا تھا۔ رنگ ساز نے مسجد سے بچا ہوا رنگ



آپ کے مکان کے دروازہ پر لگا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نماز کے بعد جب گھر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے مکان کے دروازے کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ مسجد کا بچا ہوا رنگ استعمال ہوا ہے۔ آپ نے رنگ ساز کو بلا کر استفسار حال کیا۔ اس نے مسجد سے بچا ہوا روغن استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے اس کو مسئلہ سمجھایا اور رنگ کی قیمت مسجد میں ادا فرمادی۔

## تلامذہ پر کرم نوازی

یوں تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے تمام متعلقین، مریدین اور متوسلین پر بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ ہر ایک کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتے، مگر آپ طالبانِ علوم دینیہ پر حد درجہ مہربانی فرماتے، ان کی ضروریات پوری فرماتے۔ ان کی مالی اعانت فرماتے، ان کے اعزاز و اکرام کو دوبالا فرماتے۔ اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا تو مقدور بھر اس کا علاج فرماتے۔ دُور دراز میں مقیم طلبہ کی تیمارداری اور علاج کے لیے اپنا نمائندہ بھیج کر اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ طلب علوم دینیہ میں حوصلہ افزائی کے ساتھ ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ بعض اوقات انہیں قیمتی کتابیں خرید کر عطیہ دیتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شخصیت کے اس پہلو پر چند واقعات پڑھیے۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بہاروی ہمدانی دارالعلوم صرب الاحناف لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ایما پر جامعہ حنفیہ قصو میں مدرس مقرر ہوئے۔ تدریسی کام کی کثرت سے مفتی عبدالقیوم کی صحت گم گئی اور آپ بیمار ہو کر اپنے والدین کے پاس چک ۱۲۶ گ۔ ب جٹانوالہ میں چلے گئے۔ اس امر کی اطلاع



حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد کے حالات مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے الفاظ میں پڑھیے۔

آپ نے مولانا محمد انوار الاسلام صاحب ہجو اس وقت جامعہ رضویہ لائل پور میں زیر تعلیم تھے کچھ میرے پاس گھر عیادت کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی علاج کے لیے لائیلپور شریف حاضر ہونے کا پیغام بھی دیا۔ چنانچہ مولانا محمد انوار الاسلام مجھے اپنے ہمراہ ہی لائل پور لے آئے۔ حاضر ہونے پر میرے لیے حضرت نے جامعہ کی دوسری منزل پر اپنے مخصوص کمرہ میں قیام کا اہتمام فرمایا۔ حکیم کو طلب فرمایا۔ حکیم صاحب کے مشورہ سے حضرت نے مجھے واپس گھر جانے کی اجازت دے دی۔ ادویہ وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک سو روپے مرحمت فرمائے اور فرمایا :

”دودھ وغیرہ کے لیے دے رہا ہوں“

حضرت کی اس شفقت پر مجھے آنسو آ گئے جس پر حضرت نے مجھے حوصلہ دیا اور صحت مکمل ہونے تک آرام کا مشورہ دیا۔ لے مولانا ابوالبد محمد شمس الزماں قادری خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد میں منتهی

لے۔ قلمی یادداشت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد

درجہ کی کتابیں پڑھتا تھا۔ میرزا اہد ملا جلال وغیرہ میرے اسباق تھے، ان دنوں مجھے لقوہ ہو گیا۔ چند دن تو میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ منہ پر کپڑا لپیٹ رکھا۔ یہ اس لیے کیا تاکہ اسباق میں ناغہ نہ ہو۔ مولانا مفتی نواب الدین ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ کی وساطت سے اس کی خبر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو ہوئی، تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور فرمایا، علاج کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا۔ اسباق میں ناغہ کا ڈر ہے، اس لیے نہ کسی کو بتایا اور نہ علاج کی طرف توجہ دی۔ آپ نے جامعہ رضویہ کے خادم صوفی اللہ رکھا سراجی کو حکم دیا کہ اسے سول ہسپتال لے جاؤ اور اس کا علاج مدرسہ کی طرف سے کراؤ۔ کئی دن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو میں آپ کے مشورہ سے اپنے ماموں ملک محمد یعقوب کے ہاں گڈیاں نزدستیاں بنگلہ پہنچا۔ وہاں دیسی طریقہ علاج جاری رہا لیکن یہاں بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد حسین سکھری کو میری عیادت کے لیے روانہ فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا، ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ مولانا محمد حسین نے واپس آکر حضرت سے صورت حال عرض کی، آپ نے انہیں اسی وقت واپس تعویذ دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی شب آپ کی کرامت کے صدقہ شفا دی۔ اس طرح آپ نے اپنے تلامذہ پر کرم نوازی کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ ۷

۷۔ قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزمان قادری محرمہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مغزوہ جامعہ رضویہ نظر اسلام فیصل آباد

ایام علالت میں جب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور مہارہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر اگرچہ تبدیلی آب ہوا اور تعلیم و تدریس سے ایک گونہ آرام کے لیے تھا مگر اس سفر میں بھی کتب دینیہ کا ایک ذخیرہ اپنے ساتھ فیصل آباد سے لائے۔ اس میں آپ کے ذوق تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے تلامذہ پر شفقت کا پہلو بھی عیاں تھا، کیوں کہ ان دنوں مدرسہ مذکورہ میں حضرت مولانا سید محمد زبیر شاہ اور مولانا محمد ریاض الدین مدرسین میں تھے۔ یہ حضرات آپ کے تلامذہ ہیں سے ہیں۔ یہ کتابیں جو ہمراہ لائے تھے ان سے مختلف موضوعات دینیہ پر دلائل تھے۔ دلائل پر مشتمل عبارات آپ نے مذکورہ علماء کو نوٹ کروائیں تاکہ یہ حضرات آپ کے حاصل مطالعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور مہارہ نے اس سلسلہ میں لکھا۔

”افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اس ارادے سے چند کتابیں ساتھ لایا ہوں کہ آپ کو چند حوالہ جات نوٹ کرا جاؤں۔ اس طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مبارکہ کی ایک گونہ تبلیغ بھی ہو جائے گی تو سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔ میں نے قبلہ عالم (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) کے حکم سے آپ کا سامنے رکھا ہوا صندوق کھولا تو آپ نے فرمایا اس میں سے تفسیر نسفی اور مدارج النبوت دیکھ کر نکال لاؤ میں نے منقولہ کتابیں لا کر دیں تو آپ نے تفسیر نسفی سے مندرجہ ذیل



عبارات نکال کر مجھے نقل کرنے کو فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کام آئیں گے۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے دس صفحات پر مشتمل بہت سے حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔ ۳۷

اپنے ایک مکتوب میں مولانا موصوف ان عبارات کی افادیت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

”یہ آپ کی کرامت سمجھئے کہ فقیر کو سورہ نور کی تفسیر لکھتے ہوئے اُم المؤمنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی شان اور پاکیزگی کے بیان میں وہی حوالہ جات بخوبی کام آئے، جو اب ان شاء اللہ العزیز تفسیر ریاض القرآن کی تیسری جلد میں عنقریب منظر عام پر آ رہے ہیں۔ ۳۸

دورہ حدیث شریف کے دوران اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جاتا تو اس کی دلجوئی اور پاسداری کی خاطر بعض پر موصوف کو دیا کرتے تھے تاکہ ان اسباق میں وہ بھی شمولیت کرے جو اس وقت حاضر نہیں۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ مولانا محمد ریاض الدین، انک کے حوالہ سے پڑھیں۔

”بخاری شریف کی پہلی جلد جب ختم ہونے پر آئی تو ان دنوں

۳۷ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام ایک محرمہ ۱۹۷۲ء۔

مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۳۸ مکتوب مولانا محمد ریاض الدین بنام نقیر قادری عفی عنہ مولف تذکرہ محرمہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

حقیر اور مولانا محمد صدیق صاحب (خطیب پیر و دھانی راولپنڈی) مذکور  
گھر آئے ہوئے تھے۔ ختم ہونے میں غالباً دو اوراق باقی تھے تو  
قبلہ عالم نے ہمارے ہم سبق احباب کو فرمایا کہ اسے اب باقی رہنے  
دو۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ قبلہ آج ہی ختم ہو جانی چاہیے تو  
قبلہ عالم نے ہم دونوں کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا۔ جب وہ  
آئیں گے تو ختم کریں گے۔ ۵۷

آپ کے تلامذہ میں سے یا کوئی اور عالم آپ کے حلقہ ارادت  
میں داخل ہو جاتا تو آپ اسے علم دین کی تعلیم و تدریس کی اہمیت واضح  
فرما کر اسے تاکید فرماتے کہ تعلیم، تدریس اور تبلیغ ہی کو وظیفہ حیات  
بنا لو۔ اگرچہ سلاسل طریقت کے اُردو و اشغال کی اسے تلقین فرماتے  
مگر تاکید علم دین کی تعلیم و تدریس کی فرماتے۔ ایک موقع پر مولانا مفتی  
محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی نے جو آپ کے تلامذہ اور مریدین میں  
شامل ہیں، عرض کی کہ حضور میں شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پابندی  
سے پڑھتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور وظیفہ پڑھنے کے لیے دیں تو  
آپ نے فرمایا:

”اے مولانا! علماء کے لیے پڑھنا اور پڑھانا ہی بڑا وظیفہ ہے  
اس سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہو سکتا ہے؟ بس علم دین پڑھو اور

پڑھاؤ۔ دین حقہ کی خدمت کرو۔ میں تو علماء کرام کو شجرہ شریف اور  
پنج گنج قادریہ پڑھنے کی بھی تاکید نہیں کرتا۔ ۷



## شہرت سے نفرت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فنا فی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فنا فی اللہ (جل و علا) کی منزل پر فائز تھے۔ اسی فنائیت کی برکت تھی کہ آپ کی ذات مبارکہ کو بقائے دوام نصیب ہوا۔ آپ کے ذکرِ خیر کے چرچے دور و نزدیک ہر زبان پر جاری ہوئے۔ رب کریم نے آپ کی محبت کو ہر مومن کے سینے میں رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر عام و خاص مسلمان آپ کا توالا و شیدا بن گیا تھا۔ آپ پر جانثاری اس کا شیوا بن گیا۔ یہی وجہ ہے جہاں بھی آپ کی آمد متوقع ہوتی لوگ انتظار میں بیٹھ جاتے۔ بلکہ آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں یہاں تک راسخ ہو چکی تھی کہ مسجد سے نکل کر جب بھی آپ در اقدس کا رخ فرماتے یا جمعہ کے روز مرکزی سنی رضوی جامع مسجد سے جمعۃ المبارک کی نماز سے فراغت حاصل کرتے۔ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کے لیے پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ زائرین کے هجوم کی وجہ سے مسجد سے مکان شریف تک کا چند قدم کا فاصلہ بہت مشکل سے کافی وقت میں طے ہوتا۔ سفر کے دوران آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں کا هجوم دیدنی ہوتا تھا۔ فلک شگاف نعروں سے آپ کے پروانے آپ کے راستہ میں

قلب و نظر فرش راہ کرتے ..... مگر اس کے باوجود آکچو شہرت سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ حتی الامکان کوشش فرماتے کہ انتہائی خاموشی سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

اس سلسلہ کے چند واقعات آپ کی سیرت سے پیش ہیں۔  
عاشقِ مدینہ جناب محمد عظیم مسرہندی نقشبندی رضوی سرائے عالمگیر علیہ الرحمہ اپنی یادداشت میں ”شہرت اور جاہ پسندی سے گمریز“ کے عنوان سے ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ انہی کے الفاظ میں پڑھیے!  
ایک دفعہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں حضور کی تشریف آوری ہوئی، تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شہر میں حضور کی آمد کا اعلان فرمایا کہ بذریعہ ریل ۲ بجے گوجرانوالہ اسٹیشن پر (حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی) تشریف لائے ہیں۔ عقیدت مند پروانہ وار اسٹیشن پر ریل آنے سے کافی وقت پہلے آنا شروع ہو گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب اہل سنت حضور محدثِ اعظم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔ کسی کے ہاتھ میں سبز پرچم تھا کسی کے ہاتھ میں دو پھڑیوں والا جھنڈا (بلینر) جس پر لکھا تھا۔

لے آمد نت باعث آبادی ما

کسی کی جھولی میں پھولوں کی پتیاں تھیں، کسی کے ہاتھ میں گلاب کے پھولوں کے ہار تھے۔ الغرض جس طرف نگاہ جاتی تھی انسانوں کا

ٹھا ٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔

گاڑی اپنے وقت پر گوجرانوالہ پہنچ گئی۔ عقیدت مندوں نے گاڑی کے تمام ڈبلوں کو دیکھا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ گاڑی اسٹیشن پر رکی اور چلی گئی۔ اتنے میں کچھ طالب علم جامعہ سراج العلوم کے بھاگے ہوئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ حضرت جامع مسجد میں پہنچ چکے ہیں۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے پہلے دست بوسی کی غرض سے مسجد کی طرف بھاگے۔ حضرت کی زیارت ہوئی۔ لوگوں نے پروانہ وار آپ کے مبارک ہاتھوں کو چومنا شروع کیا۔ جب تمام لوگ زیارت سے مشرف ہو چکے تو غالباً حضرت علامہ ابو داؤد صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہم لوگ آپ کا اسٹیشن پر انتظار کر رہے تھے۔ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے بے چین اور بے قرار تھے۔ آپ کس چیز پر تشریف لائے ہیں۔ یہ سن کر حضرت کے چہرے پر رقت کے آثار نمایاں ہو گئے اور فرمایا:

مولانا! میں نہیں چاہتا کہ لوگ خواہ مخواہ مجھے نعروں کی گونج میں زندہ باد، زندہ باد کرتے۔ ایک جلوس کی شکل میں لاتے۔ اس لیے میں لاہور سے بجائے ریل کے موٹر پر سوار ہو کر گوجرانوالہ اڈا پر اتر کر تانگہ میں سوار ہو کر مسجد میں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ رب العزت کے حضور دُعا فرمائی۔



اے الہ العالمین ! یہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
محبت لیے ہوئے اور مجھے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہوئے  
آئے ہیں۔ یا اللہ ! ان کو اپنا بندہ اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم  
کا سچا خادم بنائے۔ اے

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب سید الاولیاء حضور داتا  
گنج بخش جھویری قدس سرہ کے مزار پر حاضری دیتے تو حضرت پیر سید  
محمد معصوم شاہ نوری، بانی نوری کتب خانہ لاہور سے وہیں ملاقات  
کرتے۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری علیہ الرحمہ کی رہائش دربار شریف  
کے قریب ہی تھی۔ ان کا اکثر وقت دربار شریف پر ہی بسر ہوتا تھا۔  
ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور آپ کے ہمراہ  
آپ کے خدام کو کھانا کھلاتے ہوئے فرمانے لگے۔

حضرت ! جب بھی آپ کا پروگرام حاضری کا ہو، پہلے سے  
اطلاع فرما دیا کریں تاکہ کھانا کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکے۔ اس پر  
آپ نے فرمایا :

شاہ صاحب ! فقیر حضور داتا قدس سرہ کی حاضری کے لیے لاہور  
آتا ہے۔ فقیر آئے تو حاضری کے لیے، اور آپ سے لکھے کہ فقیر آ رہا  
ہے۔ فقیر کا مقصد تو حاضری دینا ہے نہ کہ استقبال کرانا۔ یہ نہیں

اے۔ قلمی یاد دا جناب محمد عظیم سرسندی رضوی مولے عالمگیر محرمہ دسمبر ۱۹۷۱ء مخزنہ مجاہد رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

ہو سکتا۔ ۷

جناب خلیل احمد رانا، جہانیاں منڈی سے حضرت شیخ الحدیث  
قدس سرہ کی شہرت سے نفرت اور مخلوق خدا پر شفقت کا واقعہ جناب  
حکیم تاج الدین امرتسری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت  
شیخ الحدیث قدس سرہ لائل پور سے میلسی جانے کے لیے ستمہ سٹہ پنجر  
گاڑی سے صبح چار بجے جہانیاں تشریف لائے، کیونکہ یہاں سے آگے  
بس کا سفر تھا۔ سب احباب استقبال کے لیے اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔  
جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ گاڑی سے اترے تو استقبال  
کرنے والوں نے آپ کی آمد پر استقبالیہ نعرے لگانے شروع کیے۔  
بڑا عجیب سماں بندھا۔ جس وقت حضرت غلہ منڈی میں داخل ہوئے  
تو آپ نے نعرہ لگانے والوں کو منع فرمادیا کہ اب نعرے نہ لگائیں  
اس لیے کہ لوگ گھروں میں اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔ ان کے  
آرام میں خلل نہ آئے۔ ہجوم چپ ہو گیا۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے  
مسجد میں آ گئے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نمود و نمائش بالکل پسند نہ  
فرماتے اس لیے آپ نے لوگوں کو استقبالی نعروں سے منع فرمادیا ۸

منظر اسلام

۷ قلمی یادداشت صوفی محمد عمر رازقاری پرانی غلہ منڈی فیصل آباد محرمہ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۲ء مخزن جامعہ مفتوحہ فیصل آباد  
۸ قلمی یادداشت خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی محرمہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء مخزن جامعہ صوفیہ منظر اسلام فیصل آباد

## کُتبِ دینیہ کا ادب و احترام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت تھی کہ کُتبِ دینیہ کا ادب و احترام خود بھی فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ فرماتے اس سلسلہ میں معمولی سی غلطی پر بھی اقباء فرماتے۔

مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ اپنے ایک مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا قرآن مجید کے ادب و احترام کا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں قائم سنی رضوی کُتب خانہ کا اہتمام جن دنوں میرے اور مولوی غلام رسول عرف سائیں تبرک کے سپرد تھا۔ ایک روز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنی معمول کی نشست پر جلوہ فرماتے، کافی لوگ موجود تھے۔ ایک آدمی نے ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان طلب کیا۔ یہ ترجمہ نورِ کُتب خانہ لاہور سے تازہ چھپ کر آیا تھا۔ لوگ اسے تیزی سے حاصل کر رہے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا :

”مولانا کوئی قرآن پاک کا نسخہ ہے۔“

بندے نے عرض کیا

”میرے پاس ایک نسخہ پڑا ہے“



ارشاد فرمایا

توبہ کرو۔ لفظ ”پڑا“ قرآن مجید کے متعلق نہ کہنا چاہیے۔ بلکہ یوں کہو کہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ باادب رکھا ہوا ہے۔

اس ارشاد سے میری اور حاضرین کی اصلاح ہو گئی۔ اے اس سلسلہ میں مولانا محمد ریاض الدین، شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمیل پور (انک) فرماتے ہیں کہ ہری پور قیام کے دوران جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو آپ کا دیائے علم و عرفان رواں ہو جاتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ مولانا! فلاں کتاب نکالو۔ اس کے فلاں صفحہ کی عبارت نوٹ کر لو۔ آپ کی تدریس، تقریر، تبلیغ اور تصنیف میں بہت مضبوط ثابت ہو گئی۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی عبارات آج تک ہماری راہنمائی کر رہی ہیں۔ حسب معمول ایک روز مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

”مولانا! بخاری شریف لاؤ۔“

تعمیل ارشاد کی تو فرمایا:

”فلاں صفحہ نکالو۔“

میں نے آپ کے قریب پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر بجائے

اے۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور ضلع مظفر گڑھ

محرمہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہاتھوں پر بخاری شریف اٹھانے کے اسے کھول کر، عام لوگوں کی طرح  
 رانوں کے سہارے پر رکھ لیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا:  
 ”ایسا نہیں، حدیث پاک کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیے،  
 کتاب کو ہاتھوں پر اٹھا لو۔ جب کوئی لکھنا ہو تو سینے سے لگا کر  
 ایک ہاتھ سے کتاب تھام لو اور دوسرے ہاتھ سے صفحہ نکال  
 لیا کرو۔“ ۳۷

## اولیاء اللہ کا ادب و احترام

اولیائے کاملین کی محبت اور عقیدت نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عظمت کو دوبالا کر دیا، تمام سلاسل طریقت کے اکابر اولیاء آپ کی عقیدت کا مرکز تھے، مگر جن اولیائے کاملین کا تعلق آپ کے سلاسل بیعت سے تھا ان کی عقیدت اور احترام کمال درجہ سے فرماتے۔

مولانا مفتی ابوالنوار غلام سرور قادری رضوی مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی اولیاء اللہ سے محبت کے پہلو کو واضح کرتے ہیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ دورانِ تعلیم جب میں جامعہ رضویہ لائل پور حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فقیر کو تعارف کمرانے کا حکم فرمایا۔ میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا، بتایا کہ ہماری برادری کو حضوٰ شیر ولایت، شہنشاہ طریقت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت تھی اسی تعلق کی وجہ سے ہماری برادری کشمیر سے اودھ شریف اپنے بیرونِ رشد کے زیرِ سایہ آکر آباد ہو گئی۔ ہمارا سلسلہ طریقت



آباؤ اجداد سے سہروری قادری تھا اور ہمارے آباء کو حضور سرخ بخاری سے خلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اس زمانہ سے ہم اوج شریف ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

حضرت محدث اعظم قبلہ قدس سرہ نے اس بیچ مال اور نیاز مند پر خصوصی نظر عنایت فرماتے ہوئے بغل گیر فرمایا اور فرمایا۔ ”ہم آپ کی کنیت ابوالانوار تجویز کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام غلام سرور کے ساتھ ابوالانوار لکھا اور کہلایا کرو۔“ حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

”فقیر کو اوج شریف سے بڑی عقیدت ہے جب فقیر بریلی شریف ہوتا تھا تو وہاں سے اوج شریف حاضری دینے کے لیے آتا تھا۔“ مولانا مفتی غلام سرور رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک کمرہ میں نیچے چٹائی پر سو گیا۔ حضرت محدث اعظم قدس سرہ اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سب کمروں میں طلبہ کا حال دریافت کرنے تشریف لائے۔ جب مجھے چٹائی پر سویا پایا تو ناظم مدرسہ سے فرمایا۔

”یہ مولانا ابوالانوار غلام سرور ہیں۔ اوج شریف سے پھر سرکار سرخ بخاری کے خلفاء کے خاندان سے انہیں اوج شریف کے اکابر اولیاء نے ہمارے پاس بھیجا ہے، ان کا خاص خیال رکھیں، ان کے لیے چار پانی منگوائیں اور نیچے سونے کی اجازت نہ دیں۔“

آخر چار پائی منگوائی اور مجھے اس پر لٹاکر اطمینان حاصل کر کے دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔  
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اولیاء اللہ سے عقیدت کا مزید حال مولانا مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔

سالانہ جلسہ میں فقیر کو دستارِ فضیلت سے زیب بخشا اور سند عطا فرمائی۔ جب میں روانہ ہوا تو بڑے ادب و احترام سے رخصت کیا اور اتنے انعام سے نوازا کہ اس کی عظمت کے آگے میں اپنی ہمچرداری سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اویح شریف کے اکابر اولیاء سے محدثِ اعظم کی عقیدت کا کمال ہے اور یہ لوگ تو اپنے بزرگان و محبوبانِ الہی کے درو دیوار کے خس و خاشاک تک کو آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہ ہمچداریاں تو ایک انسان ہے۔  
پھر حضور محدثِ اعظم نے فرمایا۔

”اویح شریف جا کر خالقاہ قادریہ پر میرا نہایت عاجزی سے سلام و فاتحہ کا تحفہ عرض کرنا اور پھر خالقاہ سہروردیہ پر بھی اسی طرح عرض کرنا۔“

میں جب اویح شریف جا کر اسی طرح عرض کیا تو مجھے ایسے اور قلب و بصیرت کے اُجالے میں نظر آیا کہ خالقاہ قادریہ غوثیہ اور

لے۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، سابق مہتمم جامعہ رضویہ ہارن آباد۔ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

خاندان سہروردیہ میں حضرت محدث اعظم قبلہ کا سلام و تحفہ فاتحہ بڑی محبت سے قبول کر لیا گیا ہے اور واپسی جواب سلام اور دعاؤں سے آپ کو یاد فرمایا گیا ہے۔ ۲

مولانا مفتی غلام سرور قادری مشیر مذہبی امور و فاقی شرعی عدالت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

فقیر سمجھتا ہے کہ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان نے تھوڑے سے عرصہ میں جو کمال و عروج حاصل کیا اور پاکستان کے کونہ کونہ میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لہر دوڑادی اور گستاخانِ نبوت کو سر چھپانے کو مجھ نہ ملتی تھی۔ یہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی، سرکار اوچ شریف اور دیگر ہندو پاک بلکہ عرب و عجم کے بزرگوں کی روحانیت آپ کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے تھا۔ ۳

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت بریلی سے حکیم تحسین رضا خان صاحب ہری پور میں آکر آباد ہو گئے۔ حکیم صاحب موصوف کا تعلق امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان سے تھا۔ ان کے بارے میں مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور پرنسز اپنی یادداشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قیام ہری پور کے حالات میں لکھتے ہیں۔



حضرت قبلہ عالم کی تیمار داری کے لیے جب بھی حکیم صاحب  
موصوف تشریف لاتے تو آپ باوجود تکلیف شاقہ کے احتراماً  
ان کے لیے اُٹھ بیٹھتے۔ بعض دفعہ فرماتے "حکیم صاحب! معاف  
فرمانا میں کھڑا ہونے سے معذور ہوں ورنہ اُٹھ کر اکرام بجالاتا۔"  
پھر حاضرین سے متوجہ ہو کر فرماتے۔

"مجھے ان کے خاندان سے سب کچھ ملا ہے۔ جب میں بریلی تشریف  
ہوا کرتا تھا تو حضور اعلیٰ حضرت کے گھرانے کی ذرہ نوازیوں کی وجہ  
سے ان کا ایک فرد سمجھا جاتا تھا۔ اے

اولیاء اللہ کا ادب و احترام صرف ان کی دنیوی زندگی تک  
محدود نہیں ہوا کرتا بلکہ بعد وصال بھی ان کا احترام اسی طرح لازم  
ہے جس طرح ان کی زندگی میں۔ اس کی وجہ عیاں ہے کہ اولیاء اللہ  
کے وصال سے صرف مکان بدلتا ہے جس طرح ایک مکان سے  
دوسرے مکان میں منتقل ہونے سے زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔  
یہی حال اولیاء اللہ کے انتقال کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ  
جب کسی مزار پر حاضر ہوتے تو اسی طرح صاحب مزار کا ادب فرماتے  
جس طرح اس کی دنیوی زندگی ادب کی متقاضی ہوتی۔ آپکی سیرت  
کے اس پہلو کو مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی <sup>ناظر اعلیٰ</sup> جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۵۵۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور، محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء

مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام آباد فیصل آباد

کے الفاظ میں پڑھیں ۔

”آپ کی عادت کرمیہ تھی کہ جب بھی کسی مزار پر حاضری دیتے یا کسی سجادہ نشین سے ملاقات کرتے تو ضرور آپ نذرانہ پیش کرتے اور آپ نذرانہ پیش کرنے میں کبھی یہ پرواہ نہ کرتے کہ کم ہے یا زیادہ ۔ بسا اوقات صرف ایک روپیہ تک بھی آپ پیش کر دیتے جس پر میں تعجب بھی کرتا کہ اگر گنجائش نہ ہو تو یہ پابندی کیا ضروری ہے ۔ مگر کتب حدیث میں یہ پڑھنے کے بعد ”قلیل بالدائم کثیر غمیر دئم سے بہتر ہے“ آپ کا التزام سمجھ میں آیا ۔

علمائے ربانین ہی اولیاء اللہ ہوتے ہیں جس طرح اولیاء اللہ کا ادب و احترام، توقیر و احتشام ضروری ہے اسی طرح علمائے کرام کا ادب و احترام لازمی ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ علمائے کرام کی توقیر بجالاتے اور پوری کوشش فرماتے کہ علمائے کرام کی توقیر عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہو جائے ۔ علمائے کرام کے وقار کی بحالی کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی زبانی سنئے ۔

کمرشن نگہ، آخری بس سٹاپ، لاہور کی جامع مسجد میں جہاں میں خطیب تھا، وعظ کے لیے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست

قلبی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ۔  
محزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد ۔

پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ جلسہ کی صدارت کے لیے مسجد کمیٹی کے صدر یا کسی اور صاحب حیثیت کو کہہ دیا جائے، اس پر آپ نے فرمایا ۔

وعظ کی مجلس میں صدارت کی کیا ضرورت ہے، نیز علماء کرام کی موجودگی میں کسی غیر عالم کی صدارت موزوں نہیں ہوتی کیونکہ عالم دین ہی مجلس میں صاحب حیثیت اور صدر ہوتا ہے۔



## ﴿حاضر جوابی﴾

حاضر جوابی ایک خوبی ہے اور عطیہ خداوندی ہے۔ بالعموم اس خوبی کے لیے دو بنیادی امتیازات ضروری ہیں

۱۔ علم وسیع

۲۔ ذہن رسا

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے علم وسیع، ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے سرفراز فرما رکھا تھا۔ آپ کے جواب کی خوبی یہ تھی کہ سائل کے مدعا کو سمجھ کر اس کا ایسا جواب عطا فرماتے کہ اس کا سوال حل ہو جاتا اور ساتھ ہی آپ کے علمی مقام کا وہ معترف ہو جاتا۔ بالخصوص آپ کی حاضر جوابی کے جوہر اس وقت کھلتے جب کوئی مخالف سوال کرتا یا کوئی طالب علم مخالفین کی طرف سے ہونے والے سوال کو پیش کرتا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمام مناظرات شاہد عدل ہیں۔ آپ کے مناظرات کی تفصیل ”محدث اعظم پاکستان“ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں آپ کی حاضر جوابی کے چند واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

سورہ ہنقی غلام سرور قادری، لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث

فرماتے ہوئے فرمایا۔

”خدا تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ کے بغیر نہیں ملتی تو دوسری نعمتیں کیسے مل سکتی ہیں۔“

میں نے ازراہ استفسار عرض کی۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنی طرف سے علم دیا۔ یہاں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے جامع لفظوں میں فوراً جواب عنایت فرمایا۔

”عدم ذکر، عدم وجود کو مستلزم نہیں۔“

پھر وجد کرتے اور جھبومتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

وَكَلَّمُ مَنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ  
غَرَفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ شِفَا مِنَ الدَّيَمِ

یعنی تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس طرح فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا سے پانی کا چلو لے کر یا بارانِ رحمت سے چھینٹ پاکر پیاس بجھاتا ہے۔ تمام حاضر طلبہ نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

اس طرح میرا عقدہ حل ہوا۔ ۱  
 مولانا محمد فیض احمد قادری فتح پور تحصیل کمروڑ فرماتے ہیں کہ  
 ایک دن حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ نے فرمایا کہ وہابیہ  
 کہتے ہیں۔

عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

اللہ ہی کے پاس علم قیامت ہے یعنی قیامت کا علم اللہ تعالیٰ  
 کے سوا کسی کو نہیں اور وہ اس کا علم کسی کو عطا نہیں فرماتا ہے۔  
 آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید

عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاٰبِ

اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ

عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

اللہ ہی کے پاس ہے حسن ثواب

تو وہابیہ کو چاہیے کہ کوئی نیکی نہ کریں کیونکہ حسن ثواب اور  
 حسن مآب تو اسی کے پاس ہے۔ جس طرح عِنْدَهُ وہاں ہے یہاں  
 بھی عِنْدَهُ ہے۔ اس سے تو وہابیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ ۲

۱۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، لاہور۔ محرمہ ۱۹۷۳ء

مخزومہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کمروڑ پٹکا، ملتان

محرمہ ۳ رمضان ۱۴۰۹ھ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ



ایک دن دورہ حدیث میں آپ نے حدیث پر تقریر کے  
کے دوران فرمایا۔

”عبرت عموم لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ محل خاص کی۔“

مولانا محمد ریاض الدین (حال شیخ الجامعہ جامعہ معینیہ غوثیہ  
ریاض الاسلام انک) نے عرض کی۔

مِنْ دُونِ اللّٰہ کی تفسیر میں ہم بتوں کی تخصیص کرتے ہیں۔  
حالانکہ آپ کے بیان فرمودہ قاعدے کے تحت صرف بتوں کی تخصیص  
کا کوئی معنی نہیں بلکہ بُت اور غیر بُت سب اسی میں آسکتے ہیں۔ اس  
لحاظ سے مخالفین کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

اس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔

ہمارے ہاں اس مسئلہ میں تخصیص نہیں یعنی ہم خلاف قاعدہ  
عمل نہیں کرتے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تعمیم اپنے پورے نوع کو  
شامل ہوتی ہے۔ غیر نوع پر اس کے عموم کا کوئی معنی نہیں تو اس  
لحاظ سے بُت خواہ کسی چیز کا ہو اور جس ہی شکل پر ہو اس کے پورے  
افراد پر یہ آیت صادق آتی ہے تو تعمیم ثابت ہوئی نہ کہ تخصیص تعمیم  
کا اگر مخالفین یہ معنی لیں کہ آیت کا اطلاق انبیاء علیہم السلام اور  
اولیاء کرام پر ہو تو یہ معنی قطعاً مردود ہے اور مِنْ دُونِ اللّٰہ کا  
اطلاق ان مقدس طبقوں پر ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ یہ مقدس  
ترین جماعتیں حزب اللہ میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ مِنْ دُونِ اللّٰہ

میں ۔ ۲۷

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی ۔

کیا ولی اللہ لڑکا دے سکتا ہے ؟

آپ نے ارشاد فرمایا

” ولی اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ ملتا ہے یا نہیں ؟ ”

اس نے عرض کی : حضور ولی اللہ سے خدا ملتا ہے ۔

ارشاد فرمایا :

بتاؤ اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا لڑکا ۔

اس نے عرض کی :

اللہ تعالیٰ تو بڑا ہے ۔

اس پر ارشاد فرمایا

جب اولیاء اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو اُن کے ہاں

سے اُن کی دعا سے لڑکا ملنا کیا مشکل ہے ۔ ۲۸

۲۷ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین ، ایک محرمہ ۱۳۶۳ھ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا موصوف نے اپنے ایک مکتوب محرمہ ۲۱ جہاد الاولیٰ ۱۳۱۲ھ بنام فقیہ قادری عفی عنہ

مؤلف آوراق ہذا میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے ۔

۲۸ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا ۔ محرمہ ۳ رمضان المبارک

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا :

وہابیہ کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر ختم نہ پڑھو۔ پھر فرمایا،  
 اُن سے پوچھا جائے کہ کھانا سامنے نہ ہو اور ختم شریف پڑھا جائے  
 تو جائز ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اگر  
 پوچھا جائے کہ کھانا سامنے ہو اور ختم نہ پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں  
 اس کے جواب میں بھی وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اس پر آپ نے  
 ارشاد فرمایا۔

اگر دو جائز باتیں مل جائیں تو ناجائز کیسے ہوا۔ ۵



## انداز تبلیغ و تربیت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تبلیغ و تربیت کے  
ضمن میں ”محدث اعظم پاکستان“ میں متعدد مقامات پر تفصیل سے  
گفتگو ہو چکی ہے۔ اسی عنوان پر مزید چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔  
مولانا مفتی غلام سرور قادری

مشیر وفاقی شرعی عدالت، اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ  
سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

محدث اعظم پاکستان مدرسہ انوار الابرار ملتان کے جلسہ میں تشریف  
لائے۔ میں اس وقت مدرسہ انوار العلوم ملتان میں زیر تعلیم تھا مجھے  
بکھر والے جلسہ میں آپ کی تقریر سنتے ہی آپ سے عقیدت ہو گئی تھی،  
اس لیے یہاں بھی شرف زیارت حاصل کرنے حاضر ہوا۔ تبیں  
جوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے انہیں مسکات الحسنات پر  
قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز ہائے پنجگانہ پابندی  
سے پڑھنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھانے اور  
مونچھیں کٹانے کا بڑے پیار سے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس  
طرح و تروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو، اسی طرح داڑھی بڑھانے  
کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مشرت رکھنا واجب ہے۔ اس کے

خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ ہوگا اور عذاب ہوگا۔ حضرت  
محدثِ اعظم کی حسینِ تلقین کا ان پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے داڑھیاں  
رکھوا دیں۔ اب وہ بحمدِ تعالیٰ شریعت کے پابند ہیں اور بڑی  
وجاہت رکھتے ہیں۔ اے

مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ہارون آباد میں اپنی طالبِ علمی  
کے زمانہ کا حال سناتے ہیں۔

۱۹۵۱ء، (۱-۱۳۷۰) میں حضرت علامہ استاذ العُلماء مولانا  
غلام رسول رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظمہ اسلام فیصل آباد  
کو حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ ہارون آباد میں  
تدریسی فرائض کے لیے روانہ فرمایا۔ ساتھ ہی چند طلبہ کو فیصل آباد  
سے ہارون آباد بھیجا اور پھر سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب ہارون آباد  
تشریف فرما ہوئے، تو اتفاق سے حضرت صاحب کے نواسے  
جناب محمد فضل حق صاحب کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحب  
نے اس خوشی پر طلبہ کو انڈول کا حلوہ کھلایا اور چند پینڈو نصائح  
فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد  
بعدہ اپنے اسباق میں مشغولیت ان شاء اللہ العزیز سارا دن اچھا گزرنے لگا۔  
جس قدر علم میں توجہ کرو گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کرو  
گے۔

اے علمی یادداشت مولانا مفتی محمد کرم قادری، سمرہ ۱۹۷۲ء، مخزن جامعہ رضویہ منظمہ اسلام فیصل آباد

علم دین کو ذریعہ دُنیا ہرگز نہ بنانا اگر بنایا تو نقصان اٹھاؤ گے۔

اپنی کتاب کے ساتھ ہر وقت محبت ہے۔ اپنے اسباق کو چار پانچ مرتبہ تکرار کر کے چھوڑنا چاہیے۔ تعلیمی وقت ہرگز نہ اکارت کرو۔

سبق کو جتنا یاد کرو گے اتنا ہی فائدہ اٹھاؤ گے۔ اپنی کتاب کے سوا کسی اور کو محبوب نہ بناؤ۔

جتنا دُنیا کے پیچھے دوڑو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی۔ جتنا دُنیا کو چھوڑ کر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

کھانا، بستر، لباس، مکان ایک وقت نہ ملے تو نہ ملے اپنے اسباق میں مصروف رہو۔ اگر سُوکھی روٹی مل گئی تو اس کے ساتھ گذارا کر کے پڑھائی میں مصروف رہو۔

ایسی باتوں کی طرف ہرگز نہ جاؤ جو فضول ہوں، علم دین پڑھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

ہر ماہ میں گیارہ آنہ یا گیارہ پیسہ کی فاتحہ گیارہویں شریف دے کہ آپس میں کھا لو تو اس میں بھی علم کی ترقی ہے گیارہویں شریف کے پابند بن جاؤ۔ باہم جھگڑا ہرگز نہ کرنا۔ مسائل میں بحث ضروری ہونی چاہیے۔ لے

بنام مغیرہ مادی رحمہ اللہ

لے۔ مکتوب مولانا حافظ محمد فضل احمد ندوی ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف بھلول۔ پرمحرمہ ۵ فروری ۱۹۹۳ء



صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد فرماتے ہیں۔ ایک حبیب نامی شخص نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت قبلہ محدث عظمہ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ چلو۔ میں حبیب نامی ساتھی کو لے کر بیعت کی غرض سے جامعہ رضویہ حاضر ہوا اور حبیب کا مدعا پیش کر دیا۔ آپ کو دیکھتے ہی وہ ساتھی بہت متاثر ہوا۔ اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔ وہ آپ کے قدموں میں گھر کر قدمبوس ہوا۔ آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ پھر پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام حبیب ہے۔ آپ نے فرمایا

”اے بندہ خدا! ایسا نہیں کہا کرتے کہو کہ میرا نام

محمد حبیب ہے۔“

اتنا سننا تھا کہ اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ آج وہ آپ کے کلمات کی لذت اپنے سینے میں پاتا ہے۔ ۷

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی نماز عصر کے بعد کی مجلس میں طلباء، علماء کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے۔ اسی نوعیت کی مجلس کا حال مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۷ قلمی یادداشت صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد۔

محرمہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء - مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

بیان کرتے ہیں کہ حاضرین میں مُہمک کے نامو، دانشور وکیل اہلسنت جناب مختار احمد انور ایڈووکیٹ حاضر تھے۔ انہوں نے ایک استفسار پیش کیا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے شجرہ قادریہ میں ایک شعر لکھا ہے۔

قادری کمر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا

قدر عبد القادر قدرتِ نما کے واسطے

شعر کا بظاہر مفہوم یہ ہے قادری کے علاوہ باقی سلاسل ہائے طریقت پسندیدہ نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جو خود چشتی قادری ہیں اور

سلسلہ قادریہ میں حضورِ امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان میں

شرف بیعت رکھتے ہیں نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا۔

”قادری کمر، قادری رکھ اور قادریوں میں اٹھا“ سے مراد

یہ ہے کہ اے مولا اکرم مجھے سید الاولیاء حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر

جیلانی قدس سرہ العزیز کے ماننے والوں میں سے بنا دے اور

غوث اعظم قدس سرہ کے نام لیواؤں میں میرا حشر کرنا اس

طرح تمام نقشبندی، چشتی اور سہروردی بھی حضور غوث اعظم

کے نام لیواؤں میں شامل ہیں۔ لہذا یہ دُعاسب سلاسل ہائے

طریقت کے لیے یکساں ہے۔

یہ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاری محرم ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹ جنوری ۲۰۲۱ء بمقام جامعہ مظہر اسلام فیصل آباد

مولانا محبوب عالم بن عبدالرحمن خالصہ کالج فیصل آباد،  
حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ خلف اکبر و خلیفہ  
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مسند رشد و ہدایت پر فائز ہونے  
کے واقعات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت محمد اعظم  
علیہ الرحمہ اپنی علالت سے پہلی بار صحت یاب ہو کر کراچی سے  
مراجعت فرمائے لائلپور ہوئے تو احباب کو ایک دو گھنٹہ ملاقات  
زیارت کے لیے وقت عطا فرماتے۔ الحمد للہ ناچیز بھی ایک روز حاضر  
تھا۔ فرمایا۔

”مولانا معین الدین (مدظلہ) اور مولانا عبدالقادر (مرحوم) کہاں  
ہیں بلاؤ۔“

مولانا حاضر خدمت ہوئے۔ مجلس میں حاضرین کے سامنے  
”فضل رسول“ نام کی خوب خوب تعریف فرمائی۔  
فرمایا: فضل رسول کتنا پیارا نام ہے۔ یو۔ پی، سی۔ پی  
میں یہ نام مشہور و معروف ہے۔ نام محمد اور پیکارنے کو فضل رسول  
فضل رسول، فضل رسول.....“  
حضرت آقائے نعمت بار بار نام لے رہے تھے کہ حاضرین  
کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

۵۔ قلمی یادداشت مولانا محبوب عالم فیصل آباد۔ محرمہ ۲۳ رمضان ۱۳۹۳ھ  
نخروندہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔



حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی علالت اور نقاہت کے پیش نظر حاضرین کو برخاست کر دیا گیا۔ مولانا محبوب عالم فرماتے ہیں کہ فضل رسول نام کی تعریف کرنے اور اس نام کو بار بار دہرانے میں اس امر کی تربیت تھی کہ حاضرین جان لیں کہ میرا جانشین ”فضل رسول“ ہی ہے۔ مدظلہم الاقدس بحرۃ سید الجن والانس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بکرم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے کمال اتباع سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی خلافت کے لیے اسی طرزِ ایما کو اختیار فرمایا جو حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نیابت و خلافت کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اختیار فرمایا۔

سبعن من ذین العلماء العارفين بسنة نبیه الکریم علیہ البتية والتسليم  
پیارے پیارے ناموں کی عظمت اُجاگر کرنے کا ایک واقعہ  
جناب فیض الرسول اختر ساکن برنالہ ۱۳۰۳ھ ب فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

۱۹۵۹ء ۴۹-۵۸ھ کو جب ہندو اسلامیہ کالج لائلپور میں پڑھتا تھا۔ اپنے والد محترم حاجی شیر محمد کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق رضوی سے ملاقات کے لیے جامعہ رضویہ پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کمرہ میں موجود ہیں۔

اور وہاں کتاب لکھ رہے ہیں۔ بندہ وہیں حاضر ہوا۔ سلام عرض کرنے کے بعد وہیں مولانا موصوف کے پیچھے بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پلنگ پر جلوہ افروز تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پوچھا برخور دار کا نام کیا ہے۔

عرض کیا گیا، فیض الرسول

حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے جب میرا نام سنا تو آپ فوراً پلنگ سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا: برخور دار اٹھ کر مجھے ملو۔

چنانچہ میں آپ سے بغلگیر ہوا۔ اس وقت جو لطف و مقرر حاصل ہوا، بیان سے باہر ہے۔ ۷

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اس محبت بھرے عمل نے پیارے ناموں کی عظمت کی عملی تربیت دی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ تھی کہ سرہیں سرسوں کے تیل کی مالش کراتے اس کے لیے بالعموم اس طالب علم کا انتخاب کیا جاتا جس کی خصوصی تربیت کرنا مقصود ہوتی وہ طالب علم انتہائی قرب پاتا۔ اسی اثنا میں آپ اس کی علمی، عملی اور روحانی تربیت فرماتے۔ ۸

۷۔ مکتوب فیض الرسول اختر بنام حضرت غازی فضل احمد مظہر محرمہ ۸ ذی القعدہ ۱۴۰۵ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

۸۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور محرمہ ۲۱ اگست ۱۹۸۵ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا ابوالبر محمد شمس الزماں قادری لاہور جامعہ رضویہ فیصل آباد  
میں اپنی طالب علمی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
طالب علمی کے دوران ستیانہ بنگلہ فیصل آباد میں مجھے غیر متعلموں سے  
مناظرہ کرنا تھا۔ اس کے لیے نماز عصر کے بعد جامعہ کے صحن یا چھت  
پر چہل قدمی کے دوران مناظرہ میں طرز استدلال سمجھایا کرتے۔ ایک  
روز جامعہ کی چھت پر چہل قدمی کے دوران مغرب کے قریب فرمایا :  
”مولانا چاند نظر آنے والا ہے ذرا دیکھو“

بندہ نے چاند دیکھ لیا اور انگلی کے اشارہ سے حضرت کو

بتانا چاہا۔

آپ نے فرمایا :

”مولانا ! چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرنا منع ہے۔ آپ  
یوں کہیں کہ فلاں مکان یا درخت کے اس کونے پر چاند نظر آرہا  
ہے۔ چاند کی طرف انگلی کرنا بے ادبی ہے۔“

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ایسے مربی تھے جو شریعت  
مطہرہ کے ایک ایک حکم اور عمل کی تربیت بڑے پیار و محبت سے  
دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تو رہے ایک طرف ایک عام انٹرو  
آدمی بھی شریعت مطہرہ کا مجسمہ پیکر بن جاتا۔

۸۷۷۷ علی بادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور، سمرہ ۱۴۱۵ھ  
مختومہ جامعہ رضویہ فیصل آباد



حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ طالب علم کو وہی کچھ پڑھنے کی ترغیب دیتے جس کی وہ استعداد رکھتا ہو۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی عمر کے لوگوں نے جامعہ ضویہ میں طلبہ کی تعلیم میں انہماک اور علم و علماء کی فضیلت جان کر علم دین باقاعدہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعض اوقات حفظ قرآن مجید کا شوق رکھنے والوں نے حفظ قرآن مجید کی اجازت چاہی۔ اس صوت میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے کہ اس خواہش رکھنے والے کی ذہنی استعداد کیا ہے اور دنیوی معاملات اور تلاش معاش سے فراغت بھی پاسکتا ہے یا نہیں۔

اسی نوعیت کی ایک سرگزشت صوفی محمد عمر دراز، پرانی غلہ منڈی فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے دل میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے حافظ مختار احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ مجھے قرآن مجید حفظ کرا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اجازت لے لیں میں نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت سے عرض کی کہ میں قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت فرمائیں۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا :

”قرآن مجید کا حفظ کرنا پہاڑ اٹھانے کے برابر ہے، پھر آپ

شادی شدہ ہیں۔ کاروباری تفکرات ہیں۔ اس لیے یہ کام مشکل ہے  
 بچپن میں آسانی سے حفظ ہو سکتا ہے۔ اب بہت مشکل ہے۔ ہاں  
 اگر کوئی ولی نظر کرے تو اب بھی ہو سکتا ہے۔  
 صوفی محمد عمر دراز بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ آپ کے  
 قدموں میں گر جاؤں اور عرض کروں کہ حضو! آپ بھی ولی کامل  
 ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کس کو تلاش کروں مگر میں بالکل حرکت  
 نہ کر سکا۔

اس کے بعد آپ نے میرے حسبِ حال ارشاد فرمایا:  
 آپ سورتیں یاد کر لیں آسانی سے حفظ ہو جائیں گی۔<sup>۱</sup>

# شیخ الحدیث

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

ماضی قریب میں برصغیر کی پاک و ہند میں تقسیم سے پہلے یہاں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثرت نے اس خطہ کو علوم و معارف کا سدا بہار چمنستان بنا رکھا تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام اور حاملان اسرار معرفت مشائخ عظام کی تدریس، تبلیغ اور تربیت کے مقامات علمی اور روحانی مراکز نے مسلمانوں کے افلاس و غربت کے احساس کو بڑی حد تک زائل کیے رکھا۔ اغیار کی غلامی کے باوجود ان مردانِ اصرار کی تربیت میں کسی دور میں اور کسی جگہ کمی نہ آئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کسی کے اٹھ جانے سے مسند علم و عرفان خالی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تربیت یافتہ اس مسند کی زینت بن جاتا۔

جس طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تمام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ عربی، عجمی، خاندانوں اور قبائل کی تقسیم اعتباری ہے، اور پہچان کے لحاظ سے مفید بھی ہے۔ قبائل کا وجود اور پھر ان کی ضمنی تقسیم سے بندگانِ خدا کو پہچاننے میں آسانی ہے، ورنہ سب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اسی طرح علمائے حقانیین اور مشائخ ربانیین اگرچہ ایک قسم کے علوم اور معارف حاصل کر کے مرتبہ و مقام پاتے ہیں۔



بنیادی علوم اور معارف میں سب ہی یکساں ہیں۔ اس لحاظ سے تمام علما اور مشائخ ایک ہی وصف سے ممتاز ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف کے حصول کے بعد اگر کسی ایک علم میں کسی عالم کو درجہ تخصص حاصل ہو جائے تو وہ اس وجہ سے اسی علم کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، بلاغت، فلسفہ، کلام وغیرہ۔ ایسے علوم کا ماہر فقیہ، محدث، مفسر، نحوی، ادیب، فلسفی اور متکلم کے نام سے شہرت پاتا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے ممتاز نام اکثر پڑھنے سننے میں آتے رہے۔ البتہ ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ ان ممتاز ناموں سے صرف انہی حضرات کو یاد کیا جاتا جو ان علوم میں درجہ تخصص پر فائز ہوتے تھے۔ خواہ مخواہ اپنے کسی محبوب عالم کو ان ممتاز ناموں سے یاد کرنے کا رواج نہ تھا، ایسے ناموں کو ہر کس و ناکس کے حق میں استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ ایک اخلاقی اور علمی ذمہ داری تھی جو اکثر و بیشتر پوری ہوتی رہی۔ اس مقام پر میں چند مثالوں سے اپنے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حجت الاسلام، مولانا حامد رضا بریلوی

مفتی اعظم، مولانا مصطفیٰ رضا نوری

صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی اعظمی

صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی

فقیہ اعظم ، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں  
 سراج الفقہار ، مولانا سراج احمد خانپوری  
 تاج العمار ، مولانا محمد عمر لغیمی  
 امام المحدثین ، مولانا سید دیدار علی الوری وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ  
 اس دور میں اگر نام کے بجائے صرف ان کے القاب کا  
 ذکر کر دیا جاتا تو وہ لقب بھی بمنزلہ اسم علم کے کام دیتا ہے شخصیت  
 کے تعارف میں کوئی ابہام نہ رہتا۔  
 قیام پاکستان کے پندرہ بیس برس بعد تک یہ کیفیت رہی اور  
 یہ القاب صرف مخصوص حضرات کے نام کا حصہ ہے۔ مثال کے طور

پر ' مفتی اعظم ، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری الوری لاہوی  
 فقیہ دوراں ، مولانا نور اللہ بصیر لوری  
 غزالی دوراں ، مولانا سید احمد سعید کاظمی  
 شیخ القرآن ، مولانا عبدالغفور ہزاروی  
 شیخ الاسلام ، مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی  
 حکیم الامت ، مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی، گجراتی  
 مناظر اسلام ، مولانا محمد عمر چھروی  
 خطیب الاسلام ، مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری  
 فقیہ العصر ، مولانا مفتی اعجاز ولی خاں

مبلغ اسلام ، مولانا محمد عبد العظیم صدیقی میرٹھی  
 اسی طرح مشائخ عظام میں سے  
 امیر ملت ، پیر سید جماعت علی علی پوری  
 شمس العارفین ، پیر شمس الدین سیالوی  
 امیر حزب اللہ ، پیر غلام حیدر علی جلال پوری وغیرہ  
 علماء و مشائخ کی اس جماعت کے فرد فرید اور وجید مولانا  
 محمد سردار احمد کو شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے مبارک القاب سے  
 یاد کیا جاتا تھا۔ یہ القاب صرف آپ ہی کے لیے استعمال ہوتے تھے،  
 اس دور میں اگر کوئی شخص اپنے کلام اور بیان میں صرف حضرت  
 شیخ الحدیث یا حضرت محدث اعظم استعمال کرتا تو ذہن میں فوراً مولانا  
 ابو الفضل محمد سردار احمد کا نام سامنے آ جاتا۔

رحمة الله عليهم رحمة واسعة

اب ہماری علمی و روحانی پستی، درماندگی کے ساتھ افسوس کا  
 ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذکورہ جلیل المنزلت القاب کی عظمت کو  
 ہم نے کم کر دیا ہے وہ یوں کہ ہر چھوٹے بڑے عالم کے نام کے ساتھ  
 ان القاب کے استعمال کا رواج عام کر دیا ہے۔ اب ہمارا ہر محبوب عالم  
 مفتی اعظم بھی ہے، فقیہ اعظم بھی ہے، شیخ الحدیث بھی ہے اور  
 محدث اعظم بھی، مبلغ اسلام بھی ہے، مناظر اسلام بھی ہے۔۔۔۔۔۔  
 اور نہ جانے کتنے عمدہ القاب کا حق دار ہے۔؟



جس طرح ہر اہل کو اس کا حق ملنا ضروری ہے اسی طرح  
 غیر اہل کو حق دار بنانا اور بتانا ظلم و زیادتی ہے۔ جو عالم ربانی اور  
 شیخ طریقت علم و معرفت کے جس وصف میں ممتاز ہے اسے اس  
 وصف و لقب سے یاد کیجئے۔ یہی راہ حق ہے اور یہی راہ صواب  
 تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد) میں صاحب تذکرہ  
 کے لیے بالعموم حضرت ”شیخ الحدیث“ قدس سرہ کا لقب استعمال کیا  
 گیا ہے، کیونکہ یہ لقب بمنزل آپ کے علم کے ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے  
 اس میں اختصار اور سہولت کے علاوہ آپ کا علمی مرتبہ و مقام بھی  
 واضح ہوتا ہے۔

## ﴿ فوائد حدیثیہ ﴾

### ﴿ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز جند شالیہ ﴾

نبراس المحدثین حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس اللہ  
اسرارنا بسره النورمی نے کتب احادیث پر عربی میں حواشی اور تعلیقات  
لکھے۔ صحاح ستہ کی جو کتا ہیں آپ کے زیر مطالعہ رہیں اکثر و بیشتر کے  
صفحات پر، بین السطور میں جہاں جگہ خالی ہوتی حواشی تحریر فرماتے،  
آپ کے کتب خانہ میں جواب آپ کے خلف اکبر و خلیفہ مجاز حضرت  
پیر قاضی محمد فضل رسول حید رضوی کی تحویل میں ہے۔ یہ حواشی تاحال  
قلمی صورت میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر مقامات پر حواشی آپ کے  
تحقق نظر اور تجربہ علمی کا شاہکار ہیں۔ یہ سرمایہ علم آپ کے طبع زاد ہیں،  
ان کتب کے بعض صفحات پر دیگر شارحین کی عبارات بھی درج ہیں  
تاکہ متعلقہ حدیث کی تدریس کے دوران ان عبارات کو مسائل کے استخراج  
میں بطور استشہاد پیش کیا جائے۔

تذکرہ محدث اعظم پاکستان کی تدوین کے دوران ان حواشی  
سے اقتباس کیا تھا اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تدریس  
میں بطور شواہد پیش کیا تھا اور ساتھ ہی اس تنہا کا اظہار کیا تھا کہ

کوئی صاحب علم ان حواشی کو ترتیب دے کر منظر عام پر لائے۔ یہ خواہش اور تمنا آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے جامعات میں احادیثِ طیبہ کے اساتذہ کرام اس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں، کاش کوئی آگے بڑھے اور یہ سعادت حاصل کرے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ایک اور عادت یہ تھی کہ کتب احادیث کی جلد بندی کے وقت خاصی مقدار میں خالی اوراق شامل کر دیتے تاکہ ان خالی اوراق پر مطالب احادیث کی نشاندہی ہو سکے۔ چنانچہ آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث میں یہ امر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ان مطالب احادیث میں آپ نے کیا بیان کیا ہے اسکا جواب نہایت مشکل ہے۔ آپ کے ذہن میں متعلقہ حدیثِ شریف سے جو مسائل متعلق ہوتے، ان مسائل کے دیگر دلائل اور شواہد، جس حُسنِ انداز سے تدریس احادیث کے وقت تقریر فرماتے، اس کا بیان الفاظ میں بہت مشکل ہے۔ ممتاز دانشور اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث کے انداز تدریس کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

”بارہا مسند تدریس سچی دیکھی۔ ایک نصف دائرہ جس میں طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے، صف بستہ، سامنے حضرت شیخ الحدیث نہایت ادب و احترام کی تصویر بنے، موضوع کے تقدس کا عملی اظہار



بن کر تشریف فرما ہوتے۔ ایک طالب علم حدیث شریف کی قرأت کرتا۔ سب اس کے انداز قرأت اور اسلوب تکلم پر نظر رکھتے، حرکات اور اعراب پر توجہ رہتی، غلطی کی نشاندہی ہوتی اور بالآخر متن کی مکمل تصحیح کے بعد اس کی توضیحات کا لمحہ آتا۔ ہر لفظ کی تفسیر بیان ہوتی اور عربی الفاظ کی تفہیم کی ہر صورت آزمائی جاتی۔ ترجمہ و تفہیم کا حق ادا ہوتا تو استنباط مسائل اور تطبیق احکام کی منزل آتی۔ بین السطور مفہوم کا بیان ہوتا۔ صراحتہ النص سے مسائل اخذ کیے جاتے۔ پھر اشارہ و کنایہ کی بنیاد پر مطالب کا بے پایاں دفتر کھل جاتا۔ ہم معنی، قریب المعنی روایات کی تطبیق ہوتی اور بظاہر مخالف روایات کی تاویل کا حق ادا کیا جاتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ قرآن و حدیث اور اقوال علماء مستحضر ہیں اور استشہاد ہیں کہیں نہ سقم ہے نہ ثرولیدہ بیان کا گلہ، بے لگان اور والہانہ انداز میں گفتگو ہوتی۔ مفہوم کی وضاحت کا ہر انداز آزمایا جاتا۔ حتیٰ کہ متن حدیث کی مراد سطح ذہنی پر جگمگانے لگتی۔ روایات کے استشہاد سے حافظے کی قوت کا اندازہ ہوتا اور ہر حرف کے ورے چھانکنے کے پُر تاثیر انداز سے موضوع سے محبت اور خلوص کا ثبوت ملتا۔ (محدث اعظم پاکستان، جلد اول ص ۲۶۹-۲۸۰)

حدیث کی تدریس اور اس کے معانی و مطالب کی تفہیم کے دوران جو انداز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اختیار فرماتے اور گھنٹوں مسلسل درس حدیث ہوتا، قلم اس کا کماحقہ کس طرح احاطہ

کر سکے۔ البتہ حدیث سے جو مطالب و معانی حاصل ہوتے انہیں متعلقہ صفحہ پر بالعموم اور کتاب کے ابتداء میں زائد اوراق پر بالخصوص درج فرما دیتے۔ یہ تحریر صرف اشارہ پر مشتمل ہوتی۔ اس میں تشریحی انداز نہ ہوتا بلکہ بعض اوقات تو حدیث میں سے صرف وہی جملہ درج فرماتے جس سے مسئلہ اخذ کیا جانا مطلوب ہوتا۔

یہ اشارات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی قوتِ بیانیہ کا ایک انداز لیے ہوئے ہیں۔ تشریحی انداز تو تدریس کے وقت معلوم کیا جاسکتا تھا اور یہ اختصار بھی آپ کی قدرتِ علمی پر دلیل ہے۔ گویا یہ متن ہے اور تقریر اس کی تشریح۔

کتابِ احادیث کے اوائل میں زائد صفحات اس قسم کے اشارات سے بھر جاتے۔ ان اشارات کی تفہیم اور تشریح کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعتِ علمی، مسائل کا استحضار، موضوع سے لگن، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوقِ خدا پر شفقتِ درکار ہے، جو اب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے ان سے اخذ معانی و مطالب ایک دشوار امر ہے۔ تاہم اس جذبہ کے تحت کہ کوئی صاحبِ علم، صاحبِ ذوق ان اشارات سے معانی و مفہیم کو احاطہ تحریر میں لے آئے، ان سے خود استفادہ کر کے، دُورِ سر کے لیے آسان فرمادے۔ ان حواشی اور اشارات کو اصلی حالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز ان فوائدِ حدیثیہ سے آنے والا مورخِ آپ کے

مقام علمی کا اندازہ کر سکے گا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائدِ حدیثیہ میں موجودہ دور کے تمام اعتقادی، فقہی اور اختلافی مسائل کے دلائل ہیں۔ یاد رہے کہ محدثین نے اپنی کتب، صحاح، سنن، جوامع اور مسانید میں مختلف ابواب میں متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔ ابواب سے متعلق متعدد احادیث کو جمع کر کے متعلقہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔ مگر متعلقہ مسائل کے علاوہ ان احادیث سے دیگر مسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔ ان فوائدِ حدیثیہ میں مستنبط ہونے والے نئے مسائل اور دلائل کا ذکر ہے، اس لیے یہ فوائدِ حدیثیہ فوائد سے بھرپور ہیں اور خاصے کی چیز ہیں۔ اہل علم صاحبان ذوق کے لیے ارمغانِ حدیث ہیں۔

چونکہ یہ فوائدِ قلم برداشتہ لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں کسی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تعمقِ نظر کے بغیر، سرسری طور پر یہ بتانا بھی ممکن نہیں کہ ان میں کون کون سے مسائل بیان ہوئے تاہم ایک نظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں :

۱۔ حضور سید الکونین رحمۃ اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب

۲۔ اختیار

۳۔ تصرف

۴۔ فضائل

۵۔ امتناعِ نظیر



- ۶۔ ملک تمام
- ۷۔ حیات مبارکہ
- ۸۔ ندائے یارسول اللہ
- ۹۔ حاضر ناظر
- ۱۰۔ میلاد
- ۱۱۔ قیامِ تعظیمی وغیرہ
- ۱۲۔ اور تقلیدِ شخصی کے دلائل
- ۱۳۔ فضائلِ صحابہ
- ۱۴۔ کراماتِ اولیاء اللہ
- ۱۵۔ محبوبانِ ربِّ قدیر سے استعانت
- ۱۶۔ مومنین کا عبدِ مصطفیٰ ہونا
- ۱۷۔ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز
- ۱۸۔ ان کے لیے جانور ذبح کرنے کا جواز
- ۱۹۔ مسلمانوں میں رائج روایات مثلاً تیجہ، سبائواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ
- ۲۰۔ ایصالِ ثواب کے لیے مروجہ فاتحہ، دُعا بعد جنازہ وغیرہ
- ۲۱۔ فرقِ باطلہ مثلاً نجدی، وہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ، خاکساری، پرویزی، چکڑالوی، مودودی وغیرہ کی تردید اور ان سے مقاطع کے دلائل

۲۲۔ بظاہر مخالف مفہوم کی احادیث میں تطبیق

۲۳۔ ناسخ و منسوخ کا بیان

۲۴۔ ائمہ مجتہدین کے فضائل

۲۵۔ اصول حدیث اور

۲۶۔ اسماء الرجال کے علاوہ متعدد موضوع شامل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، دلائل کا  
استحصار اور احادیث طیبہ پر گہری نظر کا اندازہ کرنے کے لیے صرف  
بخاری شریف جلد اول پر آپ کے فوائد حدیثیہ کو سامنے رکھیے تو  
معلوم ہوگا کہ آپ نے حضور نبی اکرم محبوب و مکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے علم غیب کے اثبات کے لیے دو سو بیس احادیث۔

اختیار اور فضائل کے لیے ایک سو پچاسی احادیث  
کرامات و معجزات کے لیے پچاس

فضائل صحابہ کے لیے پچالیس

اصول حدیث، اسماء الرجال اور تقلید شخصی کے وجوب کیلئے  
ایک سو پچاس احادیث۔ اور حاضر و ناظر کے اثبات کیلئے بارہ اقوال ائمہ  
جمع فرمائے ہیں۔ یہ تفصیل بخاری شریف کی جلد اول سے متعلق ہیں۔  
علاوہ ازیں دیگر عنوانات سمیت سات سو سے زائد دلائل اور احادیث  
کا مجموعہ اور بخاری شریف جلد ثانی کے چھ سو سے زائد فوائد حدیثیہ  
امت کے لیے گلدستہ محبت اور ارمغان حدیث ہے۔ صحاح ستہ کی

دیگر کتب کے فوائد اگرچہ اس کثرت سے نہیں تاہم وہ بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

فجزاه الله جزاً اوفى عنا وعن المسلمين ورضى الله عنه وعن المسلمين

بحرمة سيد الانبياء والمرسلين صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وبارك وسلم.

وبحرمة سيد الاولياء الكاملين سيدنا الغوث الاعظم الجيلا في رضى الله تعالى عنه.

آئندہ سطور میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ان فوائد حدیثیہ سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں۔ ان کی توضیح فقیر غفرلہ القدیر (مولف اور اراق ہذا) کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی عبارت مسلک حق سے متصادم ہو تو اس کو فقیر غفرلہ القدیر کی کم علمی پر محمول فرماتے ہوئے اصلاح کی کوشش فرمائیں۔ حضرت موصوف کا دامن ان اغلاط سے پاک ہے۔

کسی شے کے جائز یا ناجائز، حلال یا حرام ہونے کے لیے نصوص شرعیہ میں سے اگر کوئی صریح نص دستیاب نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں علماء کرام شریعت کے مسئلہ قواعد میں سے کسی قاعدہ سے مسئلہ کا جواز یا عدم جواز حلت و صرمت اخذ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت کوئی جامع قاعدہ ہی اس مسئلہ میں بمنزلہ نص کے ہوتا ہے۔



حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے متذکرہ اصول حدیث سے ثابت کیا۔ بخاری شریف زیر باب الخیل لثلاثة وقول الله تعالى والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة میں ایک طویل حدیث میں گھوڑے کی سواری کے بارے میں فرمایا کہ: یہ سواری بعض کے لیے باعثِ اجر ہے۔

بعض کے لیے جائز ہے۔

اور بعض کے لیے باعثِ گناہ۔

متذکرہ امور کی وضاحت فرمانے کے بعد حدیث کے اس

حصہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے استدلال کیا۔

وسئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الحمد

فقال ما انزل على فيها الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن

يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره

حضور شارع عليه الصلاة والسلام سے گدھے کی سواری

کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس میں بھی ثواب اور اجر ہے تو

آپ نے فرمایا:

اس بارے میں کوئی صریح حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ البتہ

قرآن مجید کی آیت۔

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال  
ذره شرا يره ۔

(جو ذرہ بھرنیکی کمرے اس کا اجر پائے گا اور جو ذرہ برابر  
برائی کمرے اس کا بدلہ پائے گا)

ہر خیر اور شر کے احکام کی جامع ہے ۔ اسی سے مسئلہ مستنبط  
ہوتا ہے کہ گدھے کی سواری کے احکام کیا ہیں ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے یہ مختصر مگر جامع کلمات  
اس حدیث کے ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں ۔

فيه الارشاد الى الاستنباط من العمومات والاطلاقات  
تدبر فانه ينفك في مواضع شتى ۔ ۲۷

اس حدیث میں عمومی احکام اور مطلق نصوص سے احکام  
اخذ کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے ۔ اس حدیث اور اس اصول کو  
یاد رکھو ۔ بہت جگہوں میں یہ کلیہ نفع دے گا ۔

سہ بخاری شریف ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب  
مبلغ اوعی من سامع ۔

حجۃ الوداع کے موقع پر شوارع علیہ الصلاۃ والسلام نے  
دوران خطبہ ارشاد فرمایا ۔

قال ای یوم هذا فیکتاحتی ظننا انه سیمه سوی  
اسمه قال الیس یوم النحر ..... الی آخره ۲۷

یہ کون سا دن ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم خاموش  
ہے اور ہمارا گمان تھا کہ شاید اس دن کا حضور علیہ السلام کوئی اور نام  
رکھ دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں .....  
حجۃ الوداع کے موقع پر جو صحابہ کرام حج کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے۔ مناسک حج ادا کیے، وہ کیے بھول  
سکتے ہیں کہ یہ ایام کون سے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
استفسار پر ان کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ یہ  
دن اگرچہ یوم النحر ہے مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں،  
آپ اگرچہ ہیں تو اس دن کو کسی اور نام سے موسوم فرما دیں۔ اس  
لیے تقاضائے ادب کے تحت خاموشی اختیار فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز علامہ کرمانی شارح بخاری  
کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

فیه اشارة الی تنویض الامور بالکلیۃ الی الشارع ۲۸  
یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے عمل سے یہ امر  
ثابت ہوتا ہے کہ تقاضائے ادب یہ ہے کہ تمام امور کو شارع علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے سپرد کر دیا جائے۔

۲۸۔ بخاری جلد اول ص ۱۶ ۲۹ فائدہ حدیث حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ



منظمین اور مسترشدین کے لیے اس حدیث کے فائدہ کو ایک مختصر جملہ سے واضح فرما دیا۔

۷۔ یہ مسئلہ نصوص شرعیہ، آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور اقوال ائمہ کرام سے ثابت ہے کہ محبوبانِ خدا، انبیاء و اولیاء کو خطاب کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ محبوبان بظاہر سامنے نہ ہوں۔ اس لیے کہ یہ کریم حضرات اپنے رب کی عطا کردہ قوت سے مذاکرہ کرنے والے کی ندا سنتے ہیں۔ اس میں قبل وصال اور بعد وصال کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ عمار تو فرماتے ہیں کہ مومن کے علاوہ کافر بھی بعد موت اپنی قبر میں منادی کی لپکار سنتا ہے۔ قبرستان میں چلنے والے کی جوتی کی آہٹ سنتا ہے۔ قوم کو عذاب آنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کی میتوں پر جا کر انہیں ندا دی۔ غزوہ بدر میں کفار کے مقتولین کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا دی۔ یہ دلائل ہر ذی علم کے سامنے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے اس مسئلہ کے لیے نہایت اچھوتے انداز میں درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا۔

یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتکم قليلا

ولبکیتم کثیراً۔

۷

و اے امتِ مصطفیٰ! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں

تو تم بہت گمراہ زاری کرتے اور کم ہنستے )  
 آپ نے نہایت مختصر و جملوں میں دو مسئلوں کے اثبات  
 کی طرف اشارہ فرمایا ۔

فیه النداء لجميع الامۃ بیا..... فیه خصوصۃ العلم۔ لے  
 ۱۔ اُمتِ مصطفیٰ کی گنتی و تعداد بے شمار ہے۔ حضور سرور کائنات  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل جو حضرات آپ پر ایمان لائے  
 وصال کے بعد آپ کے متبعین اور قیامت تک ہونے والے  
 سب مومن حضور کی اُمت ہیں بلکہ عند الحقیق تمام اولین و آخرین  
 میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ انبیاء سابقین اور ان کے  
 اُمتی سب ہی حضور سرور کائنات کے اُمتی ہیں۔ ان سب کو  
 حضور شارع علیہ السلام نے حرفِ ندا سے خطاب فرما کر واضح  
 فرما دیا کہ ندا کے لیے ضروری نہیں کہ منادی سامنے حاضر ہو بلکہ  
 آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ کو بھی ندا کرنا جائز ہے۔ مسلمانوں کا اسی  
 پر اعتقاد ہے اور اسی پر عمل۔ مسلمان یا رسول اللہ اور یا غوثِ اعظم  
 وغیرہ خطاب اسی اصول کے پیش نظر کرتے ہیں۔

۲۔ اسی حدیث میں عالم ماکان و مایکون نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے علمِ غیب کا اثبات ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا جملہ

فیه خصوصیتہ العلیہ

اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔

۴ قرآن مجید میں حضور سید الانبیاء علیہ التَّحِیۃ والثناء کے بارے میں ارشاد ہوا۔

وما علنناه الشعر وما ينبغي له ۵

(اور ہم نے آپ کو شعر کی تعلیم نہ دی اور یہ آپ کے شایان شان نہیں۔)

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ نے متعدد مقامات پر شعر پڑھے۔ غزوہ احد میں آپ کی انگشت مبارک زخمی ہو گئی۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

هل انت الا اصبع دميت

وفی سبیل اللہ مالقت ۶

(اے انگلی تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے تسلی رکھ) غزوہ اخزاب میں خندق کھودتے وقت حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

اللهم ان العیش عیش الاخرہ

فاغفر الانصار والمہاجرہ



دوسری روایت میں یہ شعر لیا آیا

اللهم انه لا خير الاخير والاخرة

نبارك في الانصار والمهاجرة

غزوه حنین میں آپ نے یہ شعر پڑھا

انا النبي لا كذب

انا ابن عبد المطلب

اسی طرح بعض غزوات میں آپ رجز بھی پڑھے،  
حالانکہ رجز بھی علماء کے نزدیک شعر کی ایک نوع ہے۔ قرآن شریف  
میں آپ سے شعر کی نفی کی گئی ہے۔ اس بظاہر اختلاف کو حضرت  
شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر جملے میں حل فرما دیا۔  
المنفى هو صنعة الشاعر يه لا غير

قرآن مجید میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد  
صنعت شعر کی نفی ہے نہ کہ شعر پڑھنے کی۔ اس جملے سے قرآن و  
حدیث میں بظاہر رفع ہو گیا۔

سے شریعت مطہرہ کے کسی ایسے معاملہ میں کہ جس میں عقل کا  
دخل نہ ہو۔ کسی صحابی کا فعل درحقیقت مرفوع حدیث کے قائم مقام  
ہے۔ جمہور محدثین اور ائمہ مجتہدین کا یہی موقف ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث سے استنباط فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ملک شام سے جب واپس آئے تو حضرت انس بن سیرین نے ان کا استقبال مقام عین التمر پر کیا اس وقت انس بن سیرین نے دیکھا کہ انس بن مالک دراز گوش پر سوار نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت آپ کا رخ سمت قبلہ کی طرف نہیں ہے، انس بن سیرین نے یہ کیفیت دیکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ۔  
۱۲

(اگر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ایک مختصر جملہ میں مسئلہ کی دلیل ذکر کی۔ لکھتے ہیں۔

فیه دلیل علی ان فعل الصحاب یدل علی السنۃ  
وترکہ بعد الروایۃ علی النسخ۔  
۱۳

۱۲ بخاری جلد اول ص : ۱۳۹ ۱۳ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ صحابی کا فعل سنت پر دلالت کرتا ہے اور روایت کرنے کے بعد کوئی صحابی اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ حدیث منسوخ ہے۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ صحابی روایت کر کے غیر منسوخ حدیث پر عمل نہ کرے۔

نئے روایت کے اعتبار سے بعض احادیث درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور محدثین کرام نے انہیں روایت بھی فرما دیا ہے مگر اس کے باوجود وہ منسوخ ہیں ان پر عمل جائز نہیں۔ ان کی ناسخ احادیث پر عمل ہوگا۔ کوئی نادان حدیث کو دیکھ کر یہ کہہ دے کہ فلاں امام نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا یہ حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے اس لیے قابل عمل نہیں۔ حاملہ بن عبد بن عمر نے اپنی کتاب میں اس کو روایت کیا ہے اس لیے اس حدیث کو منسوخ نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث ہی سے اخذ فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی  
وہو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم..... ۱۲

احضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اس حال میں کہ  
آپ نے امامہ بنت زینب کو اٹھا رکھا تھا۔

آپ نے لکھا: ”غیر المقلدین غیر حامل“ ۱۵

یعنی یہ حدیث منسوخ ہے کہ غیر مقلدین، جنہیں حدیث پر عمل کا دعویٰ ہے اور ائمہ مجتہدین ہیں سے کسی کی تقلید کو حرام سمجھتے ہیں، بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔ گویا عملاً انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے۔

ہے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی تقلید کو حرام اور شرک کہنے والوں کا موقف ہے کہ اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ نہ کہلو اور بلکہ محمدی کہلو اس لیے کہ تقلید شخصی حرام ہے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین ہیں اکثر حضرات تقلید شخصی کے عامل تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہد صحابہ کرام کی تقلید کر کے ہمارے لیے دلیل شرعی قائم فرما دی۔

تقلید شخصی کے وجوب پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بہت سی احادیث جمع فرما دی ہیں۔ بعض اوقات آپکا استدلال اچھوتا ہوتا ہے۔ حدیث شریف یا سند کے کسی ایک کلمہ سے آپ تقلید شخصی سے دلیل اخذ فرماتے۔ عام قاری کی توجہ اس طرف کم ہی جاتی ہے۔



بخاری شریف نے ایک حدیث کی سند یوں ذکر کی ۔  
 حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب الطائفي  
 ثنا هشيم انا حصين عن سعيد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن  
 وكان عثمانيا فقال لابن عطية وكان علويا ..... ۱۶  
 حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے فوائد حدیثیہ میں فرماتے ہیں  
 فیہ دلیل اطلاق الحنفی والشافعی ۱۷  
 جس طرح حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ سلمیٰ حضرت عثمان غنی  
 رضی اللہ عنہ کی تقلید شخصی کر کے عثمانی کہلاتے تھے اور حضرت  
 ابن عطیہ حبان ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید کی بنا پر علوی  
 کہلاتے یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تقلید میں شافعی کہلاتے تو  
 جائز ہے ۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں ۔  
 تقلید شخصی کی طرح اگر کوئی شخص کسی جماعت کی پیروی کئے  
 تو بھی جائز ہے ۔ اس کی طرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے  
 درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا :

قال سفيان قلت ليعبي وانا غلام ان اهل مكة  
 يقولون ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص في  
 بيع العزايا فقال وما يدري اهل مكة قلت انهم

يروونه عن جابر فسكت قال سُفیان انما اودت ان  
جابرا من اهل المدينة ..... ۱۸

اس حدیث میں بیع العرایہ کے بارے میں دو فقہی جماعتوں  
کا ذکر ہوا۔ اہل مکہ اور اہل مدینہ، گویا اختلاف مذاہب جائز ہے  
جیسا حنفی اور شافعی کا اختلاف۔

معاملات بیع، اجارہ، ماپ اور وزن کے بارے میں جب  
کوئی نص شرع سے ثابت نہ ہو، لوگوں کی عادت اور عرف کا اعتبار  
کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث  
سے فقہی مذاہب کے جواز پر استناد فرمایا ہے۔

امام بخاری باب کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں۔

باب من اجری امر المصار علی ما یتعاضون  
بینہم فی البیوع والاجارۃ والمکیال والوزن وسننہم  
علی نیاتہم ومذاہب المشہورۃ ..... ۱۹

بیع، اجارہ وغیرہ میں مذاہب فقہاء کا اعتبار اور ان کا  
طریقہ جائز ہے۔

چت لیٹ کمر پاؤں کو پاؤں پر رکھنے کے بارے میں دو  
طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس سے منع فرمایا گیا ہے

اور بعض اس کے اثبات اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔  
 امام بخاری کا مسکٹ یہ ہے منع والی احادیث منسوخ ہیں  
 اگرچہ ان کی روایت سند صحیح کے ساتھ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث  
 قدس سرہ نے امام بخاری کے استدلال کو ان کی روایت سے یوں  
 اخذ فرمایا :

وعن ابن شہاب عن سعید بن المسیب كان  
 عمر وعثمان يفعلان ذلك - ۲۷  
 کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث  
 فرماتے ہیں۔

كان البخاري ذهب الى ان حديث النهي  
 منسوخ بهذا الحديث واستدل على نسخه بعمل  
 الخلفتين بعده - ۲۸

جب دو خلفاء راشدین حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما چیت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھ لیتے تھے  
 تو ان جلیل القدر صحابہ کا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ  
 ثابت ہو جائے تو اس پر عمل نہیں ہوگا۔ یہ ہے اس پر عمل ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر  
 امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ اگر کوئی حدیث  
 یاد رہے حدیث کا ثبوت اور شے ہے اور اس پر عمل اور

شے۔ بعض اوقات صحیح الاسناد حدیث پر بھی عمل نہیں ہوگا کیونکہ وہ منسوخ ہوگی۔ بعض اوقات ضعیف حدیث پر عمل ہوگا کہ اس کی تائید دوسری احادیث یا تعامل صحابہ سے ہوتی ہے۔ لہذا غیر مقلدین کا کسی منسوخ حدیث کو پیش کر کے یہ اعتراض کرنا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل نہیں کیا، بڑی جہالت ہے۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری شریف کی حدیث کے ایک دو لفظی جملہ سے استناد کیا ہے۔  
”باب الصائم یصح جنباً“ میں حدیث کے آخر میں یوں ہے۔

الاول اسند ۲۲

دوسری حدیث سے پہلی حدیث زیادہ قوی ہے۔ لہذا اختلاف کی صوت میں قوی تر حدیث پر عمل کیا جائیگا۔ بوجہ ضعف کے پہلی حدیث قابل عمل نہ رہی۔

معین حقیقی ذات باری عزاسمہ ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اسی معین حقیقی سے استعانت طلب کی گئی ہے، مگر اس معین حقیقی نے بندگان خاص کو اپنی استعانت کا منظر بنایا ہے۔ اِن مَحْبُوبَانِ خُدَا سے استعانت در حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کے کثیر دلائل موجود ہیں،



حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے محبوبانِ حق سے استغانت کی دلیل بخاری کی حدیث سے اخذ فرمائی۔ آپ نے فوائدِ حدیثیہ میں ایک حدیث کی طرف صرف اشارہ فرمایا :

عن جابر قال توفي عبد الله بن عمر بن حزام  
وعليه دين فاستعنت النكبي صلى الله عليه وسلم على  
غرمائه ان يرضعوا من دينه الخ ٢٣هـ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مقروض تھے۔ قرض خواہوں کے باپ میں میں نے حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کی کہ قرض خواہ میرے والد کا قرض کم کر دیں۔

اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حضور سرور کونین  
صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کرنا ثابت ہے۔ گویا محبوبان  
حق سے طلب استعانت سنت صحابہ سے ثابت ہے۔

ۛ باعث تخلیق آدم و عالم سید و سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم  
کا نورِ انور تمام مخلوق کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ آپ اس  
وقت بھی نبی تھے کہ ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام  
کا وجود نہ بنا تھا۔ اولادِ آدم میں آپ کے وجود مسعود کا ظہور

لباس بشیریت میں ہوا۔ بشریت آپ کا لباس تھا نہ آپ کی حقیقت۔ عربی لغت کے اعتبار سے بشر کا معنی ظاہری صورت ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری کی حدیث کے ایک جملہ سے اس مسئلہ پر استدلال فرمایا :

..... حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض

عليه الماء ثلث مران۔<sup>۱۷</sup>

علامہ عینی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لکھتے ہیں :

ای ظاہر جلد الانسان<sup>۱۸</sup>

بشرہ یعنی ظاہری جلد پر پانی بہانا غسل میں کافی ہے جس طرح ظاہر جلد سے آدمی کو بشرہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح بشر سے مراد ظاہری صورت ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اسی وجہ سے آیت مبارکہ :

قُلْ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ<sup>۱۹</sup>

کے ترجمہ میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔

(ترجمہ) تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں<sup>۲۰</sup>

<sup>۱۷</sup>۔ بخاری جلد اول ص : ۴۱۱ فوائد ثبوت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

<sup>۱۸</sup>۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔

مخلوقات میں حضور سید عالم بنی معظم رسول مكرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات بے مثل و بے نظیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور بے مثلیت پر اُمت کا اجماع ہے۔ بعض نادان براہِ جہالت اور بعض علماء براہِ حد و عناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام انسانوں جیسا انسان کہتے ہیں۔ ایسا عقیدہ تو بین رسالت پر مبنی ہے اور کفر ہے۔ بظاہر جن آیات اور احادیث میں خود انبیاء کرام اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی مثلیت کے کلمات ملتے ہیں۔ ان میں انبیاء کرام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم نے براہِ واضح ایسا فرمایا ورنہ آیات و احادیث کا کثیر ذخیرہ اس امر کے ثبوت کے لیے موجود ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت کی چند احادیث کو یکجا جمع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صرف بخاری شریف کی نصف اول کی ہیں۔ آپ بھی ان احادیث طیبہ کو پڑھیں اور اپنے محبوب نبی کی عظمت کے جلوے ملاحظہ کریں۔

قال لست کمہیتکم انی اظل اطعم واسقی ۲۱

قال لست کا حد منکم ۲۲

قال لست کا حد کُم ۲۵

قال انی لست مثلكم انی اطعم واسقی ۲۶

قال انی لست کہیتکم انی ابیت لی مطعم

یطعمنی وساق یتقینی - ۲۷

قال انی لست کہیتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی ۲۸

قال لست کہیتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی

وساق ویسقینی - ۲۹

قال وایاکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی

ویسقینی - ۳۰

ان مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سید و سرور کونین  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہاری مانند نہیں نہ تم میں سے کوئی میری مثل ہو سکتا ہے،  
میری ذات بے مثل ہے اس کی نظیر ممکن نہیں۔

۱۔ دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں کا خالق مولیٰ عزوجل ہے۔ وہی  
مالک حقیقی ہے۔ اسی نے اپنے محبوب و مکرم نبی معظم، مالک جمیع نعم،  
قاسم جمیع رحمت، مالک رقاب امم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی تمام  
نعمتوں، برکتوں کا خازن اور قاسم بنا دیا۔ اب جہاں میں جس کو ملا، جب

۲۶۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۲۷ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۲۸ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳

۲۹۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۲ ۳۰ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳



مِلّا یا مِلّے، جتنا مِلّا یا مِلّے، جو مِلّا یا مِلّے سب حضور کی عطا سے ہے۔  
 حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی وسعت علمی اور حفظ  
 حدیث کے جلوے دیکھئے کہ صرف بخاری نصف اول سے اس مضمون  
 کی متعدد احادیث یکجا جمع فرما دیں۔ اس میں عام آدمی بلکہ طلباء و علما  
 کے لیے کتنی سہولت پیدا فرمادی۔

قال رسول الله صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ انما انا قاسم وخازن  
 والله يعطى . ۳۱

فانى انما جعلت قاسما اقم بينكم . ۳۲

فانما انا قاسم . ۳۳

والله المعطى وانا العاسم . ۳۴

بعثت قاسما اقم بينكم . ۳۵

انما انا قاسم اضع حيث امرت . ۳۶

متذکرہ احادیث طیبہ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد  
 فرماتے ہیں کہ رب کی نعمتوں کا میں خازن ہوں اور انہیں تقسیم کرتا  
 ہوں۔ تمام نعمتوں کی تقسیم میرے ہاتھوں ہوتی ہے۔ گویا اس جہاں  
 میں، قیامت و خسر و حساب و کتاب میں اور جنت میں جو نعمتیں کسی  
 کو ملی یا ملیں گی سب حضور کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں۔ دُنیا والے

سب ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست عطا کے دست نگر ہیں ۔

حضور پر نور ، نور الانوار ، نور رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت آپ کے بمنزلہ لباس کے ہے۔ نورانیت اور بشریت دو متضاد حقیقتیں نہیں کہ ایک ذات میں ان کا جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ بارہا ایسا ہوا کہ رب کی نورانی مخلوق ، فرشتے انسانی لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ ان کا انسانی صوت میں ظہور کرنا ان کی نورانیت کے منافی نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے چند احادیث یکجا جمع کر دی ہیں جن میں فرشتوں کا انسانی لباس میں ظہور ہونا بتایا گیا ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نور ہوتے ہوئے انسانی صوت میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اس سے ان کی نورانیت کی نفی نہیں ہوتی۔ اسی طرح سرکار ابد قرار سید الانوار علیہ تسبیحۃ الغفار کی بشری صوت آپ کی نورانیت کی نفی نہیں کرتی۔

عن سعد ابن ابی وقاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ومعه رجلا یقاتلان عنہ علیہما یتاب بیض کا شد القتال مارا یتہما قبل ولا بعد ۔  
۱۲۷

عن یحییٰ ان یزید بن الہاد اخبرہ انہ کان معہ یوم حدثہ معاذ هذا الحدیث فقال یزید <sup>حال</sup> معاذ ان

السائل هو جبرئیل . ۲۲ھ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر هذا  
جبرئیل اخذ براس فرسه علیہ اداة الحرب ۳۳ھ  
اتانی رجلان فقعد احدهما عند راسی والاخر

عند رجلی ..... ۳۴ھ

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يا عائشة هذا جبرئیل یقرار عليك السلام .... ۳۵ھ  
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رايت اللیلة  
رجلین اتیانی ..... ۳۶ھ

عن سعد قال رايت بشمال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم وعینیہ رجلین علیہما ثياب بیض یوم  
احد - ۳۷ھ

متذکرہ بالا احادیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت  
میکائیل علیہ السلام انسانی صورت میں نمودار ہوئے اور دیکھنے والوں نے  
انہیں انسانی لباس میں دیکھا۔ بلکہ بعض احادیث میں فرشتوں کی وہ صفات  
بیان ہوئیں جو انسانی صفات ہیں مثلاً

۲۲ھ بخاری جلد دوم ص: ۵۶۹ ۳۳ھ بخاری جلد دوم ص: ۵۷۰

۲۳ھ بخاری جلد دوم ص: ۸۵۴، ۸۵۵ ۳۵ھ بخاری جلد دوم ص: ۹۲۳

۳۶ھ بخاری جلد دوم ص: ۹۰۰ ۳۷ھ بخاری جلد دوم ص: ۸۶۶

فَنُودِيتْ فَتَنْظَرَتْ اِمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ  
شِمَالِي فَازَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْاَرْضِ ..... ۳۸ھ

سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَزَفَعْتُ بِصُرِي  
اِلَى السَّمَاءِ فَازَالَمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدًا عَلَى  
الْكُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۳۹ھ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ان احادیث مبارکہ  
کو جمع فرمایا کہ اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرشتہ کا انسانی  
شکل میں ظاہر ہونا، کرسی پر بیٹھنا، دائیں بائیں کھڑا ہونا، سر ہانے  
اور بائیں طرف کھڑا ہونا، اگرچہ انسانی افعال اور صفات ہیں۔ اس کے  
باوجود اس سے فرشتہ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال  
ہمارے پیارے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت اور بشریت  
کا ہے دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔ ان میں تضاد نہیں۔

گذشتہ صفحات میں استغانت بالغیر کے بارے میں احادیث طیبہ  
سے وضاحت گزر چکی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ  
نے دیگر چند احادیث کی طرف اشارہ فرمایا۔ ملاحظہ ہوں۔

فَمَنْ جَعَلَ اللَّهَ اخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ  
وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلَفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُ



فان كلنه ما يغلبه فليعنه عليه۔ ۴۰

اگر تمہارا کوئی بھائی تمہارے ماتحت کر دیا جائے (تمہارا غلام بن جائے) تو اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام کرنے کو نہ کہو۔ اگر ایسا ہو تو اس معاملہ میں اس کی اعانت کرو۔

۴۱ و ان هذا المال حلوة من اخذه بحقه ووضعه

في حقه فنعيم المعونة هو ..... ۴۱

یہ دنیا کا مال دنیا کی شیریں نعمتوں سے ہے جس نے اسے حق سے لیا اور حق میں صرف کیا تو اس کے لیے بہترین اعانت ہے۔

امام بخاری نے ایک باب کا عنوان یوں قائم فرمایا۔

اعن اخاك ظالما او مظلوما ۴۲

اعانت کرو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

ایک اور باب کا عنوان یوں ہے۔

باب استعانة المكاتب واسواله الناس ۴۳

مکاتب غلام کا لوگوں سے اعانت طلب کرنا۔

معین حقیقی اگرچہ رب قدیر ہے مگر اس کے بندوں سے

استعانت کرنا اگر شرک ہوتا تو احادیث میں اس کی اجازت نہ

۴۰ : بخاری جلد دوم ص : ۸۹۳ ۴۱ : بخاری جلد دوم ص : ۹۵۱

۴۲ : بخاری جلد اول ص : ۳۳۰ ۴۳ : بخاری جلد اول ص : ۳۸۳

دی جاتی ۔

ہے اولیاء اللہ سے استعانت و حقیقت اللہ ربِّ قدیر سے استعانت ہے ۔ اولیاء اللہ منظر قدرت الہی ہوتے ہیں ۔ ربِّ قدیر کے فیصلوں کا ظہور انہی حوادثِ قدسیہ سے ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کے افعال و حقیقت افعال الہیہ کا پرتو ہوتے ہیں ۔ اس مسئلہ پر حدیث سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اچھوتے انداز سے استدلال فرماتے ہیں ۔ بخاری شریف کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یوں ہے ۔

..... فقلت لا اخرج الليلة حتى اعلم  
اقتلته فلما صاح الديك قام الناعی على السور فقال النبی  
ابارفع تاجر اهل الحجاز فاذهبت الى اصحابی فقلت  
النجاء فقد قتل الله ابارفع ..... ۴۴

اس کی مثل دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں ۔

..... فقلته شئ قلت لابی عامر قتل الله  
صاحبك ..... ۴۵

خیبر کے یہودی ابورافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کیلئے  
حضورِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
کی ایک جماعت روانہ کی ۔ حضرت عبد اللہ بن غنیک رضی اللہ عنہ  
کو اس جماعت کا امیر مقرر کیا ۔ ابورافع یہودی حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو ایذا دینے میں اور اسلام کے خلاف مشرکین و منافقین کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قلعہ میں داخل ہو کر رات کی تاریکی میں اسے قتل کر دیا۔ صبح کے وقت اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع بیہوشی کو قتل کر دیا ہے۔

اس معرکہ میں حضرت عبداللہ بن عتیک کی پندلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے مالک شفاء دافع بلا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کیا وہ ہڈی ایسی تندرست ہو گئی گویا تکلیف تھی ہی نہیں اس حدیث کے جملہ قتل اللہ ابورافع سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے یوں استدلال فرمایا۔

قتل عبداللہ بن عتیک ابورافع ثم نسب فعله  
الى الله. ۴۵

دوسرے مقام پر اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی۔  
اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عز وجل  
فلا ستعانة من الولي منسوب الى الله عز وجل  
فاعطاء النبي والولي هو اعطاء الله عز وجل فتدبر. ۴۶  
کسی ولی کا فعل جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا  
جائز ہے تو ولی اللہ سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے استعانت  
ہے۔ کسی نبی یا ولی کا عطیہ حقیقت میں اللہ عز وجل کی عطا ہے۔

۴۵ فائدہ مدنیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فائدہ مدنیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس کا انکار جہالت یا عناد ہے۔ کسی صاحبِ علم کے لیے اس سے انکار ممکن نہیں۔

وَمَا بَى، دیوبندی، نجدی اور ان کے ہم نوا، اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ہیں، تبرکات کے قائل نہیں۔ آیت کریمہ:

وَمَا أَهْلُ بِهِ بِغَيْرِ اللَّهِ الْآيَةُ

ترجمہ: اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، حرام ہے۔

میں تحریف کر کے ہر اس شے کو حرام قرار دیتے ہیں جس پر کسی وقت بطور تبرک، کسی ولی اللہ یا بنی کا نام لیا جائے۔ اسی تحریف کی بنا پر ان کے نزدیک وہ اشیاء بھی حرام ہو جاتی ہیں جنہیں بطور تبرک، کسی ولی سے منسوب کر دیا جائے، یا کسی ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اس پر فاتحہ شریف پڑھ لی جائے، حالانکہ یہ سب خود ساختہ مذہب ہے شریعتِ مطہرہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے کثیر دلائل سے ابنِ تیمیہ کا یہ دھرم باطل ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ احادیث سے یوں استدلال فرماتے۔

وَضَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَسَائِهِ

بالبقرہ ۴۷



مُحْشٰی بخاری نے لکھا :

وَيَنْبَغِي لِلْأَمَةِ أَنْ يَذَّابَحُوا كَبِشِينَ أَحَدَهُمَا  
لِنَفْسِهِ وَالْآخَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۸  
قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتَ لَبِيبٌ أَهْلَالُكَ ۴۹  
أَنْ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ۵۰

حَضُوْ پر نور شائع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جانور اپنی ازواجِ  
مطہرات کی طرف سے ذبح فرمائے۔ ذبح تو اللہ جل شانہ کے نام  
کے نام پر ہوئے مگر ان کی نسبت ازواجِ مطہرات کی طرف  
ہوئی۔ ازواجِ مطہرات اور اولیاء اللہ کے نام منسوب جانور اگر  
اللہ کے نام پر ذبح ہو تو اس کا گوشت حلال اور طیب ہے۔

حَضُوْ نبی رحمت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو جانوروں  
کی قربانی فرماتے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری اُمت کے  
ناداروں کی طرف سے ہوتی۔ اُمت کے بے نواؤں کے نام منسوب  
جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال ہے۔ خود شارع  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اسی لیے علماء نے  
فرمایا کہ اُمت کے مالدار جب قربانی کریں اور اگر استطاعت پائیں تو  
غریبوں کے غم خوار حَضُو سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے

۴۸ : بخاری جلد دوم ص : ۸۳۳ حاشیہ ۱۲ ۴۹ : بخاری جلد دوم ص : ۶۲۳

۵۰ : بخاری جلد اول ص : ۲۳۹ و نسخہ جلد دوم ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲  
ص سے ایک جانور قربان کریں۔ یہ جانور اگرچہ اللہ کے نام پر ذبح ہوگا مگر حضور سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

کے باوجود حلال و طیب رہے گا۔

اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ زمین اللہ اور رسول کی ملک ہے۔ زمین کا رسول اللہ کی ملک ہونے سے اس سے استفادہ جائز ہے۔ زمین کا غیر اللہ کی طرف منسوب ہو جانے کے باوجود اس سے استفادہ سے مانع نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام اشیاء جو حلال و طیب ہیں ان سے استفادہ منع ہو۔ غیر اللہ کی منسوب ہونے سے وہ حرام نہیں ہو جاتیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے۔ ہاں وہ جانور حرام ہو گا جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اگر ”بوقت ذبح“ کی شرط ملحوظ نہ ہے تو عقیقہ، قربانی اور نذر کے تمام جانوروں کا گوشت حرام ہو جائے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث سے اس کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار ابد قرار سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ نبوت سے برآمد ہوئے۔ راستہ میں شخنین کہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ دریافت فرمایا، کیسے آنا ہوا۔ عرض کی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے ہیں۔ قاسم خزائن صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ بینوں ایک انصاری حضرت ابوالہشیم مالک بن النہان رضی اللہ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے۔ انصاری گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ نے ان مقدس مہمانوں کو گھر میں ٹھہرایا۔ انصاری گھر آئے

بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پھلوں سے تواضع فرمائی۔ ان مبارک مہمانوں کی ضیافت کے لیے ایک جانور ذبح کرنا چاہا تو سرکار مالک و مختار نے ارشاد فرمایا کہ دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا۔ اس انصاری نے ایک جانور ان مبارک مہمانوں کے لیے ذبح کیا۔

فَذَبِیحْ لَهُمْ فَاكُلُوا مِنْ الشَّاةِ وَمِنْ ذَٰلِكَ الْعَذَقِ

وَشَرِبُوا۔ اے

صحابیہ صحابہ سے حصہ بہد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے بکری ذبح کی۔ ان حضرات نے اس بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ پھل کھائے اور ٹھنڈا میٹھا پانی نوش فرمایا۔

صحابی انصاری کا جانور کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شخین کرمین کے لیے جانور ذبح کرنا جب جائز ہے تو اولیاء اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اسی فعل صحابی سے جائز ہوگا۔

اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے بلکہ ہوتا رہے گا کہ معزز مہمان کی ضیافت کے لیے جانور ذبح ہو۔ ایسا کرنا جائز، حلال اور طیب ہے اگرچہ یہ جانور مہمان کے نام منسوب ہوا مگر اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال رہا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیزہ مذکورہ حدیث کے فوائد

میں مسئلہ کے استنباط میں لکھتے ہیں۔

فَذَجَّ لَهُمْ إِيَّايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبَى بَعْرًا وَعَمَرَ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۝ ۵۳

۵۳۔ حضور پُر نور باعث ہو کر نور و شافعِ یوم النور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
اپنی اُمت کے ہر فرد بلکہ جملہ عالم کے ہر ذرہ کے ہر احوال سے واقف  
ہیں۔ ہر خفی سے خفی شے آپ پر ظاہر ہے۔ بروز قیامت اپنی اُمت  
کی تعمیل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفات میں ”شاہد“  
اور ”شہید“ کے اوصاف کا ذکر فرمایا۔

ارشادِ ربانی ہے:

أَنَا أَرْسَلْتُكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ آيَةُ ۵۴

وَجُنَابِكَ عَلَى هَوْلٍ شَهِيدًا ۝ آيَةُ ۵۴

شاہد اور شہید کا مادہ اشتقاق شہود اور شہادت ہے۔ یعنی  
حاضر ہونا اور گواہی دینا۔ دونوں صووتوں میں حضور لامع نور صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ذرہ اور ہر فرد کے قریب ہیں۔ اس کے احوال سے  
واقف و عالم ہیں اور آپ کی گواہی افعال اور احوال پر اطلاع کے بعد  
ہی ہوگی۔ اس کی تائید

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۝ آيَةُ ۵۵

۵۵۔ فوائدِ حدیثہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ۵۴۔ سورۃ الفتح ۸:

۵۴۔ سورۃ النساء: ۳۱ ۵۵۔ سورۃ الاحزاب: ۶۱



سے ہوتی ہے۔ حاضر و ناظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفتِ کریمہ کا بیان حدیث میں متعدد مقام پر آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بعض احادیث اپنے فوائد میں جمع فرمائیں۔ ان میں چند احادیث آپ بھی پڑھیں اور حضور سید و سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کی صفتِ کریمہ کے جلوے دیکھیں۔

ان عبد اللہ بن کعب قال اخبرني من شهد مع

النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ..... ۵۶

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شہد ای حضر - ۵۷

قال عروة يا ام المؤمنين الا تسمعين ما يقول

ابو عبد الرحمن ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمد  
فقلت ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم الا وهو شاهده ۵۸

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شاهد ای حاضر - ۵۹

اسی طرح درج ذیل احادیث میں شاہد بمعنی حاضر ہے، ان احادیث کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنے فوائد میں جمع فرمایا ہے،

قال هشام قلت يا ابا حمزة و انت شاهد ذاك

۵۶ : بخاری جلد دوم ص : ۶۰۵ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

۵۸ : بخاری جلد دوم ص : ۶۱ : ۵۹ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال و امين اغيبك عنه ۶۱

الا ليبلغ الشاهد الغالب ۶۲

قال حدثني ابي قال سئل اسامة و انا شاهد

عن سير النبي صلى الله عليه وسلم في حجة ۶۳

فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قضى فيك

و في امراتك قال فتلاعنا و انا شاهد عند رسول الله

صلى الله عليه وسلم ففارقها ..... ۶۴

و ان كان شاهدا اعطاه اياها و ان كان غائبا

خبأها له. ۶۵

عن ابن ابي نعم قال كنت شاهدا لابن عمر و

سأله رجل عن دم البعوض ..... ۶۶

سائق و شهيد المالكين كاتب و شهيد شهيد شاهد

بالقلب ۶۷

اسی طرح شہد بمعنی حضر سے جو افعال بنتے ہیں ان میں سے

حاضر اور موجود کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے حدیث بخاری کا آخری جملہ

فانہ لم يشهد كع بمعنی لم يحضر کم ہے۔ ۶۸

۶۱: بخاری جلد دوم ص: ۶۲۲، ۶۲۱ ۶۲: بخاری جلد دوم ص: ۶۳۳ ۶۳: بخاری جلد دوم ص: ۶۳۳

۶۴: بخاری جلد دوم ص: ۶۹۵، ۷۰۰ ۶۵: بخاری جلد دوم ص: ۸۱۱ ۶۶: بخاری جلد دوم ص: ۸۸۶

۶۷: بخاری جلد دوم ص: ۱۸، ۱۷ ۶۸: بخاری جلد دوم ص: ۱۰۱۰

مذکورہ احادیث طیبہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے صرف بخاری جلد دوم سے جمع فرمائی ہیں جن میں واضح طور پر شاہد اور شہید بمعنی حاضر کے موجود ہے۔ اس طرح کثیر احادیث سے آپ نے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر و ناظر پر استدلال فرمایا۔ یہ تقلید شخصی اور کسی امام مجتہد کی تقلید کے وجوب پر گزشتہ صفحات میں بحث گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے احادیث صحیحہ سے دور صحابہ، تابعین وغیرہ میں تقلید شخصی کا ثبوت دیا۔ اسی سلسلہ میں بخاری شریف کی حدیث

عن ایوب عن محمد قال كنت في حلقة فيها عبد الرحمن بن ابی یعلی وکان اصحابه یعظمونه الخ ۶۸ کے ضمن میں تحریر فرمایا

وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه ۶۹

یعنی جس طرح حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ کی تقلید فرماتے تھے اور حضرت عبد الرحمن کے متبعین ان کی تعظیم فرماتے تھے۔ اسی طرح احناف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں اور حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الائمہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے میں حق بجانب ہیں۔

۷ خارجی اور رافضی اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی شانِ اقدس میں جو لغویات اور خرافات بکھتے ہیں ان کے بیان سے جی کانپ اٹھتا ہے۔ ان کی ہمنوائی میں سجدی و ہابی اُم المؤمنین پر منافقین کی طرف سے لگنے والے بہتان پر یوں بغلیں جھانکتے ہیں کہ حضو عالم ماکان و ما یكون کو اُم المؤمنین رضی اللہ عنہما کی عفت و عصمت کی خبر نہ تھی۔ استغفر اللہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کی برأت، عفت اور عصمت کے بارے میں اور سرکار واقف اسرار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم متعلقہ برأت اُم المؤمنین کے بارے میں متعدد مقام پر احادیث طیبہ سے استدلال فرمایا اور اپنے فوائد میں اس طرف جا بجا اشارے فرمائے۔ ایک موقع پر آیت کریمہ

هَن لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهِنَّ

کی تفسیر پڑھاتے ہوئے بخاری شریف کے فوائد حدیثیہ میں خلاف معمول اُردو میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔

”اقول : مولے عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے۔ بیشک محبوب خدا عزوجل کا لباس نجاست سے پاک اور صاف ہے۔“

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ سبق



پڑھانے سے پہلے کتب احادیث اور ان کی شروع کا مطالعہ بغور فرماتے، یہاں تک کہ کتب حدیث کے حواشی پر جن شروع کا حوالہ دیا جاتا آپ اصل کتب سے حواشی کا مقابلہ کر لیتے۔ تحقیق کا یہ معیار بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حواشی میں جہاں کہیں شرح کی اصل عبارت سے اختلاف ہوتا آپ اس کو واضح فرما دیتے۔ اس سلسلہ میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۹ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ

کی روایت سے حدیث کے جملہ

فان شئت ان ناذن له فاذن له

پر علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں شرح کرتے ہوئے لکھا۔

له ان يتصرف في مال كل من الامة بغیر حضوره

و بغیر رضاه۔ ۷۷

(حضور سید عالم مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے امت کے ہر فرد کے مال میں اس کی عدم موجودگی میں اور اس کی رضا کے بغیر تصرف فرمائیں۔)

مگر محشی نے مذکورہ عبارت ترک کر دی شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جلوے اسے ناپسند ہیں۔ جہاں کہیں کوئی نفی یا عیب (لغو باللہ) کی کوئی روایت ملے اسے بہ تکلف نقل کر دیتا ہے۔ ۷۸

۷۷ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱ ص ۱۹۸ ۷۸ فوائد حدیثیہ اربعین للامام محمد الزمان قادری لاہور تلمیذ حضرت شیخ الحدیث

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کی روایت میں

من سره ان يبسط له رزقه او ينسأ في اثره  
فليصل رحمه -

کی شرح میں علامہ بدرالدین محمود عینی نے ایک حدیث نقل فرمائی۔  
روى عن حديث عبد الرحمن بن سمره ان رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم قال اني رايت البارحة عجبا رايت رجلا  
من امتي اتاه ملك الموت عليه السلام ليقبض روحه فخبأ  
بر والده فردد ملك الموت عنه - ۲۴۳

(حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل رات میں نے ایک  
عجوبہ دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت  
ملک الموت اس کی جان قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی حالت  
میں اُمتی کے باپ کی ایک نیکی سامنے آئی جس نے ملک الموت کو  
روح قبض کرنے نہ دی۔ اسی طرح ملک الموت واپس چلے گئے۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا روایت  
میں چونکہ ولی اللہ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور محشی بخاری  
کو اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر یہ روایت پسند نہیں اس لیے اس

روایت کو حاشیہ سے حذف کر دیا۔ ۷۵  
صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۶۰ باب الذبح بغیر اللہ کی شرح میں علامہ  
نووی فرماتے ہیں۔

و اما الذبح بغیر اللہ فالمراد به ان یذبح باسم  
غیر اللہ قالے کن ذبح للنضم او الصلیب او لموسیٰ او لہی  
صلی اللہ علیہما او للکعبۃ ونحو ذلك فکل هذا حرام الا  
غیر اللہ کے نام پر ذبح سے مراد یہ ہے کہ کوئی جانور اللہ تعالیٰ  
کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے ذبح کیا جائے، مثلاً بت یا صلیب  
یا موسیٰ یا عیسیٰ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) یا کعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا  
جائے۔ یہ ذبیحہ حرام ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دیوبندی نجدی  
وغیرہ علامہ نووی کی ادھوری عبارت

ذکر الشیخ ابراہیم المروزی من اصحابنا ان ما  
یذبح عند استقبال السلطان تقرباً الیہ اختی اہل بخارا  
تبحرہ لانہ مما اہل بہ بغیر اللہ قالے۔ ۷۶

(شیخ ابراہیم مروزی شافعی نے ذکر کیا کہ سلطان کے استقبال  
پر اس کی خوشنودی کی خاطر جو جانور ذبح کیا جائے اس کے بارے میں  
اہل بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ حرام ہے، کیونکہ وہ ما اہل بہ

بغیر اللہ میں سے ہے۔)

پیش کر کے دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے ہوئے جانوروں کو حرام کہتے ہیں، حالانکہ علامہ نووی نے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں یہ علمی بددیانتی ہے جو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔  
علامہ نووی فرماتے ہیں۔

قال الرافعي هذا انما يذبحونه استبشارا بقدمه  
فهو كذبح الحقيقة لولادة المولود و مثل هذا لا يوجب  
التكريم والله اعلم۔

امام رافعی فرماتے ہیں کہ سلطان کے آنے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف اس کے آنے کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش کی خوشی میں عقیقہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اس طرح کی خوشی جانور کو کس طرح حرام کر دے گی؟ ۷۹

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۴۲ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث کے جملہ

لشع لعلك ان تخلف حتى يستفك بك اقوام  
و يضرك بك اخرون الخ

اشارہ ہے کہ تیری عمر لمبی ہو جس سے بعض قوموں کو فائدہ اور

۷۹: نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۶۱ ۷۹: فوائد حدیثیہ از سیامی مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور



نفع پہنچے اور بعض قومیں نقصان پائیں۔  
 میں لفظ "لعل" (شاید) پر علامہ عینی نے لکھا۔

كلمة لعل معناها للتعجب الا اذا وردت عن الله

او رسوله او اوليائه فان معناها التحقيق - ۸۱

"لعل" کا کلمہ اُمید کے لیے ہے (شک) مگر جب اللہ

یا رسول یا اولیاء اللہ کے کلام میں آئے تو اس وقت تحقیق مراد ہوتی  
 ہے (نہ کہ شک) مگر محشی بخاری نے عینی کی عبارت سے "اولیاءہ"  
 حذف کر دیا۔ ۸۲

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی تحقیق اور محبت کی نظر نے یہ  
 گوارا نہ فرمایا۔ دورانِ تدریس آپ محشی بخاری کی اس خیانت کو خوب  
 فرماتے۔ ۸۳

۸۰: بخاری کے علاوہ یہی حدیث مسلم، جلد ثانی ص: ۱۴ اور ترمذی میں موجود ہے۔

۸۱: عینی شرح بخاری جلد ۷ ص: ۹۰، ۸۲: دیکھو بخاری جلد اول ص: ۱۶۳، حاشیہ: ۶

۸۳: فوائد حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

# صحیح بخاری شریف

جلد اول

مطبوعہ نور محمد صالح المطابع دہلی

## العلوم الغيبية وغيرها

والشهادة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 بايمانه باطناً - ص : ٦١ - انظر ص ١٢٤ - ايضاً  
 لا تسالوني عن شئ الا اخبرتكم مادمت في مقامى هذا  
 و اكثر ان يقول سلوني - ص : ٤٤  
 انما بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر  
 الى غروب الشمس - ص : ٤٩

لم يكن نومهم نوم غفلة مودية الى الحدث بل نوم تنبه  
 وتيقظ و انتباه وانتظار للوحى فلا جرم كان القلب متوجهاً  
 الى الملكوت الاعلى والعين نائمة عن الالتفات الى الخلق <sup>١١٩</sup> ص : ١٢٤  
 فان هذا الحى من الانصار يقلون ويكثر الناس - ص : ١٢٤  
 ( الاخبار عن الغيبات )

مفتاح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله - قال العيني ذكر هذا  
 العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدون انهم يعرفون من  
 الغيب هذه الخمس - ص : ١٣١ ، حاشية : ١٢ : ١٢٤

يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم - ص : ١٣٢  
( فيه الذاء لجميع الامة بيا - فيه خصوصية العلوم )

فيقول يا محمد - ص : ١٨٨

مفتاح الغيب خمس - ص : ١٣١

وعنده مفاتيح الغيب والمعنى انه الموصل الى المفيات

قطلا في - ص : ٢١٣

ولا يعلم احد ما يكون في الارحام اذ كرام انتى، شقى

ام سعيد الا حين امراه الملك بذلك - ص : ٢١٣

وما يدرى احد متى يجي المطر زاد الاسماعيلى

الا الله — اى الا عند امر الله به فانه يعلم حينئذ - قطلا في ص : ٢١٣

اطلعت في الجنة والنار - ص : ٣٩٠

انى رايت الجنة - ص : ١٣٣

ظاهره من روية العين كشف الله تعالى الحجب التى

بينه وبين الجنة وطوى المسافة التى بينهما حتى امكنه ان

يتناول منها عنقوداً — ومن العلماء من حمل

هذا على ان الجنة مثلث له في الحائط كما ترى — الصورة

في المرأة فواى جميع ما فيها ..... ومنهم من تاول

الروية هنا بالعلم وقد ابعد لعدم المانع من الاخذ بالحقيقة -

( عيني ج : ٣ ، ص : ٣٩٢ )

ورأيت النار - ص : ٣٣

او انا نهدي بعد العى فقلوبنا - به موقنا ان ما قال  
واقع - اى من المغيبات - قنطلاني - ص : ١٥٥

لقد رأيت فى مقامى هذا كل شى وعدته حتى لقد  
رأيت اريد ان آخذ قطفا من الجنة - ص : ١٦١

فما زالت الملكة تظله باجنحتها حتى رفعتموه - ص : ١٦٦  
اخذ الراية فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها  
عبد الله بن رواحة فاصيب - ص : ١٦٦ - ص ٢٧٩

والله انى لاراه مومنا ..... انى لا عصى الوجل وغيره  
احب الى منه خشية ان يكب فى النار على وجهه - ص : ٢٠٠

باب لا يقول فلان شهيد ..... اما انه من اهل النار <sup>٢٠٧</sup>

انك لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة - ص : ٥١٠

(لعل) من الله ورسوله تحقيق - ع مجمع حاشية ٦ ص : ١٥٥، ١٥٥، ١٥٥

لعل الله ان يبارك لهما فى ليلتهما - ص : ١٤٣

انى والله لا نظر الى حوضى آلان - ص : ١٤٩، ٥٠٨

وانى اعطيت مفاتيح خزائن الارض

عسى الله يرفعك - ص : ٣٨٣

لعل الله ان يرفعك - ص : ٣٨٣

انى لارجو ان تكون منهم - ص : ٣٩٥



فاني ارجو ان يوذن لي - ص : ٣٠٨  
 فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان لارجو ان  
 تكون منهم - ص : ٢٩٨

سل عما بدالك - ص : ١٥  
 ان اتقاكم و اعلمكم بالله انا - ص : ٤  
 جاءه اعرابي فقال متى الساعة ..... قال اذا  
 ضيعت الا امانة فانظر الساعة - ص : ١٣  
 و انما انا قاسم والله يعطى الحديث - ص : ١٤ ، ١٠٨٤  
 سلوني عما شئتم - ص : ١٩  
 ثم اكثر ان يقول سلوني - ص : ٢٠  
 ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد  
 ولكن يقبض العلم بقبض العلماء - ص : ٢٠ ، ١٠٨٦  
 ليبلغ الشاهد الغائب - ص : ٢١

٣٥٤  
 ان كان شاهدا اعطاها آياه وان كان غابا خبأه  
 من راني في المنام فقد راني فان الشيطان لا يتمثل في

صورتى - ص : ٢١

فان رأس مآته سنة منها لا يبقى من هو على ظهر

الارض احد - ص : ٢٢ ، ٨٠

عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله  
صلى الله تعالى عليك وسلم انى اسمع منك حديثا كثيرا انساه  
قال ابسط رداك فبسطته فخرق بيديه ثم قال ضع فضمته فما  
نسيت شيئا بعد - ص : ٢٢ ، ٢٤٣ ، ٥١٥ ، ١٠٩٣

باب ما فى الاحرام ..... اذكار انثى شق

ام سعيد فما الوزق وما الاجل - ص : ٢٦

عن ابن مسعود يرفعه ان النطفة اذا استقرت فى  
الرحم اخذها الملك بكفه قال اى رب اذكركم انثى ما الامر  
باى ارض تموت فيقال له انطلق الى ام الكتاب فانك تجد  
قصة هذه النطفة فينطلق فيجد صفحتها فى ام الكتاب

( عيني ج : ٢ ، ص : ١٢٣ )

فانى اريتكن اكثر اهل النار - ص : ٢٣

حديث الاسراء - الاطلاع على اهل الجنة واهل النار<sup>٥٠</sup>

سمع صريف الاقلام - ص : ٥٠

ظهرت لمستوى - قلت اذا كان اللام بمعنى الى

يكون المعنى اتى اقامت مقاما بلغت فيه من رفعة المحل الى

حيث اطلعت على الكوائن وظهر لي ما يراد في امر الله تعالى  
وتدبيره في خلقه - عيني - ج : ٢ ، ص : ٢٠٥

ويح عمار تقتله الفئة الباغية - ص : ٦٣١

قال على الخشوع في القلب وقيل هو جميع الهمة

لها والاعراض عما سواها - عيني - ج : ٣١ ، ص : ١٦

والصواب انه على ظاهره وانه ابصار حقيقي خرقاً

للعادة خاص بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن مجاهد انه

كان في جميع احواله - حاشية : ٦

كان عمر يعلم الباب - السؤال مع العلم - ص : ٤٥ ، ج : ٥

فوالله اني لاراءكم من بعدى - قال الداودي يعني

من بعد وفاتي . ان اعمال الامة تفرض ولا يلزم

كتب في الذكر كل شيء - ص : ٢٥٣

اي قدر كل الكائنات في الذكر اي في محله وهو

اللوح المحفوظ - حاشية : ٨ ، ص : ٢٥٣

قام فسينا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا

عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار

منازلهم - ص : ٢٥٢

ودل ذلك على انه اخبر باحوال جميع المخلوقات منذ  
ابتدأت الى ان تفنى الى تبعث وهذا من خوارق العادات  
قسطلاني ج ٥١، ص : ٢٠١ .

فرفع لي البيت المعمور - ص : ٣٥٦

اي كشف لي وقرب مني ..... وكأنه اراد ان البيت  
المعمور ظهر له كل الظهور وكذلك سدرة المنتهى استبنت  
له كل الاستبانة حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ  
المترب اليه وفي معناه رفع لي بيت المقدس - عيني ج ٤١، ص : ٢٣١  
قال لابي ذريحين غربت الشمس أتدري اين تذهب  
قلت الله ورسوله - ص : ٣٥٣

فتقرها في اذان الكهان - ص : ٣٦٣

فاذا جاء زوجك اقرى عليه السلام وقولي له

يغير عتبة بابه - ص : ٣٤٣

عرضت على الامم الخ - ص : ٣٨٣

فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدري محمد الا ما كتبت

له - الخ - ص : ٥١١

رايت في رويائي اني هزرت سيفاً فانقطع صدره فاذا

هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد - ص : ٥١١



هلاك أمتي على يدي غلّة من قریش ..... قال  
 أبوهريرة ان شئت ان اسميهم بنى فلان و بنى فلان - ص: ٥٠٩  
 عن حذيفة قال تعلم اصحابي الخير و تعلمت الشر - ص: ٥٠٩  
 لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً  
 من ثلثين كلمة يزعم انه رسول الله - ص: ٥٠٩  
 ماذا انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتن - ص: ٥٠٩  
 ما خير رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين  
 امرين الا اخذ اميرهما ماله يكن اشما - ص: ٥٠٣  
 قوله بين امرين اى من امور الدنيا يدل عليه قوله  
 ما لم يكن اشما - فاشيه : ٦  
 فوالله انى لاراه مومنا - ص: ٩  
 والله انى لارجوله الخير - ص: ١٦٦  
 هذا دليل صريح على العالم - فتدبر  
 اطلاع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم على ما فى  
 القلوب من الجزع والفرع والغنى والخير - ص: ١٢٦ ، ٣٢٥ جلد ثانى ص ١١٢٥  
 واتينا النساء ولبسنا الثياب - ص: ٢١٣  
 المراد غير المتكلم ..... انما حكى ذلك عن الصحابة

رضى الله تعالى عنهم - ح : ١٣ .

حرمه الله يوم خلق السموات والارض وهو حرام  
بجرمة الله الى يوم القيامة - ص : ٢٣٤

اي من اول يوم الى آخر يوم الدنيا حرام  
الاجارة الى نصف النهار — الاجارة الى صلاة العصر  
الاجارة من العصر الى الليل - ص : ٣٠٣

آخر من يحشر راعيان — الحديث - ص : ٢٥٢

لا هجرة بعد الفتح — الحديث ص : ٣٩١

ان في الجنة مائة درجة اعدّها الله للمجاهدين  
في سبيل الله ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض ص : ٣٩١  
ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم - (مشكاة شريف)  
الغدوة في سبيل الله او الروحة خير من الدنيا  
وما فيها - ص : ٣٩٢

لقاب قوس في الجنة خير مما تطلع عليه الشمس  
وتغرب وقال الغدوة او الروحة في سبيل الله خير مما تطلع  
عليه الشمس وتغرب -

مما تطلع عليه الشمس وتغرب كناية عن الدنيا  
وما فيها -

ان الله زوى الى الارض فرايت مشارقها ومغاربها

كناية عن جملة الارض -

لو انكم تطهروا ..... اى لكان حسنا - ص: ١٢٣، ح: ١٦

قلوا ستكملت اتيت منزلك - ص: ١٨٥

لو للمضى فمعناه لو آمن فى الزمان الماضى - ص: ٥٦٢، ح: ٢

( اذكر لو كنت اعلم الغيب )

ذكر عمره الشريف فى الكتب السابقة - ص: ٥٠١، ح: ٤

فترة بين عيسى ومحمد صلى الله تعالى عليهما

وسلم ست مائة سنة - ص: ٥٦٢ ،

فامران يعطى - ص: ٣٨١

ان رجلا باع طعاماً - ص: ٣٨٢

فقال هكذا عن وجوهنا - ص: ٣٩٩ ، ٥٣٠

شرب نحن الذين بايعوا محمداً الخ - ص: ٣٩٨، ٣٩٥

شعر — هل انت اصبع دميت - ص: ٣٩٣

الرجز فى الحرب هو نوع من الشعر - ص: ٣٢٥

شعر — ص: ٣٩٨ ، ٣٩٤ ، ٣٩٣ ، ٣٢٦

المنفى هو صنعة الشاعر لا غير - ص: ٥٣٩ ، ح: ٦

انشاد الشعر - ص: ٥٥٥

رفع الصوت بالشعر - ص: ٣٠١ ، ٣٢٦

باب الشعر فى المسجد - ص: ٦٣ ، ٣٥٦

لا عطين الراية غداً - ص : ٢٢٢ ، ٢١٣ ، ٢١٨  
 ما يجوز من الشعر والرجز والحداء - ص : ٩٠٤  
 لو رجعت بمعنى اذا رجعت او ان رجعت - ص : ١١٣ ح :  
 عليه استفاد من علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٥٢٠  
 انما انا قاسم الله يعطى الحديث قال فما اولت قال العالم -  
 اذا صلى احدكم لنفسه الخ - ص : ٩٤  
 الكهانة قد كثرت في الجاهلية خصوصاً قبل  
 ظهور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٢٢ ح : ٢٠  
 كل مظنون سيدنا عمر الفاروق الاعظم رضى الله  
 تعالى عنه كان صواباً - ص : ٥٣٥ ، ٣٩٣ ح : ١٦  
 فاولئك قبورهم - ص : ٥١٩ ( الفراسة الصارقة )  
 قال ما اوانى الا مقتولا في اول من يقتل من  
 اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٨٠ ، حاشية  
 ( الاخيار باى ارض تموت )  
 انا شهيد على هؤلاء اى شهد لهم بانهم بذلوا  
 ارواحهم لله تعالى - ص : ١٨٠ ، حاشية ١١٠  
 انى خبات لك خبياً - ص : ١٨٠  
 السؤال مع العالم - ص : ١٨٦ ، من هذا فقلت  
 جابر بن عبد الله - ص : ٣٠٩ ، ٢١٢



فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد

صَدَقْتُمْ - ص : ٣١٢

اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلمه اياه ص : ٥١٢  
عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله تعالى عليه  
وسلم قلن للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم آيتنا اسرع بك لحوقا  
قال اطولكن يدا - ص : ١٩١

انك اول اهل بيتي لحاقا - ص : ٥١٢

رواه ابن حبان من رواية يحيى بن حماد ان نساء  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اجتمعن عنده لوعتغادر  
منهن واحدة - عيني ج : ٣ ص : ٣١٢

اما انها شهب الليلة ريج شديدة - ص : ٢٠٠  
خرص رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشرة

اوسق - ص : ٢٠٠

لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم الخ ص : ٢١٥

ليس شكافي قولها فانها الحافظة المتقنة لكنه جرى  
على ما يعتاد في كلام العرب من التردد للتقرير واليقين  
ص : ٢١٥ ، حاشية

ولكن كثيرا يقع في كلام العرب صورة التشكيك والمراد

به التقرير واليقين كقولہ تعالیٰ وان ادری لعلہ فنتہ  
لکم ————— و قل ان ضللت فانما اضل على نفسي - ص: ٥٨١ عینی جلد: ٢

فان يك في امتي منهم احد فعصر - ص: ٥٢١

”فان يك“ ليس للشك - حاشية ٩ (صفحة مذكرة)

لأن كانت عائشة سمعت هذا الخ ص: ٢١٥

اذلا يخلو شئ من افعاله من حكمة : ص: ٢٣٨ ح: ١١

ودع الناس فقالوا هذا حجة الوداع - ص: ٢٣٥

لانه صلى الله تعالى عليه وتم علم الله لا يتفق له

بعد هذا وقفة اخرى ولا اجتماع اخر مثل ذلك ص: ٢٣٥ حاشية: ٦

اتدرون اى يوم هذا قالوا الله ورسوله أعلم .....

فليبلغ الشاهد الغائب -

( فيه السؤال مع العلم ) ص: ٢٢٣ ، ٢٢٥

اذن عمر لازواج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في

آخر حجة حجها فبعث معهن عثمان بن عفان وعبد الرحمن

بن عوف - ص: ٢٥٠

الرجال كلهم محارم لمن لان هن امهات المؤمنين -

( ص: ٢٥٠ ، حاشية: ٥ )

فان قلت هل واجهها جبريل كما واجهه مريم

عليهما السلام قلت وجه ذلك انه لما قدر وجود عيسى عليه السلام  
 لامن اب نصب جبرئيل ليعلمها بكونه فتكبل كونه لتعلم انه يكون  
 بالقدره فتسكن في زمن الحمل ثم بث اليها عند الولادة  
 لكونها في وحدة فقال لا تخزني قد جعل ربك تحتك سرى  
 فكان خطاب الملك في الحاليتين لتسكن ولا تنزع وجواب  
 آخر ان مريم كانت خاليه من زواج فواجهها بالخطاب -

أم المؤمنين احترمت لمكان سيد الامة كما احترام  
 شارع قصر عمر رضى الله تعالى عنه الذي راه في المنام خوفا  
 من الغيرة وهذا ابلغ في فضل عائشة لانها اذا  
 احترمها جبرئيل عليه الصلوة والسلام الذي لا شهوة له  
 حفظا لقلب زوجها سيد الامة فكان ما قيل فيها في

الافك البعد - عيني جلد ، ص ٢٣٩ ، ٢٥٤ ، ح : ٨

فان الوحى لم ياتني وانا في ثوب امراءه الا عائشة ص ٣٥١

(وما يتنزل الا بامر ربك) - مجيئه بصورتها في حدير

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لجبرئيل

الا تزورنا اكثر مما تزورنا الخ - ص : ٢٥٤

هل ترون ما ادى الى ارنى مواقع الفتن خلال

بيوتكم كمواقع القطر - ص : ٢٥٢

ينزل بعض السباخ التي بالمدينة ..... فيقتله

شعريحييه ..... ص : ٢٥٣

( الاخبار باى ارض تموت النفس )

ما بين بيتى ( قبرى ) و منبرى روضة من رياض

الحكمة و منبرى على حوضى - ص : ٢٥٣

( الاخبار باى ارض تموت )

فانك لا تستطيع ذلك - ص : ٢٩٥

وقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم باطلاع الله اياه

انه يعجز و يضعف عن ذلك عن الكبر - عيني ص : ٢٦٥ ، ج : ٨

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - ص : ٢٦٣

( فى هذا الحديث رد على الشيعة ..... قلت

يحتمل ان يكون انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان علم بما

يصدر فى المستقبل من امر الشيعة من ذلك الوقت باطلاع

الله عز وجل اياه - عيني ج : ٥ ، ص : ٢٩٢

قال ابن عبيته ما كان فى القرآن " وما ادراك "

فقد اعلمه - الخ ص : ٢٤٠

( وما ادراك ما ليلة القدر — وما ادراك ما يوم

الفصل — وما ادراك ما يوم الدين )

اعلم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تعيين ليلة القدر

و تعيين يوم القيامة . )



اربعون خصلة اعلاهن منيحة — حتى يلعو

افى الجنة اولا - عيني جلد ٥ : ص : ٣٣٥

ابهامه كابهام ليلة القدر - ص : ٣٥٨

فكلاحي فلان و فلان فرفعت - ص : ٢٤١

قلت روى عن ابن عيينة انه اعلم بعد ذلك بتعيينها

عيني ج : ٥ : ص : ٣٦٩

اطلع الغيب ام اتخذ عند الحمل عهدا - ص : ٢٨١

قوله اطلع الغيب - عن ابن عباس انظر في اللوح

المحفوظ وعن مجاهد اعلم علم الغيب - ص : ٢٨١ ، ح : ٢

حلوان الكاهن - ص : ٢٩٨

الكاهن الذى يخبر بالغيب المستقبل - عيني ج : ٥ : ص : ٢٩٩

هو الذى يتعاطى الخبر عن كواكن ما يستقبل ويدعى

معرفة الاسرار - ص : ٢٩٨ ، ح : ١

قد اريت دار هجر تكم - ص : ٣٠٤

فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر ذلك

رسول الله تعالى عليه وسلم

اما انه قد كذبتك وسيعود فعرفت انه سيعود ص : ٣١٠

فيه علامات النبوة لقوله عليه الصلاة والسلام ما

فعل اسيرك البارحة - عيني - ص : ٣١١

لا ذرون رجلاً عن حوضي كما تزداد الغريبة من  
الابئل عن الحوض - ص : ٣٠٨

قال الكرمانى واختلف فيهم فقل هم المنافقون  
وقيل المرتدون و قيل اصحاب الكبراء وقيل كل من احدث  
في الدين حدثاً كالمبتدعة والظلمة - ص : ٣٠٨ ، ١٥٠

هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر عند الامام  
البخارى قدس سره - ص : ٣٩٠

انما نأخذكم الآن بما ظهر لنا من اعمالكم - ص : ٣٦٠  
فوالله ما علمت على اهلى الا خيراً - ص : ٣٦٣

اذا عدل رجل احداً - ص : ٣٥٩  
فوالله ما علمت من اهلى الا خيراً ولقد ذكروا  
رجلاً ما علمت عليه الا خيراً -

لقد علمنا اذا صنع رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم ما صنع ان سيكون ذلك - ص : ٣٤٢

قال انى رسول الله ولست اعصيه الحديث : ص : ٣٨٠  
فانك آتية ومطوف به -

( اى لست افعل ذلك برائى وانما هو بوجى ) —

اكثر انصارى اى اكثر كل واحد  
الانصار والاضافة الى المفرد النكرة عند ارادة التفضيل

شائع - ص : ٣٨٨ ، حاشية : ٩

انى اجد ريحها من دون احد - ص : ٣٩٣  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو في النار - ص : ٣٣٢  
هذا من اهل النار - ص : ٣٣١

(وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومهم) النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم يعرف الال سنة ١٤٠٠ - ص : ٣٣٢ ، حاشية : ٢  
فيه اشارة الى ان نبينا محمداً صلى الله تعالى عليه  
وسلم كان عارفاً بجميع الال سنة لشمول رسالته الثقلين على  
اختلاف السننهم ليفهم عنهم ويفهموا عنه - قسطلاني جلد ٥ ص : ١٣٥  
فقال عمر اذا قاله

لاعطين الراية غداً رجلاً يفتح على يديه يجب الله  
ورسوله ويحبه الله ورسوله - ص : ٣٢٢ ، ٣٢٥

انى لارى ساقط اليوم مظلوماً - ص : ٣٣١  
فقال انى اعطى قومًا اخاف طلوعهم وجزعهم  
واكل قوما الى ما جعل الله في قلوبهم من الخير والغنى  
منهم عمرو بن تغلب - ص : ٣٣٥

ان ريح الجنة توجد من مسيرة اربعين عاماً - ص : ٣٣٨  
وفي بعض الروايات مسيرة سبعين عاماً وفي البعض  
مسيرة خمس مائة عام

اعطين الراية غدا - ص : ٣١٨ ، ٢٥٨

اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ص : ٣٠٢

اللهم ان كنت امنت بك وبرسولك الخ ص : ٢٩٥

الايمان مقطوع به ذكrote على سبيل الفرض مهمنا

هضمنا لنفسه - عيني

وقيل ان ضللت فانما اضل على نفسي

هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده وقيصر ليهلكن

ثم لا يكون قيصر بعده - ص : ٢٢٥ ، ٣٣٠

انما نهى ابوبكر جيوشه عن ذلك لانه علم ان تلك

البلاد ستفتح فاراد البقاء ها على المسلمين - ص : ٣٢٣ ، ماشيه : ٣

اللهم اغفر هذا الدعا من رسول الله صلى الله تعالى عليه

ولم في الغزوات علامة الشهادة، لا يقول فلان شهيد - ص : ٣٠٦



# فيه الاختيار والفضائل

جعل شهادة خزيمة شهادة رجلين - ص : ٣٩٣  
 رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير قميص من

حرير - ص : ٣٠٩

الا اذخر يا رسول الله - ص : ٢٢

ماذا فكتح من الخزائن - ص : ٢٢

انما انا قاسم والله يعطى - ص : ١٦

فقال قد دنت منى الجنة حتى لو اجتزأت عليها

لجئتكم بقطاف - ص : ١٠٣

انى والله لا انظر الى حوضى الآن وانى اعطيت

مفاتيح خزائن الارض - ص : ١٤٩ ، ٥٠٨ ، ٣١٨

فلما فتح الله عليه الفتوح قال انا اولى بالمؤمنين من

انفسهم - ص : ٣٠٨

ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله

من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٢٥٦

وانما قال ابا القاسم بتخصيص هذه الكنية للاشاره الى

انه صلى الله تعالى عليه وسلم هو الذى يقسم بين عباد الله  
حكم الله بحسب قدرهم واقدارهم - عيني ج : ٥ ، ص : ١٩١  
سموا باسمى ولا تكونوا بكنيتي - ص : ٢٨٥

و روى محمد بن عجلان عن ابيه عن ابى هريرة  
يرفعه لا تجتمعوا بين اسمى وكنيتي انا ابو القاسم الله يعطى و اتا  
قاسم - عيني ج : ٥ ، ص : ٢٤٥

فان شئت ان تاذن له فاذن له - ص : ٢٤٩  
ليس للمدعو ان يحتكم عليه ( اى الداعى ) ويدعو  
معه من اراد بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم وان شئت هذا  
مع كونه صلى الله تعالى عليه وسلم له ان يتصرف فى مال  
كل من الامة بغير حضوره وبغير رضاه ولكنه لم يفعل ذلك  
الا بالاذن تطييبا لقلوبهم - عيني ج : ٥ ، ص : ٣٣٢

ثم قال كل للقوم فكلتهم حتى اوفيتهم الذى لهم  
وبقى تموى مكانه لم ينقص منه شئ - ص : ٢٨٦

ان ابراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما  
حرم ابراهيم مكة - الخ : ص : ٢٨٦

ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير  
والاصنام - ص : ٢٩٨

فقل سبحان من سخر لك لمحمد قال فقلتها فاذا انا

به قائم بين يديه فاخذته - ص : ٣١٠ ، ج ١٠١  
 لاحمى الا لله ولرسوله - ص : ٣١٩ ، ٣٢٣  
 ما من مومن الا وانا اولى به في الدنيا والآخرة  
 اقروا ان شئتم النكبي اولى بالمومنين من انفسهم - ص : ٣٢٣  
 من حمر بشر رومة فله الجنة  
 من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٣٨٩  
 الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته  
 شهادة رجلين - ص : ٣٩٣  
 رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص من  
 حرير من حكمة - ص : ٣٠٩  
 اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا - ص : ٣٢٦  
 فيه بركة دعوته صلى الله عليه وسلم لانه جاء  
 في الحديث انه ما سقط بعد ذلك من الخيل ( عيني )  
 يقول الى عباد الله انا رسول الله من يكر فله  
 الجنة - ص : ٣٢٦ ، حاشية ٦٠  
 فاذن لي فاقول قال قد فعلت - ص : ٣٢٥  
 انما انا قاسم ولخازن والله يعطى - ص : ٣٣٩  
 فقال جبرئيل حازن السماء الدنيا - ص : ٢٢١  
 والله المعطى وانا القاسم - ص : ٣٣٩

فانما انا قاسم - ص : ٣٣٩

اضع حيث امرت - ص : ٣٣٩

اي انا اعطيكم بقدر ما يلهمني الله منه - عيني

فاني انما جعلت قاسمًا اقسم بينكم

بعثت قاسمًا اقسم بينكم - ص : ٣٣٩

ما اعطيكم ولا امنعكم انما انا قاسم اي انا اعطيكم

بقدر ما يلهمني الله منه (عيني)

فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان لك

اجر رجل ممن شهد بدرًا وسهمه - ص : ٣٣٢

فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبها

علينا - ص : ٣٣٠

لست انا حملتكم ولكن الله حملكم - ص : ٣٣٣

واعلموا ان الارض لله ورسوله - ص : ٣٣٩

قلت جعلها خمسًا فقال مثله فقلت سلمت - ص : ٣٥٦

من يحفر بئر رومة فله الجنة

من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٥٢٢

الانصار وجهينة ومزنية واسلم واشجع وغفار

موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٣٩٠ ، ٣٩١

المولى وان كان له معان كثيرة لكن المناسب



هنا الناصر والولى والمتكفل بمصالحهم والمتولى لامورهم - عيني شج، ص: ٢٨٩

قال اى يوم هذا فسكتنا - ص: ١٤

فيه اشارة الى تفويض الامور كلها الى الشارع - حاشية: ع

بعثت الى الناس كافة - ص: ٦٢

فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا بحمده اهل الجمع

كلهم - ص: ١٩٩

ولن تجزى عن احد بعدك - ص: ١٣١

هاجرنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نلتس

وجه الله - ص: ١٤٠

كان عبد الله اذا دخل الكعبة ..... يتوخي

المكان الذى اخبره بلال ان النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم صلى فيه - ص: ٤٢

قالوا انا لسنا كهيتك يا رسول الله - ص: ٤

وما تنغم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بخامة

ص: ٣٨

الا وقعت في كف رجل منهم فذلك بهما وجهه وجده

قال عبده شعرة منه احب الى من الدنيا وما

فيها - ص: ٢٩

اذا توضا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كادوا

يقتلون على وضوءه - ص: ٣١

ام عطيه كانت لا تذكره الا قالت بابي - ص ٢٦  
رايت الناس يبدؤون ذلك الموضوع فمن اصاب  
من ذلك شيئاً تمسح به الحديث - ص : ٢٠٥٢ ،

لو كنتما من اهل البلاد لا و جعتكما ترفعان اسواتكما  
في مسجد رسول صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٦٤

معهما مثل المصباحين يضيآن بين ايديهما الحديث - ص : ٦٦  
جود النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بمائة الف

في مجلس واحد - ص : ٦٠

كاني انظر اليه الآن يقطر ..... كاني انظر

الى وبيض خاتمه - ص : ٩١ ، ٨١

كاني انظر الى رجله تخطان الارض من الوجع - ص : ٩١

انما لم يقل ابوبكر مالى او مالابى بكر تحقيراً لنفسه  
و استغفاراً لمرتبة عنده -

صكه فقفا عينه صلى الله تعالى عليه وسلم <sup>١٦٢</sup> <sup>١٢</sup> ص ماشية (ع قس)

ارسلتنى الى عبد لا يريد الموت - ص : ١٤٨

يبعثه الله مقاماً محموداً بحمده اهل الجمع

كلهم - ص : ١٩٩

اذا قدم من سفر فابصر درجات المدينة (جدارات

المدينة) اوضع (اسرع) ناقته وان كانت دابة حركها

من حبها - ص : ٢٢٢ ، ٢٥٣

اللهم اجعل بالمدينة ضعفى ما جعلت بمكة من

البركة - ص : ٢٥٣

اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او شدة - ص : ٢٥٣

اللهم اوزقنى شهادة فى سبيلك واجعل موتى فى

بلد رسولك - ص : ٢٥٣

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون - ص : ٢٥٢

قال لست كهيئاتكم - ص : ٢٥٤

١- لست كاحدكم

٢- لست كاحد منكم

٣- انى لست مثلكم

٤- انى لست كهيئاتكم

٥- ايكمن مثلى - ص : ٢٦٣

اروى بشرته - ص : ٣١ اى ظاهر جلد الانسان

فلم ازل احب الدباء من يومئذ - ص : ٢٨١

ذكر اصحابنا ان من قال كان النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم يحب القرع فقال آخر لا احب القرع يخشى

عليه من الكفر - عيني ج ٥ ، ص : ٣٣٦

فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا

اذ نسبت - ص : ٢٨٣

ولا يدفع بالسّيئة<sup>الشيئة</sup> ولكن يعفو ويغفر - ص : ٢٨٥  
 فاستعنت النكبي صلى الله تعالى عليه وسلم على غرمائه  
 ان يضعوا من دينه - ص : ٢٨٥

كل واحد منهما يقول هذا خير مني - ص : ٢٩١  
 والله لحمار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اطيب  
 ريحا منك - ص : ٣٤٠

ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب  
 محمد محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٣٨٩  
 قبول الدعاء لام حرام رضى الله تعالى عنها - ص : ٣٩١  
 وغزوة البحر

سكت الناس كان على رؤسهم الطير - ص : ٣٩٨  
 فجاء اعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك على  
 المسلمين - ص : ٣٠٢

اللهم اغفر لعبيد ابى عامر - ص : ٣٠٣  
 وكان هذا الدعاء من رسول الله صلى الله تعالى  
 عليه وسلم فى الغزوات علامة الشهاداء - حاشية : ٢  
 ارموا و انا معكم كلكم - ص : ٣٠٦

كان النكبي صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس



واشجع الناس - ص : ٣٠٤

ولا يجرمون ما حرم الله ورسوله - ص : ٣٣٤  
ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الاهلية ص : ٣٢٠  
نفركم ماشئنا ..... حتى اجلاهم عمر رضى الله

تعالى عنه - ص : ٣٣٦

لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح آليه - ص : ٣٥٣  
قال قتادة خلق هذه النجوم لثث جعلها زينة  
للسماء ورجومًا للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول  
فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم به -  
ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس  
قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلذلك سعى

الناس بينهما - ص : ٣٤٥

قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مثلاً اى  
منتصباً قائماً - ص : ٥٣٣  
البكاء لذكر مجلس النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم - ص : ٥٣٦

استراز عرش الرحمن بقدوم روحه اليه ص : ٥٣٦ / ١٣٥

التغير عند ذكر المحبوب - ص : ٥٣٩

القيام للاستيناس - ص : ٣٣٥

فاستطاع. ان يضر فيه احدا او ينفع فيه احداً  
 (اروى بشرته) البشرة ظاهراً جلد الانسان. ص : ٣١  
 هريقوا على من سبع قرب الحديث - ص : ٣٣  
 وفي عدد سبع بركة لان له دخولا كثيراً في كثير  
 من امور الشريعة - ح : ١

سبع عجوات - ص : ٨١٩  
 طاف حول اعطىها بيدراً ثلاث مرات - ص : ٨٠  
 اين تحب ان اصلى لك - الخ ص : ٦٠  
 قوموا فلا صلى لكم - ص : ٥٥  
 فضلى لنا شو خطبنا - ص : ٨٣ ، ٩٣ ، ٩٤  
 جزيرة العرب خمسة اقسام : عتاهمة ، نجد ، الحجاز ،  
 عَرُوض ، يَمَن ..... و اما نجد فهي الناحية التي بين  
 الحجاز والعراق - ص : ٦٦ ، ح : ٢

ان رجلاً نادى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو  
 في المسجد - ص : ٦٨  
 فيه النداء لغير الله تعالى في المسجد على تقدير  
 النداء في المسجد -

فلشهدن الخير و دعوة المومنين - ص ١٣٣١  
 اى مجالس لسماع الحديث و عيادة المريض و دعوة

المؤمنين كالا اجتماع لصلاة الاستسقاء - ح : ٦  
 ان من تو بتي ان انخلع من مالى صدقة الى الله  
 و الى رسوله - ص : ١٩٢

رفع اليدين عند الدعاء - ص : ٢٣٦ ، ٣٥٣ ، ٣٠٣ ،  
 ٣٠١ ، ٣٢٣ ، ٣٣٣ ، ٣٦٢ ، ٣٤٥

تكرار الدعاء - ص : ٣٥٣

الدعاء عند المغفرة - ص : ٣٠٣

الدعاء خمس مرات - ص : ٣٣٣

دعاء و دعا - اى تكرار الدعاء - ص : ٣٦٢

شعر دعاه و برك عليه - ص : ٥٥٥

فيه الدعاء للمولود عند الولادة .

يؤخذ منه استحباب الدعاء عند حضور الصالحين

تبوكا - ص : ٣٦٦ ، ح : ١١

المبالغة فى الدعاء والا ستغفار - ص : ٣٤٨

شعر دعا بهولاء الدعوات و رفع يديه - ص : ٣٤٥

الدعاء للميت بالجماعة - ص : ٥١٩ ، ٥٢٠

الدعاء بكلام موزون - ص : ٥٣٥

الدعاء بمغفرة المهاجرين والانصار -

قلت وانا قاء استأنس يا رسول الله لورايتنى

الحديث ..... فجلس حين رايت - الخ ص : ٣٣٥  
 القيام - التلفظ والنداء قائما بلفظ يا رسول الله نبينا  
 صلى الله تعالى عليه وسلم قريب اقراء - النكبي اولى  
 بالمومنين من انفسهم آلاية - الا توقيف في ذلك  
 عند العلماء انما هو ذكر ودعا - ص : ٣٣٦ ، ح : ٣  
 النداء ( السلام عليك ايها النبي )

كراهية التطاول على الوقيق وقوله عبدى و  
 امتى وقول الله تعالى والصالحين من عبادكم واماكنكم الخ ص : ٣٣٦  
 وليقل فتاى وفتاى و غلامى - ص : ٣٣٦  
 لان لفظ الفتى والغلام لا يدل على محض الملك  
 كدلالة العبد فقد كثر استعمال الفتى فى الحر وكذلك  
 الغلام والمجارية - ص : ٣٣٤

كان لها غلام نجار قال لها مرى عبدك .....  
 فامرت عبدها - ص : ٣٣٩  
 كنت غلاما لعتبة - ص : ٣٣٩

يا ابا هريرة هذا غلامك - ص : ٣٣٣ ( مع غلامه )  
 ارداتها و آثار حسنات له — شبعه وايه و بوله  
 وروثه فى ميزانه - ص : ٣٣٠

فنزعت للكلب من الماء فغفرلها بذلك - ص : ٣٦٤



ان لنا في البهائم اجراً - ص : ٣١٨

فغفرله - ص : ٣١٨

دخلت امرأة النار في

غفر لامرأة مو مروت بكلب

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

الحمر فقال ما انزل على الا هذه آلاية الجامعة الفائزة - ص : ٣١٨  
( فيه الارشاد الى الاستنباط من العومات والاطلاقاً )

تدبر فانه ينفع في مواضع شتى

التبركات - ص : ٣٣٨

فركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرساً لابي

طلحة بطيئاً ..... فقال لم تراعوا انه لبحر قال

فما سبق بعد ذلك اليوم - ص : ٣١٤

لا اثبت على الخيل فضرب بيده في صدرى - ص : ٣٢٦

ما سقط بعد ذلك من الخيل

فيمسحون بهما وجوههم - ص : ٥٠٢

فيه مسح الوجوه باليد للتبرك

فقبله — فيه جواز تقبيل الميت - ص : ٥١٤

فضبيب من الماء على اللبن - ص : ٥١٠

تدخل في بيت اى بيت عظيم مشرف بدخول

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٣٨ ، ج : ٦

( فيه زيارة المقام المتبرك )

فما اجتمع اثنان منا على الشجرة التي بايعنا

تحتها - الخ - ص : ٣١٥

( شجرة بيعة الرضوان عميت عليهم )

من يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد

عصاني - ص : ٣١٥

تلزم جماعة المسلمين واما هم - ص : ٥٠٩

قال فيه ( الطعام ) ما شاء الله ان يقول - ص : ٥٠٥

نزول السكينة للقرآن - ص : ٥١٠

بعثت من خير قرون بني آدم قرناً فقرناً حتى كنت

من القران الذي كنت فيه - ص : ٥٠٣

عن ابن عباس قال كان عدنان ومعد وربيعة

ومضر وخزيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم

الاخير - ص : ٥٣٣ ، ج : ٤

قال كيف نسي - ص : ٥٠١

فيه ان نبيه الشريف كان طاهراً من الكفر -

نرجع ولم يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن

الخطاب اني رسول الله - ص : ٣٥١

( اذكر نبأ أم المؤمنين رضى الله تعالى عنها )  
 ( فيه ان فعل النبي عليه الصلاة والسلام وقوله التزيف  
 في الحادثة قبل نزول الوحي حق لا اعتراض عليه )  
 تقتله الفئة الباغية . ص : ٢٣ ، ح : ٥  
 تنزه الله تعالى ان يكون رسوله متهما بما لا ينبغي  
 ص : ٢٣ ، سطر ٥ . بين السطور  
 اهدى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم . ص : ٢٣٦  
 بل هولك يا رسول الله . ص : ٣١٠  
 انى وهبت لك من نفسى . ص : ٣١٠  
 قد بعث الله اليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم . ص : ٢٥٨  
 ولكنى ارضى واسلم . ص : ٥٥٠  
 ( احفظ ) وهو حرام بحجزة الله تعالى الى يوم القيمة  
 وانه لم يحل لاحد قبلى ولم تحل لى الا ساعة من نهار  
 اقول - خالف هذا الحديث امام الوهابية النجدية  
 حيث قتل كثيرا من اهل السنة والجماعة في مكة  
 المكرمة - انظر الدر السنية والفتوحات الاسلامية .

شاهد - حاضر - ص : ٢٣٩

( اف لك ) خطاب للساعي بعد موته استحضارا  
 لصورته حين مربقبره اولعله كشف عنه فراه وخاطبه

كتاب الامامة - ص : ١٣٨ - حاشيه سنه

قتل اخوها معي - ص : ٣٩٩

رايت ليلة اسرى به موسى رجلا آدم طوالا جعدا <sup>٣٥٩</sup>ص :

فيه سند حياة الانبياء عليهم الصلاة والسلام - اذكر.

رايته يصلي قائما في قبره او كما قال

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما

تناكر منها اختلف - ص : ٣٦٩

في حديث الباب ايماء الى ان اتباع الرسل لهم

مناسبة قديمة بهم عليهم الصلاة والسلام - ج : ١٢

جنة الفردوس فوقه عرش الرحمن - ص : ٣٩١

كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب رضي

المولى تعالى عنهم - ص : ٤٣

حاضرنا

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله ص ١١٥

ومحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان ان المصلين

لما استفتحوا باب الملكوت بالتحيات اذن لهم بالدخول في

حریم الحى الذى لا يموت ففترت اعينهم بالمناجاة

فنبهوا على ان ذلك بواسطة نبي الرحمة وبركة

متابته فاذا التفتوا فاذا الحبيب في حریم الحبيب حاضر



فأقبلوا عليه قائلين السّلام عليك ايها النّبي ورحمة الله وبركاته

عمدة القارى شرح البزارى ج ٣ ص ١٤٠

وسمعت سيدى عليا الخواص رحمه الله تعالى يقول انما امر الشارع المصلى بالصلاة والسّلام على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّم فى التشهد لينبه الغافلين فى جلوسهم بين يدى الله عزوجل على شهود نبيهم فى تلك الحضرة فانه لا يفارق حضرة الله تعالى ابدا فيخاطبونه بالسّلام مشافهة اهـ - ميزان الشريعة الكبرى - ص : ١٥٣

موضوع الصلاة بالاصالة انما هو لذكر الله تعالى وحده والمناجاة له بكلامه لكن لما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّم هو الوسطة العظمى بيننا وبين الحق تعالى فى جميع الاحكام التى شرعها الله لنا و تعبدنا بها كان من الادب ان لا ننساه من سوال الله تعالى ان يصلى عليه كلما حضر نامعه تعالى فانه لا يفارق الحضرة الالهية ابدا - ميزان - ص : ١٥٣

وقد بلغنا عن الشيخ ابى الحسن الشاذلى وتميذه الشيخ ابى العباس المرسى وغيرهما انه لو كانوا يقولون لو احتجبت عنا روية رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّم طرفة عين ما اعددنا انفسنا من جملة

المسلمين فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالاسمة

المجتهدون اول بهذا المقام - ميزان - ص : ٣١

وسمعت سيدي عليا الخواص ايضا يقول كل  
من نور الله تعالى قلبه وجد مذاهب المجتهدين واتباعهم  
كلها تتصل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من  
طريق السند الظاهر بالعننة و من طريق امداد قلبه  
صلى الله تعالى عليه وسلم بجميع قلوب علماء امته فما التقد  
مصباح عالم الامن مشكاة نور قلب رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم فافهم - ميزان - ص : ٣١

( و يقصد بالفاظ التشهد ) معانيها مرادة له على  
وجه ( الانشاء ) كانه يحیی الله وبعلم على نبيه وعلى  
نفسه و اولياءه ( لا الاخبار ) عن ذلك ذكره في  
المجتبى - در مختار ص : ٣٤٦

( قوله لا الاخبار عن ذلك ) اى لا يقصد الاخبار  
والحكاية عما وقع في المعراج منه صلى الله تعالى عليه  
وسلم ومن ربه سبحانه و من الملكة عليهم السلام - والمختار ص : ٣٤٦  
فيقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة له  
قاصدا معناه الموضوعه له من عنده كانه يحیی الله  
سبحانه و تعالى وليسلم على النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم و علی نفسه و اولیاء الله تعالى خلافا لما قاله بعضهم انه حکایة سلام الله لا ابتداء سلام من المصلی .

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح - ص ۱۶۶

و وجه خطاب بآنحضرت بجهت ابقاء این کلام است بر آنچه در اصل بود که شب معراج از جانب پروردگار تعالی و تقدس بر آنحضرت صلی الله تعالی علیه و سلم خطاب بسلام آمد پس آنحضرت در حین تعلیم است نیز بر همه لفظ اصل گذاشت تا ایشان را مذکور آن حال گردد و نیز آنحضرت همیشه نصب العین مومنان مرفرة العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادت و آخر آن که وجود نورانیت و انکشاف در این محل بیشتر و قوی تر است و بعضی از عرفاء گفته اند که این خطاب بجهت سرایان حقیقت محمدیه است در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی را باید که ازین معنی آگاه باشد و ازین شهود غافل بنود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد - اشعة اللمعات - ص ۳۵۷

و با چندین اختلافات و کثر مذاهب که در علمائے

امت است یک کس را درین مسئلہ خلافی نیست کہ  
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بحقیقت حیات  
بے شائبہ مجاز و توهم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال  
امت حاضر و ناضر و مرطالبان حقیقت را و متوجہ  
آنحضرت را مفیض و مریب است۔

رسالہ سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید المرسل

بر حاشیہ اخبار الاخیار شریف۔ ص ۱۵۵

قال الفاکھانی ینبغی للمصلی ان یتحضرنی  
هذا المحل جمیع الانبیاء والملئکة والمومنین۔

زہر الربیع حاشیہ نسائی ص: ۱۸۸

انظر۔ ص: ۹۳، ۱۰۳

قد اصابک برکتک

(ص ۳۱۶)



# كرامات ومعجزات

فوالله لقد وجدته يوماً ياكل من قطف  
غنب في يده وانه لموثق في الحديد وما بمكة  
من شمر - ص : ٣٢٨

فبعث على عاصم مثل الظلة من الدبر فحتمه - ص : ٣٢٨  
ان الله يحب فلانا فأحببه - ص : ٣٥٦  
انما سمي الخضر خضراً لانه جلس على فروة بيضاء  
فاذا هي تهتز من خلقه خضراً - ص : ٣٨٣  
فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن والتوراة  
والانجيل قبل ان تسرج دوابه - ص : ٣١٥  
ان الله يطوى الزمان لمن يشاء من عباده  
كما يطوى المكان - ص : ٣١٥ ، ماشيه : ١٢

لم يتكلم في المهدا لا ثلثة - ص : ٣٨٩  
اية ثلثة رمط في الفار ..... لا ينجيكم  
من هذه الصخرة الا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم - ص : ٣٠٣  
فا دخل في الخشبة الف دينار وصحيفة شع

..... فرمى بها في البحر - ص : ٣٠٦  
قال الصوت الذي سمعت قال و هل سمعت قلت  
نعم قال اتاني جبرئيل - ص : ٣٢١  
( سماع صوت جبرئيل عليه السلام كرامة )  
اني اجذ ريجها من دون احد - ص : ٣٩٣  
قام ابراهيم على الحجر فقال يا ايها الناس كتب  
عليكم الحج فاسمع من في اصلاب الرجال و ارحام النساء  
فاجابه من آمن من كان سبق في علم الله انه يحج  
الى يوم القيمة ليك اللهم ليك - ص : ٣٤٦ ماشية ٥١  
والله اعلم - ص : ٨٦٢ - اى بحكمة فعل النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم -  
وليقتض الله على لسان نبيه ماشاً - ص : ٨٩٠  
ففى مشية الحكمة وما ينطق عن الهوى ففى كل  
نطقة حكمة - فتدبر -  
و اما هو صلى الله تعالى عليه و على آله وسلم  
فكما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالى ولم يرتكب صغيرة  
ولا كبيرة - شرع فقه اكبر - ص : ٥٩  
قلت لا نسلم ذلك بل عمصوا من الصغار  
والكبار جميعاً قبل النبوة و بعدها - ص : ٥٢٢ - عيني جلد ١٥

المواد بالنور هنا بيان الحق والتوفيق في جميع

حالاته - (عيني) ص : ٥٢٩ ، جلد : ١

امتناع الاحتلام على الانبياء عليهم الصلاة والسلام

(عيني) ص : ٣٣٦ ، جلد : ٤

مذهبي ان الانبياء معصومون من الكبار والصغار

قبل النبوة و بعدها والذي وقع من بعضهم شي

يشبه الصغيرة لا يقال فيه الا انه ترك الافضل و ذهب

الى الفاضل - عيني جلد : ٨ ، ص : ٣٨٤

جميع الانبياء عليهم الصلاة والسلام يشاركون

عيسى عليه الصلاة والسلام في ذلك اي عدم مس

الشيطان - (عيني) جلد : ٤ ، ص : ٢٤٩

محبة صلى الله تعالى عليه وسلم اياه (اي

الخروج يوم الخميس) لا يخلو عن حكمة - عيني جلد : ٤ ، ص : ٤

فضيلة الحلواء والعسل لمحبة - عيني جلد : ٩ ، ص : ٥٥١

فوائد القريع - عيني جلد : ٩ ، ص : ٣١٩

الغفلة عن التفويض الى الله تعالى بالقلب لا

يليق بمنصب النبوة - عيني جلد : ٦ ، ص : ٥٦٥

الذهول عن النطق بكلمة ان شاء الله تعالى لاعن

التفويض - عيني جلد : ٦ ، ص : ٥٦٥ ١٦٥

وفي التلويح ظن السوء بالانبياء عليهم الصلاة  
والسلام كفر بالاجماع - عيني جلد: ٥ ص: ٣٨٣ جلد: ٤ ص: ٢٠٤  
الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزّهون عن  
التفائص والعيوب الظاهرة والباطنة - عيني جلد: ٤ ص: ٣٠٦  
من نسب نبيا من الانبياء الى نقص في خلقه فقد  
اذاه ويخشى عليه الكفر - عيني جلد: ٤ ص: ٣٠٦  
الاستعاذه من عذاب القبر وغيره لتعليم الامة -

عيني جلد: ٣ ص: ١٨٣

ولم يكن صلى الله تعالى عليه وسلم يتكلم بشئ الا لفائدة  
واذا كان مزاحه كذلك اظنك باخباره - عيني جلد: ٥ ص: ٥٣  
انه معصوم من الذنوب بعد النبوة وقبلها كبريها  
وصغيرها عمدتها وسهوها على الاصح في ظاهره وباطنه  
سره وجهره جده ومزحه رضاه وغضبه -

زرقاني على المراهب جلد: ٥ ص: ٣١٣

الانبياء منزّهون عن ذلك (اي العبث والسفه) ص: ٥٤  
بمحت روية الله تعالى - شرع عقائد -

ضل كل واحد منهما من صاحبه (اي في الطريق)  
(وجدك ضالاً فهدى) ص: ٣٣٣

كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن



حكم - عيني جلد : ٣ ص : ١٩٩

وما كان الله ليلسط الشيطان على نبيه و  
قد عصمه منه و من غيره وكذلك كون ابليس قالمها وشبه  
صوته بصوت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
ايضا باطل - عيني جلد : ٣ ص : ٥١٠

وكلاهما ليس بحجة خصوصا فيما فيه قدح في  
حق الانبياء عليهم الصلاة والسلام بل لو جزم الثقة برفعه  
ووصله حملناه على الغلط والوهم - عيني ج : ٣ ص : ٥١١  
الاجماع منقعد على عصمة النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة - عيني ج : ٣ ص : ٥١١  
قال بعض العلماء ما ورد في القرآن والسنة من  
ذكر ذنب بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام كقوله  
وعصى آدم ربه ونحو ذلك فليس لنا ان نقول ذلك في  
غير القرآن والسنة حيث ورد ويورد ذلك على ترك  
الاولى - عيني ج : ٣ ص : ٦٠٠

واجتمعت الامة على عصمته صلى الله تعالى  
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة وحاشاه ان يجبري  
على قلبه او لسانه شئ من ذلك لا عمدا ولا سهوا إل

عيني ج : ٩ ص : ٣٤ ١١٦

لا للشهوة النفسانية فانه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها - عيني ج : ٢ ، ص : ٢٥٠

من المعلوم ان الله عصمه في جميع افعاله واقواله

عيني ج : ٢ ، ص : ٢٨٣

جواز النسيان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام

في امر العباداة للتشريح - عيني ج : ٢ ، ص : ٢٤٩

( اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ومن

وسوسة الصدر ) قال ذلك اعترافا بالعبودية وخصوصا

للالوهية او تعلينا لامته والا فهو عالم بانه لا يعذب في

قبره ولا يوسوس في صدره - زرقاني على الموهب ج : ٨ ، ص : ١٨٠

لا يخلو شئ من افعاله صلى الله تعالى عليه وسلم

عن حكمة - زرقاني على الموهب ج : ٨ ، ص : ٢١٠

فكلامه نور و مدخله نور ومخرجه نور وعمله نور

شرح شمائل ترمذي شريف لمناذى جلد : ١ ، ص : ٣٣

الدليل الشرعي اما وحى او غيره والوحى ان كان

مثلوا فالكتاب والا فالسنة الخ

تنويع هاشيه توضيح شرع تفتح مصري جلد : ١ ، ص : ١٠٨

كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن حكم

عيني ج : ٣ ، ص : ١٩٩

اذ لا يخلو شئ من افعاله من حكمة : ص : ٢٣٨ ح : ١  
فانه صلى الله تعالى عليه وسلم محصوم منها اى

الشهوة النفسانية - عينه ج : ٢ ، ص : ٢٥٠

والذى يويد هذا التمسك باصل عصمة الانبياء عليهم  
الصلاة والسلام وهم اعلم بالله و باحكامه من غيرهم

و اشد هم له خوفا - عينه ج : ٤ ، ص : ٢٠٢

قلبه كان فارغاً عما فى الدنيا - ص : ٩٣٠ ح : ٢

ملئ حكمة و ايماناً - ص : ٣٥٥

# أُصُولُ حَدِيثِ أَهْلِ الرِّجَالِ بِتَقْلِيدِ شَخْصٍ وَغَيْرِهِ

انما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النسي صلى الله  
تعالى عليه وسلم - ص : ٩٦

لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم يفعله لم افعله - س : ١٣٩

المفيرة كان ممن اخذ عن ابى حنيفة رضى الله تعالى  
عنه وكان ممن بغى بقوله ويحتج به - ص : ٣٦٦  
قال له فقهاءهم اما ذو رأنا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا  
فيه فضيلة الفقيه وصاحب الوائى - ص : ٣٣٥

هذا الاسناد كلهم كانوا على القضاء - ص : ٣٢٣  
( وان كنتم فى سفر ) الرهن يجوز فى السفر  
والحضر - ص : ١٣١

وقيد السفر ليس احترازا

الاخذ بالمشيت - ص : ٣٦٠ ، ٥٤٠ ، ح : ٥

( اجمع اهل الحديث على الاخذ بروية بلال لانه

مثبت ومعه زيادة علم فوجب ترجيعه - الخ ) ح : ٥



يحيى بن صالح - ص : ٣٩١

من جملة الأئمة الحنفية أصحاب الامام الاعظم

ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه - عيني ج ٤٠ ص : ٥٣٨

قال ابن بطال وغيره كان كثيرا من كبار الصحابة  
لا يجد ثون عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
خشية المزيد والنقصان - ص : ٣٩٦ حاشية

قال ابوهريرة يقول الناس اكثر ابوهريرة - ص : ٢٩٣٠١٢٣٠٢٤٣

قال الدارقطني هذا الاسناد مرسل - ص : ٣١٢

مقفلة من عسفان - ص : ٣٣٢

قال الشيخ ابن حجر فيه من عسفان وهم ص : ٢٢٣٢ : ٢

ابو عبد الرحمن كان عثمانيا ..... ابن عطية

كان علويا - ص : ٣٣٣

( فيه دليل اطلاق الحنفى والشافعى )

العمل فى المعاملات على مذاهبهم - ص : ٢٩٣

اهل مكة ، اهل المدينة ص : ٢٩٢

ابو على الحنفى - ص : ٨٣

ابو احمد اسمه محمد بن عبد الله ..... وكان

يصوم الدهر - ص : ٣٥٢

المتكلم لا يدخل فى عموم خطابه - ص : ٣٤٣ ، حاشية

ص ٥١٢ - حاشية ٢

عن ابن عمر . . . . . وهو غلط فهو عن ابن عباس .

ص : ٣٨٩ ، حاشية ٤١ .

قال ابو عبد الله كان ابن عيينة يقول اخيراً

عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ما روى ابو نعيم ص : ٣٩

( فيه ان سفيان بن عيينة تغير حفظه في آخر عمره )

عن ابراهيم عن الاسود - ص : ٣١

قال حماد عن ابراهيم - ص : ٣٠

قال حماد - ص : ٣٤

عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ص : ٥٨

لولا اني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يفعله لم افعله - ص : ١٢٩

( فيه دليل على ان فعل الصحاب يدل على السنة

وتركه بعد الرواية على النسخ ) فتدبر

الا عمش مدلس ومعننة الا عمش لا تقبلا اذا علم

سماعه - ص : ٣٥ ، ج : ٤

سفيان من المدعين - ص : ٣٣

قادة ثقة ثبت لكنه مدلس واذا صرح بالتحديث

لا يبقى كلام - ص : ٣٣ ، ج : ٥

قال عمر اذا حدثك شيئا سعد عن النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣  
 حديث انس اسند وحديث حبر هدا حوط حتى تخرج  
 من اختلافهم - ص : ٥٣

الاول اسند - ص : ٢٥٨  
 انى لم ار عمر قنع بقول عمار - ص : ٥٠  
 ( فيه ان خبر الواحد لا يثبت الفرض )  
 حديث عبادة بن صامت فى حق القراء واحد لا  
 يثبت الفرض -

فانكرها على ابو ايوب و قال والله ما اظن رسول  
 الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما قلت قط - ص : ١٥٨  
 الصحابة كلهم عدول - ص : ٣٤٣ ، ح : ٤  
 اذا حدثك شيئا سعد عن النبي صلى الله تعالى  
 عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣  
 حدثنا يزيد الفقير - ص : ٦٢ وهو من شيخ ابى  
 حنيفة رضى الله تعالى عنه - عيني

كان عمرو عثمان يفعلان ذلك - ص : ٦٨ .....  
 كان البخارى ذهب الى ان حديث النهى منسوخ بهذا  
 الحديث واستدل على نسخه بعمل الخليفتين بعده ص : ٦٨ ح : ٩  
 اصح الاحاديث ما فى الصحيحين ثم ما انفرد به

البخارى ثم ما انفرد مسلم الخ تحكم لا يجوز التقليد فيه الخ  
 ..... كلام نفيس من المحقق على الاطلاق ص: ح: ١  
 ذات عرق لاهل العراق باجتهاد عمر رضى الله  
 تعالى عنه - ص: ٢٠٤ : ح: ٤

وما يدرى اهل مكة - ص: ٢٩٢  
 ترك الاعتراض على فعل الصعالي رضى الله  
 تعالى عنه - ص: ٥٣١

تسع اخوات - ص: ٥٨٠  
 ست بنات الى التراويح  
 الف وخمس مائة - ص: ٣٣٠

شهد شاهدان بالف وشاهدان بالف وخمس مائة  
 يقضى بالزيادة - ص: ٣٦٠  
 الزيادة مقبولة - ص: ٢٠١

والتخصيص بالعدد لا تنافي الزيادة - ص: ٣٠٣ ح: ١  
 عشرين ومائة ومضى في كتاب البيوع مائة  
 في رواية ابن ابي شيبة عدد التراويح عشرون  
 وفي غيرها بالفرض ثمانية - فالتخصيص بالعدد لا ينافي  
 الزيادة - فعدد ثمانية لا ينافي العشرين - قد بر - ص: ٣٨٤ ح: ١  
 ابو معاوية ص: ٦١ باب المسام من الخ - كان مرجحاً عيني  
 عبد الاعلى ص: ٦١ باب المسام من الخ قدرى ثقه - عيني



اسماعيل ص ٨٠ باب تفاضل الخ كلام هؤلاء كلهم  
يوول الى انه ضعيف قال الحاكم عيب على البخاري  
و مسلم اخراجهما حديثه - عيني - ص : ١٩٤ ج : ١  
سليمان ابو معتز كان الليل كله بوضوء عشاء  
الآخرة كذا في العيني - ص : ٣٤

هشيم : ص : ٣٨ - قال ابن عون مكث هشيم يصلي  
الفجر لوضوء عشاء الآخرة قبل ان يموت لعشر سنين -  
عيني ج : ٢ ص : ١٥٨

على بن عباس رضي الله تعالى عنهما - ص : ٦٣  
وكان يصلي كل يوم الف ركعة وكان يدعي  
السجادة لذلك وكان  
مائة اصل زيتون يصلي في كل يوم عند اصل كل  
شجرة ركعتين - عيني - جلد ٢ : ص : ٢٩٣

صفوان ص : ٣٢ - التابعي المدني القدوة يقال  
انه لم يصنع جنبه على الارض اربعين سنة و قال  
احمد ينزل بذكره الفطر - عيني جلد ٢ ، ص : ٥٢

عاصم - ص : ٦٩ شيخ البخاري والدارمي وفي  
مررواية ليس بثقة وفي رواية كذاب عيني جلد ٢ ، ص : ٣٥٢  
محمد بن عمرو بن عطاء لم يسمع هذا الحديث من  
تهذيب التهذيب كان من ثقات الشيعة واما محمد بن ابن عيينة ضعيف وفي التهذيب

ابی حمید و بدینہما رجل بجهول ص: ۱۱۵، ح: ۱۰،  
 محمد بن المنکدر یکنی بابی بکر و ابی عبد اللہ ص: ۱۲۱  
 العجب من الامام البخاری اورد هذا وکان مخالفا  
 لما رواه الثقات - ص: ۱۳۹

اخبرني المسعودی ..... وهو عبد الرحمن  
 بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود مات - ۱۶۰ھ ص: ۱۳۰  
 ما ادرکت فقہاء ارضنا الخ - ص: ۱۵۵  
 جاء نعی ابی سفیان من الشام - ص: ۱۴۰  
 قال ابن حجر هو وهم لانه مات بالمدينة بلا خلاف  
 و انما الذی مات بالشام اخوها یزید بن ابی سفیان - ص: ۱۴۰، ۱۴۱  
 یغذب المیت ببعض بکاء اہله اذا کان النوح من  
 سنة - ص: ۱۴۱

هذا ليس من الحديث بل هو من كلام البخاری  
 قاله استنباط - حاشیہ ۳  
 التطبیق فی حدیث أم المومنین و حدیث عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما فی البکاء علی المیت ولا منافاة بینہما  
 و الیہ ذهب البخاری و علیہ الجمهور - ص: ۱۴۲، حاشیہ ۴  
 و الزیادة مقبولة و المفسر یقضى علی المبہو - ص: ۲۰۱  
 خرج من کدی من اعلی مکة - کذا رواه ابو

اسامة فقلب والصواب ما رواه غيره دخل من كذا من  
اعلى مكة ثم ظهر لي ان الوهم ممن دون ابى اسامة  
لان احمد رواه عن ابى اسامة على الصواب (كذا في  
الفتح - ص : ٢١٣)

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله  
تعالى عليه ولم بمشقص محمول على عمرة الجعرانة - ص : ٢٣٣  
انكروا حديث الاسود الذي في البخارى في تقليد  
الغنم قالوا هو حديث لا يعرفه اهل بيت عائشة - ص : ٢٣٠  
عمر بن محمد العمري - ص : ٢٣٣ ، ٢٨٩

ابو على الحنفى - عبد الله العمري - ص : ٢٦٢  
وقال ابن عبد الملك فيه اضطراب عظيم يدل على  
وهم لرواة - ص : ٢٦٢ ، ج : ٢

القول القديم ليس مذهبا للشافعى واشهد على  
نفسه بالرجوع عن الاقوال القديمة - ص : ٢٦٢ ، ج : ١  
وان كنتم على سفر الوهن في السفر - ص : ٢٣١  
(فيه ان قيد السفر اتفاق)  
لعن اكل الربوا وموكله - ص : ٢٨٠  
خص الاكل من بين سائر الانتفاعات لانه اعظم  
المقاصد - ص : ٢٨٠ ، ج : ٤

يا كلون الربوا - ص : ٢٤٩

انما خص الاكل بالذكر باعتبار شان النزول  
والا فالو عيب حاصل لكل من عمل به سواء اكل منه  
اولا - كذا في العيني -

باع حراً فاكل ثمنه - ص : ٢٩٤

خص الاكل بالذكر لانه اعظم مقصود - عيني  
اتصل خروج الخوارج ( الوهابية ) الى زمان هذا <sup>٣٤٢</sup>ص : ح ،  
جاءت ثلاثة نفر - ص : ٥٠٣

اي جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل - فيه انه و زراه  
عليه الصلاة والسلام -

الاختيار - ص : ٥٠٣

فقلت قد استحييت من رب - ص : ٣٤١

لكنى ارضى و اسلم - ص : ٥٥٠

سلمت فنودي الخ - ص : ٥٥٦

اتانى وقد جن نصيبين و نعم الجن فسالوني

الزاد - ص : ٥٥٣

فيه ان طعام الجن من جود النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم - اقول كذلك طعام الانس بالاولى فتدبر

الاختيار في الجنة - ص : ٥٢٢



الاختيار بين الدنيا والاخرة - ص : ٥١٦  
 ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٣٩٤ ، ٣٩٨  
 الله مولى لنا ولا مولى لكم - ص : ٣٢٦  
 انت اخونا ومولانا - ص : ٥٢٩  
 بعث الله اليك ملك الجبال لتأمره بما شئت  
 - التصرف على ملك الجبال - ص : ٣٥٨  
 ان الارض لله ورسوله - ص : ٣٣٩  
 التصرف في الصدر للركوب - ص : ٣٢٣ ، ٣٢٦  
 التصرف في الصدر للحفظ وازالة النسيان - ص : ٥١٥  
 اما انك لو اخذت الخمر لغوت امتك - ص : ٣٨١  
 الرحمة في حق الامة - ثواب المريض والمسافر  
 مثل العامل المقيم - ص : ٣٢٠  
 هذه الامة نصف اهل الجنة - ص : ٣٤٢  
 نحن الآخرون السابقون - ص : ٣٩٥  
 اى المتقدمون على اهل الاديان منزلة في الحشر  
 وفي القضاء قبل الخلاق وفي دخول الجنة - ص : ١٢٤  
 الصحابي اذا روى شيئاً فافتى بخلافه فالعبرة لما افتاه (ص ٢٢٢ ح ١)

# فضائل صحابة واهل بيت رضي الله تعالى عنهم

لم اعتقل ابوي الا وهما يدنيان الدين ولم  
يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم طرفي النهار بكرة و عشيا - ص ٦٨٠ ، ٣٠٤  
فقال يا بنية الا تحبين ما احب فقالت بلى الخ ص: ٣٥١  
فان الوحى لم ياتنى الا فى ثوب عائشة رضى  
تعالى عنه - ص ٣٥١

فاتيت ابا بكر فقلت يا ابا بكر - الخ ص: ٣٨٠  
..... وكان ابو بكر اعلمنا - ص: ٦٤  
وارضاهم عندي عمر رضى الله تعالى عنه - ص: ٨٢  
فانزل الله آية التميم فقال اسيد بن حضير ماهي  
باول بركتكم يا آل ابى بكر - ص: ٣٨  
فمن ولى شيئا من امة محمد صلى الله تعالى  
عليه وسلم الخ - ص: ١٢٤  
فيه اشارة الى ان الخلافة ليست فى الانصار

لما استخلف ابوبكر اصبح غاديا الى السوق على  
رأسه اثواب يتعربها فلقية عمر - الخ ص : ٢٤٨ ج : ٣

فقال عمر تاتيني على ذلك بالبينة - الخ ص : ٢٤٤  
فيه ان امير المؤمنين اقام التزاويح عشرين ركعة  
فقامت بالبينة على ذلك عنده وان لم تنقل - فتعرب

فضرب عمر بالدرة وتيلو عمر الخ ص : ٢٢٤  
ام كلثوم زوجة عمر رضى الله تعالى عنها هي  
بنت علي وفاطمة رضى الله تعالى عنها - ص : ٢٠٣  
نقركم ماشئا ..... حتى اجلاهم عمر  
رضى الله تعالى عنه - ص : ٣٣٦

اقركم ما اقركم الله - ص : ٣٣٩  
فيه ان اجلاد اليهود من عمر الفاروق رضى الله تعالى  
عنه كان موافقا لرضاء رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم وامر الله تزوجا -

صواب اجتهاد سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه  
وقت رجوعه عن الشام وقت الوباء في الشام والاهتمام في

ذلا - ص : ٨٥٣ ج : ٢  
كان القراء اصحاب مجلس عمر و مشاورته كهولا  
كانوا او شبابا - ص : ١٠٨٢ ، ١٠٩٦

لا تبرح حتى تجبني بالمخرج فيما قلت - ص : ١٠٨٨  
 ( قال عمر رضى الله تعالى عنه ) فان الموسم  
 يجمع رعا الناس - الخ

دارالسنة ودارالهجرة ..... يحفظوا مقالتك و

ينزلوها على وجهها - ص : ١٠٨٩

اجتمع عليه الجرمات مكة والمدينة - ص : ١٠٨٩  
 فأثنى على هذا بينة او لا فعلن لك - ص : ١٠٩٢  
 الا انه من بلدة الكفر الخجاني - ص : ٩٣ ( الا اى للتبني  
 الحميدى شيخ البخارى وتلميذ الشافعى ص : ٩٦  
 ) وهو تلميذ سيدنا الامام محمد وهو تلميذ سيدنا  
 الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه (

سرد الصوم يجوز لمن يطيق - ص : ٢٦٥  
 قيل ان الجنة والنار اسمع المخلوقات - ص : ٣٦٢ (عنى)  
 اليمامة مدينة من اليمن سميت بامرأة زرقا كانت  
 تنصر الواكب من ميسرة ثلثة ايام - ص : ٣٩٩ (حل اللغات)  
 ورب النضرانى اجد ريجها من دون احد ص : ٣٩٣  
 يحتمل الحقيقة لانه وجد ريج الجنة حقيقة - ص : ٣٩٣  
 اللهم اخبرنا نبيك عليه الصلاة والسلام ص : ٣٢٨  
 اخذ الراية زيد فاصيب الخ ص : ٣٣١



قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لحسان

اهجهم او هاجهم - ص : ٣٥٤

لكنه سلف واخشى عليه الضيعة. الخ ص : ٣٣١

مالى و للدنيا ..... ترسل بها الى فلان

( اى فاطمة رضى الله تعالى عنها ) اهل بيت بهم حاجة ص : ٣٥٢

من كان له على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

دين او عدة فليأتنا - ص : ٣٦٩

قال على رضى الله تعالى عنه لو كان عندي

من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عهد فى ذلك ما تركت

القتال - الخ ص : ٣٨٢ ، ح : ٨

فرضنا السيدنا ابوبكر سيدتنا فاطمة رضى الله تعالى

عنها فرضيت الخ ص : ٣٣٥ ، ح : ٦

من كان له عند رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم دين او عدة فليأتنا - الخ ص : ٣٣٣

ويوثرون على انفسهم آلاية ص : ٥٣٦

سالونى الزاد - ص : ٥٣٣

ليس التحصيب بشيء

رايت الزهرى يلبس من ثياب اليمن فاصبح  
بالبول - ص ٥٢٠

قال الزهرى لا بأس بالماء ما لم يغيره طعم او  
ريح او لون - ص : ٣٤

لا يبولن احدكم في الماء الدائم الحديث - ص : ٣٤  
ان المومن لا ينجس - ص : ٣٢

اي في ذاته وان كان ينجس اذا خالط النجاسة  
فقال كلا كما يحسن - ص : ٣٢٥

لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا  
( فيه ان بعض الاختلاف حسن ورحمة والاختلاف في  
هذه الاختلاف ( الامة ) بركة فخر المقلدين يعترضون  
في الاختلاف الذي هو المحسن )

فلم يعنف احدا منهم - ص : ١٢٩

ما انتم باسمع منهم - ص : ١٨٣

انه يسمع قرع نعالهم - ص : ١٨٣

باب كلام الميت على الجنائزة - ص : ١٨٣

الميت يعترض عاينه مقعده بالغداوة والعشى - ص : ١٨٣

فيقال هذا مقعدك - ص : ١٨٣

( فيه ان الميت يسمع القول )  
وانتم اعلم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
منى - ص : ١٩١

من اجزى امر الامصار على ما يتعارفون<sup>بشهم</sup> في  
البیوع والاجارات والمكيال والوزن على نياتهم  
ومذاهبهم المشهورة - ص : ٢٩٣

( فيه اختلاف المذاهب )  
قالوا لابن عباس لا نأخذ بقولك وتدع قول  
زيد - ص : ٢٤٣

( فيه التقليد لزيد بن ثابت وقول ابن عباس  
كان حقا )

سمعت ابن عمر يقول انها لا تنضر ثم سمعته يقول  
بعد ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خص لمن ص : ٢٣٦  
( فيه ان ابن عمر رجع بعد العلم بالحديث ص : ٢٣٤ )  
وكذلك رجع عن رفع اليدين بعد العلم بنسخه ( فتب  
عبد الرحمن بن القاسم - كان افضل زمانه - ص : ٢٣٦ )  
القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق رضى الله  
تعالى عنه ايضا كان افضل زمانه - ص : ٢٣٦  
( فيه انه اذا كان افضل اهل زمانه يندب اقتدائه )

اختلف عبد الله بن عباس والمتنور في غسل المحرم  
رأسه ..... فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب  
الانصاري - ص : ٢٣٨

( فيه الرجوع الى الصحابي العالم بتلك المسئلة  
المشاهد الاصل )

اقول وحديث ابن عمرو وعمر بن مرج في سماع  
الاموات لحضورهما في المستهلك - ص : ٥٨

فكره ذلك عبد الرحمن الخ - ص : ٢٥٨

فيه كراهة مخالفة العالم — و غير المقلدين  
لا يكرهون المخالفة بل يجوزون اى مخالفة المجتهد

تزويج المحرم - ص : ٢٢٨

جلو دالميتة قبل ان تدبغ - ص : ٢٩٦

الاحصاء من كل شى يحبه - ص : ٢٣٣

الذكر بعد الصلاة ..... رفع الصوت بالذكر <sup>١١٦</sup>

النساء بالليل الى المساجد - ص : ١٢٣

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان ينخر

او يدبج بالمصلى - ص : ١٣٢

كان القنوت في المغرب والفجر - ص : ١٣٦

ولم يذكر انه حوّل رداءه - ص : ١٣٩



فيه ان عدم الذكر ان كان دليلا على عدم  
التحويل فعدم ذكر رفع اليدين في الصلاة يكون دليلا  
على عدم رفع اليدين في الصلاة - انظر - ص : ١١٠  
وضع على رضى الله تعالى عنه كفصله

الا لير - ص : ١٥٩

اذا دعت الام ولدها في الصلاة - ص : ١٦١  
تفكر الرجل الشئ في الصلاة - ص : ١٦٣  
هل تكفن المرأة في ازار الرجل - ص : ١٦٨  
شع اكب عليه فقبله ثم بكى - ص : ١٦٦ (فيه الخور لثقل)  
قول الميت قدموني - ص : ١٤٦ الميت تتكلم  
الميت يسمع خفق النعال - ص : ١٤٨ الميت سماع  
فيصيح صيحة - ص : ١٤٨ - الميت صاع  
ضربت امرأته القبة على قبره سنة - ص : ١٤٤  
الظاهر انه لاجتماع الاحباب للذكر والقرأة وضرر  
الاصحاب للدعاء بالمغفرة والرحمة واما حمل فعلها على البث  
المكروه كما فعله ابن حجر فغير لائق بصنع اهل البيت  
(مرقات) حاشيه شكوة ص : ١٥٢ ٢٠٩

افضل العمل الصلاة على ميقاتها - ص : ٢٩٠  
لا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب

الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس - ص : ٢٥١ ، ٢٩٤  
 سمعت النبي صَلَّى الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ  
 الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا - ص : ٢٢١  
 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ  
 الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الذِّكْرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ  
 قَامُوا يُصَلُّونَ الخ - ص : ٢٢٠

( فِيهِ أَنَّ الصَّلَاةَ الْمَسْنُونَةَ وَالنَّافِلَةَ لَا تُصَلَّى  
 بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَعَلَيْهِ الْحَنْفِيَّةُ )  
 إِذَا رَأَى إِمَامًا فَارَمَهُ - ص : ٢٣٥  
 أَفْعَلْ كَمَا أَمْرًاؤُكَ - ص : ٢٢٣

( فِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى مُتَابَعَةِ أَوَّلَى الْأَمْرِ وَالْإِحْتِرَازِ  
 عَنْ مُخَالَفَةِ الْجَمَاعَةِ )

كُتِبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحِجَاجِ أَنْ يَخَالَفَ ابْنَ عُمَرَ  
 فِي الْحِجْرِ - ص : ٢٢٥

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ كُتِبَ إِلَى الْحِجَاجِ أَنْ يَأْتِيَ  
 لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحِجْرِ - ص : ٢٢٥

( فِيهِ الْحُكْمُ لِلاتِّبَاعِ وَالتَّقْلِيدِ وَالْإِهْرَاعُ بَعْدَ الْمُخَالَفَةِ  
 لِلْإِمَامِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَالتَّقْلِيدُ  
 الشَّخْصِي )

اوفيه ان سيدنا عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنه كان اما ما مجتهدا ولا مير في الحج كان حجاج بن يوسف و امرا الاميرا لا تباع العالم المجتهد فظهر ان اولى الامر في الحقيقة هم العلماء المجتهدون رضى الله تعالى عنهم سئل مالك ايجزى ان يمسح رأسه فاحتج بحديث عبد الله بن زيد - ص ٣١

(فيه انه لا يثبت الفرض من الحديث المذكور)  
ما الحديث يا ابا هريرة قال فساء او ضراط - ص ٢٥  
(فيه الا لتفاء بهما نظرا الى الاعمر الاغلب الاخف)  
لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجرد ريجا - ص ٢٥  
باب التسمية على كل حال وعند الوقاع ص ٢٤

(فيه انه فقل الحديث في الباب الذكر التسمية عند الوقاع واستنبط من الحديث الخاص ذكر التسمية على كل حال)

قال ابو عبد الله هذا اجود و اوكد وانما بينا الحديث الاخر لاختلافهم والغسل احوط - ص ٢٣  
الاول اسند - ص ٢٥٨

استدل البخارى على جواز قراءة القرآن للجنب ورد عليه الجمهور باحاديث وردت بمنع الجنب عن قراءة

القرآن - ص : ٣٣ ح : ٤

لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن .....  
وهو قول أكثر أهل العالم من أصحاب النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم - الخ ترمذى - ص : ٣٥  
قال الطحاوى وغيره ان حديث <sup>بجاء</sup> لا يصلح حجة  
في كون اليتيم الى الكفين او المرفقين او الا بطين وذلك  
لا ضفرابه - ص : ٣٨ ح : ١٢

الصلاة على المنبر - ص : ٥٥

فيه ان غير المقلدين لا يعلمون على هذا الحديث  
من صلى وقدامه تنور او تار او شئ مما يعبد  
فاراد به وجه الله عز وجل (ع) فيدخل فيه الاصنام) ص : ٦١  
كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب  
الحديث - ص : ٤٣

( غير المقلدين غير حامل )

اذا صلى ثم ام قوما - ص : ٩٨

امامة المبتدع - ص : ٩٦

كانت عائشة يومها عبداها ذكوان من

المصحف - ص : ٩٦

من دخل ليوم الناس فجاء الامام الاول فتأخر



الاول اولم يتاخر جازت صلاة - ص : ٩٣  
 اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة - ص : ٩١  
 متى يسجد من خلف الامام - ص : ٩٦  
 قاموا قياما حتى يروه قد سجد - ص : ١٠٣ ، ١١٢  
 اذا لم يتم الامام واتع من خلفه - ص : ٩٦  
 فيكبر كلما خفض ورفع - ص : ١٠٨  
 وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ركع  
 واذا رفع رأسه يكبر - ص : ١٠٩  
 هذه لصلاة حتى فارق الدنيا - ص : ١١٠  
 ( فيه انه لم يذكر رفع اليدين )  
 فطبقت بين كفى ..... فنهاني ابي وقال  
 كنا نفعله فنهينا عنه - ص : ١٠٩  
 ( فيه ان الحكم قد ينسخ ولا يبلغ البعض - فتدبر )  
 جلسة الاستراحة - ص : ١١٣  
 باب خروج النساء بالليل او انفس الى المساجد  
 ص : ١١٩ ، ١٢٠

قال الزهرى اذا ولغ الكلب فى اناء ليس له وضوء غيره يتوضأ به (ص ٢٩)

☆ وجاء من حديث سمرة اخرج به ابن خزيمة لقدر أيت منذ قمت أصلي ما أنتم لاقون في  
 دنياكم وآخرتكم ..... فان قلت روياه من اى باب كان من ابواب الميزان قلت  
 قيل من الباب الذى يدخل منه العصاة من المسلمين قلت هذا محتاج هذا الى دليل  
 مع ان قوله ﷺ ولقد رايت جهنم يحطم بعضها بعضا ..... رواه مسلم فدل على انه ﷺ  
 رأى الميزان كلها وكذلك قوله ﷺ عرضت على النار الخ  
 (عنى ج ٣ ص ٢٩٣)

☆ نعى النجاشي فى اليوم الذى مات (ص ١٦٤)

☆ والله انى لارجو له الخير والله ما ادري وانا رسول الله ما يفعل بى (به) (ص ١٦٦)

☆ فانى ارجو ان يؤذن لى قال ابو بكر ترحو ذلك بابى قال نعم (ص ٢٠٨)

☆ لا دريت ولا تليت (ص ١٤٨) اى لا علمت بنفسك بالاستدلال ولا تلوت القرآن (حاشية ٩)

☆ ثم لعلك ان تخلف (ص ١٤٣)

☆ واعلم ان كلمة لعل معناها للترجى الا اذا اوردت عن الله او رسوله او اوليائه فان معناها  
 التحقيق

☆ ثم لعلك ان تخلف . هذا من اخباره عليه الصلوة والسلام بالمغيبات فانه عاشا  
 حتى فتح العراق

☆ ولعل للترجى الا اذا اوردت عن الله او رسوله فان معناها التحقيق (قسطانى ج ٢ ص ٣٣٢)

☆ والرجاء من النبى ﷺ واجب نبه عليه ابن التين وغيره

☆ على فضيلة ابي بكر وعلى انه من اهل هذا الاعمال كلها (ج ٥ ص ١٤٣)

☆ ان ابنى هذا سيد ولعل الله ان يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين (ص ٥١٢٣٤٣)

☆ وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفر لكم (ص ٣٦٢)

☆ استعملت استعمال عسی قال النووی معنی الترجی فیہ راجع الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 لان وقوع هذا الامر محقق عنده رحمہ اللہ وما یدریک بعثالہ علی التفکر والتامل ومعناہ ان

الغفران لهم فی الآخرة والافلو توجہ علی احد منهم حد استوفی منه (عینی ج ۷ ص ۷۷)

☆ مامن شی لم اکن اریته الارایتہ فی مقامی هذا (ص ۱۸، ۳۱، ۸، ۱۰، ۲۶، ۱)

☆ زیادة من لتاکید النفی والتنصيص علی استغراقہ لجميع الافراد کما قال الملا علی

القاری فی شرح حدیث مارایت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 (شرح شمائل ج ۱ ص ۲۳)

وعبارة المناوی فی شرحہ علی الحاشیة "بزیادة من لتاکید النفی والنص علی استغراق  
 جميع الافراد"

☆ ماذا نزل اللیلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن (ص ۲۲، ۱۵۲، ۵۰۸، ۸۳)

☆ حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائین فاما احدهما فبثته واما الآخر فلو بثته قطع هذا البلعوم  
 (ص ۲۳)

☆ وایضا فان اللہ تعالیٰ اراد ان یعرض علی نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نسیم نبیہ

(ای آدم) من اهل الیمن واهل الشمال لیعلم بذالك اهل الجنة واهل النار

☆ فواللہ ما ینخفی علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لاراء کم من وراى ظہری (ص ۱۰۲)

☆ والاظهر ان یقال خلق اللہ تعالیٰ ادراکا یدرک بہ مالیس فی العادة ادراکہ مما کان او

سیکون ومما هو غائب عنه اولیس فی محاذاة بصیرة بمنزلة روية البصر واللہ

(مسوی شرح موطا للمحدث ولی اللہ ج ۲ ص ۲۹۶)

☆ وگفته اند کہ صواب آنست کہ چنانچہ قلب شریف آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم احاطہ وسعتی

در درک معقولات دارند حواس لطیف اور انیز احاطہ در درک محسوسات

بخشیدند و جهات سته را در حکم یک جهت گردانید و الله اعلم (مدارج، ص ۷)

☆ فانی اراکم خلف ظهري (ص ۱۰۰) الحمل على ظاهره اولی (حاشیه)



الغرض انه اخبر عن المبدء والمعاش والمعاد جميعا و انما قال دخل بلفظ الماضي

موضع المستقبل مبالغة للتحقيق المستفاد من خبر الصادق وفيه دلالة على انه اخبر

في المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات من ابتدائها الى انتهائها وفي ايراد

ذلك كله في مجلس واحد امر عظيم من خوارق العادة وكيف وقد اعطى جوامع

الكلم مع ذلك

(عینی، ج ۷، ص ۲۱۵)



☆ عن عائشة زوج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يقول ان الملكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضى في السما فتسترق

الشياطين السمع فتسمعه فنوحيه الى الكهان فيكذبون معها ما كذبة (ص ۳۵۶)



☆ قال النووي هو بفتح الهمزة اى اعلمه ولا يجوز ضمها على ان يجعل بمعنى اظنه لانه

قال ثم غلبني ما اعلمه ولانه راجع النبي ﷺ مرارا واكد كلامه بالقسم وان واللام فلولم

يكن جازما باعتقاده لما اكد كلامه ولما راجع والله تعالى اعلم (ح ۱)

(ح ۱)



☆ ..... دعاسارة على الكافر ..... فلا تسلط على الكافر فقط



☆ ركض برجله (ص ۲۹۵)



# صحیح بخاری شریف

جلد دوم

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی

فأناہ جبرئیل وهو ینفض رأسه من الغبار فقال  
قد وضعت السلاح فوالله ما صنعتہ - ص : ۵۹۰ ، ۵۹۱  
عن عائشة قالت سلم علينا رجل ونحن فی البيت فقال  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرعافقت فی اثره فاذا  
بدحیة الکلبی فقال هذا جبرئیل یا امرئ انی اذهب الی نبی  
قریظة وذلک لما رجع الی الخندق قالت فکانی برسول الله  
صلى الله تعالى عليه ولم یسمع الغبار عن وجهه جبرئیل علیه السلام  
(عینی) ج : ۸۱ ، ص : ۲۵۷

فاذا هو جالس على العرش بین السماء والارض - ص : ۳۳  
جالس على کرسی بین السماء والارض - ص : ۳۳ ، ۹۱۸ ، ۹۲۸  
باب المغاتیح فی الید - بینا انا نائم اتیت بمفاتیح  
خزائن الارض فوضعت فی یدی - ص : ۱۰۳۸  
فی رواية حتی وضعت فی یدی - ص : ۱۰۳۶  
اتیت اما حقیقة واما مجازا -  
بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع یدی

وانى والله انظر الى حوضى الآن وانى اعطيت مفاتيح

خزائن الارض او مفاتيح الارض . ص : ٩٤٥

اتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي<sup>٢٨٠</sup> <sup>ص</sup>

اعطيت مفاتيح خزائن الارض . ص : ٩٥١

انما الارض لله ورسوله . ص : ١٠٢٤

توكلت له الجنة . ص : ١٠٠٥

انى لست مثلكم . ص : ١٠٨٣ ، ١٠٠٥

ايكم مثلى . ص : ١٠٠٥

ايكم مثلى انى ابيت يطعمنى ربى ويشفينى . ص : ١٠١٢

فقالوا يا رسول الله هلا امتعتنا به . ص : ١٠١٤

اى وجبت له الشهادة بدعاءك ولست تركته لنا وكانوا

عرفوا انه عليه السلام لا يدعو لاحد بالترحم خاصة عند

القتال الا استشهد . ( عيني )

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله

لولا امتعتنا به . ص : ٦٠٣

فانما انا قاسم اقسم بينكم . ص : ٩١٥

هل نفعت ابا طالب بشئ ..... قال نعم . ص : ٩١٤

من يضمن لى ما بين لحية وما بين رجليه

اضمن له بالجنة . ص : ٩٥٥

من توكل لى ما بين رجائي و بين لحيتي توكلت  
 له بالجنة — اى تكفل عيني - ص : ١٠٠٥ ، حاشية : ١٠  
 انا اخذت بحزكم عن النار ص : ٩٦٠  
 دعاء الزائر للمزور واهله - ص : ٨٩٨  
 ان اول الخلائق يكسى يوم القيامة ابراهيم - ص : ٩٦٦  
 يريهم الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 اطاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات ..... حتى اني  
 انظر الى البدر الذى كان عليه النبي صلى الله تعالى عليه  
 وسلم كانها لم تنقص ثمرة واحدة - ص : ٥٨٠  
 رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم احد معه  
 رجلان يقاتلان عنه عليهما ثياب بيض كاشد القتال ما رايتهما  
 قبل ولا بعد - ص : ٥٨٠ ( اى جبريل و ميكائيل سلم شريف )  
 جاء جبريل الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال  
 ما تعدون اهل بدر قال من افضل المسلمين - ص : ٥٦٩  
 هذا جبريل آخذ براس فرسه عليه اداة الحرب - ص : ٥٤٠  
 من بكر فله الجنة - ص : ٥٨٢ ، ٣٢٢  
 انى حرمت المدينة ما بين لابتيها - ص : ٥٨٥  
 المراد الحرمه والتعظيم فقط لا وجوب الجزاء ( حاشية )  
 وانى اعطيت مفاتيح خزائن الارض ص : ٥٨٥

كثرة الطعام في غزوة الخندق ببركة النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم . ص : ٥٨٨ ، ٥٨٩

ص ٥٨٤

فدعا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم ثلثين صباحا .

وفي شرف المصطفى لما اصاب اهل بيته معونة

جاءت الحمى الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال

اذهي الى رعل وذكوان وعصية عصت الله ورسوله فاستهم

فقتلت سبعمائة رجل لكل رجل من المسلمين عشرة - عشرين ص ٢٣٦ ج ٨

ان رعلا وذكوان وعصية ونبي لحيان استمدوا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على عدوهم . ص : ٥٨٦

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله

لولا امتعتنا به . ص : ٦٠٣

اي ملا ابتنيته لنا لنتمتع بعامر يعني بشجاعته انما

قال ذلك لما عرفه من عادته صلى الله تعالى عليه وسلم

ان الله ورسوله ينهايانكم عن لحوم الجمر . ص : ٦٠٣ ، ٨٣٠

الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة . ص : ٦٠٥

ونهايا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت اسعدتني

فلانة فما قال لها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

شيئا . ص : ٢٦٦

انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله . ص : ٦٨٨



فقلت يا رسول الله جئت لا هب لك نفسى - ص : ٥٢ ،

ملكتمها بما معك من القرآن - ص : ٥٢ ، ٦٤ ،

انا كنا نرى سالماً ولداً وقد انزل الله فيه ما قد علمت<sup>٦٢</sup> ص

زاد ابوداؤد فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ارضديه فارضته خمس رضعات فكان بمنزلة من الرضا عة ه

ما ارى ربك الا يسارع فى هواك - ص : ٦٤ ،

قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين<sup>٨٢</sup> ص :

اذبحها ولن تجزى عن احد بعدك - ص : ٨٢٢ ، ٨٢٣ ، ٨٣٣

رخص للزبير وعبد الرحمن فى لبس الحرير لحكة بهما<sup>٨٦</sup> ص :

كان نقش الخاتمة ثلاثة اسطر محمد سطر ورسول

سطر الله سطر وكان خاتمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

فى يده وفى يد ابي بكر بعده وفى يد عمر بعد ابي بكر فلما

كان عثمان ..... فسقط الحديث - ص : ٨٤٣

عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال كان فص خاتمة

سليمان بن داؤد عليهما السلام سماوى فالقى عليه فاحذه

فوضعه فى خاتمة وكان نقشه انا لله لا اله الا انا محمد

عبدى ورسولى - عيني جلد ١ ، ص : ٢٤٦

قيل كان فى خاتمة صلى الله تعالى عليه وسلم سرامما

كان فى خاتمة سليمان عليه السلام - عيني جلد ١ ، ص : ٢٤٤

الذين بدلوا نعمة الله كفراً يحمد صلى الله تعالى عليه

وسلم نعمة الله - ص : ٥٦٦

وانى لا نظر اليه من مقامى هذا. ص : ٥٨٠، ٥٨٥

فقال ابسط رجليك فبسطت رجلى فسمعا فكا نعاله

اشتكتها قط - ص : ٥٤٤

هاجرنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

نبتنى وجه الله - الحديث - ص : ٥٤٩

رايت يد طلحة مثلاً وقى بها النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم يوم احد - ص : ٥٨١

حاشانى اطوف فى غيبة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٥٨٣

الاعتراضات من المعاندين على اميرالمومنين عثمان

رضى الله تعالى عنه والجوابات عنها - ص : ٥٨٢

اشتد غضب الله على رجل يقتله رسول الله فى

سبيل الله - ص : ٥٨٣

وقوع الابتلاء والاستقام بالانبياء عليهم السلام لينا لوا

جزيل الاجر ولتعرف اممهم ذلك فيما تموهم وليعلموا انهم

من البشر يصيبهم من الدنيا ويطرء على الاجسام ويستيقنوا

انهم مخلوقون فلا يفتنوا بما ظهر على ايديهم من

المعجزات - ص : ٥٨٣ ج ٢

فجاء رجل من المشركين و سيف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه فقال تخافني قال لا.....

ص : ٥٩٣

فنفث فيه ثلاث نفثات فما اشتيكتها حتى الساعة. ص ٥٩٤

(و والد) المراد بالوالد ابراهيم (وما ولد) اي محمد صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص ٣٠٠ ، ٣٠٤

ما جرّبنا عليك كذبا - ص ٣٣٠

ما تعلمت منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم الى يومى هذا كذبا - ص : ٦٤٦

كان اذا راي غيما او ريحا عرف في وجهه

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٤١٥

قال ابولهب لم ابق بعدكم خيرا غير اني

سقيت في هذه بعثاقتي ثوية - ص : ٤٢٣

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولى كل موومن

لاولى له - ص : ٤٠٠ ، حاشية : ١٠

فقال للشمس انت مامورة و انا مامور اللهم احببها

على شئيا فحبست عليه حتى فتح الله عليه - ص : ٤٥٠

انواع الفرح واللذة من نعيم الجنة الخ - ص : ٨٥٢

ان الله حملكم - ص : ٨٢٩

ليس للصحابي فضيلة افضل من الصعبة - ص : ٨٣٠ حاشية  
 لما رقبه ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٨٤٦  
 ما رايت احدا احسن في حلة حمراء من النبي صلى الله  
 تعالى عليه وسلم - ص : ٨٤٦

محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١  
 الوحي بالقرآن والسنة على صفة واحدة ولسان  
 واحد - ص : ٣٥ - ج : ٣

اذ رجل يملك في سرقة حرير - ص : ٦٠  
 واراد بالوجل ملكا في صورة رجل و في رواية الترمذي  
 ان الملك الذي جاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بصورتها  
 هو جبريل عليه الصلاة والسلام و في صحيح ابن حبان جاء في  
 جبريل عليه الصلاة والسلام في خرقة حرير فقال هذه  
 زوجتك في الدنيا والاخرة و في رواية لمسلم جاء في بك  
 الملك و في طبقات ابن سعد عنها جاء جبريل عليه الصلاة  
 والسلام بصورتى من السماء في حريرة فقال تزوجها فانها  
 امرأتك - عيني ج : ٩ - ص : ٣٦٥

و في اللغات والظاهر ان هذه الرواية بعد موت  
 خديجة فتكون في ايام النبوة - انتهى - ص : ٦٨ حاشية : ١٠  
 ان يكن هذا من عند الله يمضه - ص : ٦٨



قيل هذا تقرير الوقوع بقوله المتحقق بشبوت الامر  
 وصحته كقول السلطان لمن تحت يده ان اكن سلطانا  
 انتقم فيك - ماشي ١٠ ص : ٦١  
 رايتك في المنام يجي بك في سرقة من حريم - ص : ٦٨١  
 ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتزوج عائشة <sup>رضي</sup>  
 بنت ست سنين وادخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت  
 عنده تسعا - ص : ٤١  
 ولقد هلك قبل ان يتزوجني بثلاث سنين اى  
 ماتت خديجة رضى الله تعالى عنهما - ص : ٨٨٨  
 قال انهم اهلك بابي انت يا رسول الله (وقت الهجرة) ص : ٨٦٣  
 يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام قالت وعليه السلام  
 ورحمة الله قالت هو يري ما لا اري ص : ٩١٥  
 وعن الزهري وبركاته - ص : ٩٢٣

جاء في رجلان - اتاني رجلان - ص ١٥٤

المراد بالرجل الملك

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا جبرئيل  
ما يمنعك ان تزورنا اكثر ما تزورنا فنزلت وما ننزل  
الا بامر ربك - ص ١١١

النظر الى المرأة قبل التزويج - ص ١٦٨

مغاضبة عائشة هي من الفيرة التي عفى عنها ص ٩٨  
قول عائشة لم اعقل ابوي الا وهما يدنيان  
الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشيا - ص ١٩٨

(باب تسليم الرجال على النساء) يا عائشة هذا

جبرئيل يقرء عليك السلام قالت قلت و عليه السلام ورحمة الله

(اطلاق الرجل على جبرئيل ..... ) <sup>ص ٩٢٣</sup> <sup>النظر لبكرة ام المرسل عائشة</sup>  
<sup>الصديقة رضي الله تعالى عنها</sup>

فلكني لكزة شديدة و قال حبست الناس في فلادة

نبي الموت لمكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ١١٢

رايت الليلة رجلين اتاني - ص ٩٠

يا نجشه رويدك سوقك بالقوارير - ص ٩١ ، ٩٠٨

كانت زينب تغر على نساء النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم وكانت تقول ان الله انكحنى في السماء - ص ١١٣ ، ٩٠٠

اتعجبون من غيرة سعد لانا اغير منه والله اغير

متى - ص : ٨٦ ،

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اشد حياء من

من العذراء في خدرها - ص : ٩٠

رباء النسائية ( اى حرمة ) متفق عليه بين الصحابة

( ص : ٨٣ ، حاشية : ٤ )

المصاوير انما حرمت بعد النبوة بل بعد القدوم

بالمدينة -

جواز النظر الى الاجنبية مطلقاً من خواصه

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٤٢ ، حاشية : ٣

يا امة محمد لو تعلمون ما اعلم - ص : ٨٦ ،

اذا استاذنت امرأة احدكم الى المسجد فلا

يمنعها - ص : ٨٨ ،

اتانى رجلان اى ملكان - ص : ٨٥ ، ٨٥٨

رايت بشمال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويمنيه

رجلين ( اى جبرئيل وميكائيل ) عليهما ثياب بيض ص : ٨٦ ،

فابردوها بالماء - ص : ٨٥٢

اى تصدقوا بالماء عن المريض -

يشفه الله عزوجل لما روى ان افضل الصدقة

سقى الجائع - عيني ج ١ ، ص ١٤٤

بسم الله تربة ارضنا وريقة بعضنا يشقى سقينا. ص : ٨٥٥

وامسح بيد نفسه لبركتها - ص : ٨٥٦

ويعجبني الفال الصالح الكلمة الحسنة - ص : ٨٥٦

( احفظ لردالرفضة والوصاية الغير المقلدية - )

فليذبح على اسم الله - ص : ٨٢٤

فكلوا بما ذكر اسم الله عليه - ص : ٨٢٢

ضخى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

نسائه بالبقر - ص : ٨٣٣

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يحب الحلواء

والعسل - ص : ٨٣٨

فكانى انظر الى وبيض خاتمه - ص : ٨٤٢ ، ٨٤٣

كان الناس يستشفون بشفوات النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم من المرض - ص : ٨٤٥

اخرج انس بن مالك نعلين للنبي صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٨٤١

اذا قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخذت من

عرقه وشعره ثم جمعته في قارورة ..... فلما حضر انس

بن مالك الوفاة اوصى ان يجعل في حنوطه وجعله انس في

حنوطه فعوذنا من المكروه - حاشية : ٤



ما انتم باسمع لما اقول منهم - ص : ٥٦٦ ، ٥٦١  
 لا يجوز ان يتوهم احد ان ابا بكر كان اوثق بربه  
 من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في تلك الحال - ص : ٥٦٣  
 و اني - لست اخشى عليكم ان تشركوا ولكن اخشى  
 عليكم الدنيا ان تنافسوها - قال فكانت آخر نظرة نظرتها الى  
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٠٨

فاله اياه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 فاعطاه ..... ثم طلبها ابو بكر فاعطاه ..... سالها اياه عمر  
 فاعطاه ..... ثم طلبها عثمان فاعطاه ..... ثم وقعت عند آل علي فطلبها عبد الله  
 بن الزبير - ص : ٥٠٠

ولكننا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبيت يديك  
 وخلفك - ص : ٥٦٣

والله لقراءة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احب  
 الى من ان اصل من قرابتي - ص : ٥٠٦

فانطلقت الى اصحابي فقلت النجاء فقد قتل الله  
 ابارافع - ص : ٥٠٠

اقتل عبد الله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعله الى الله

تعالى

الله مولانا ولا مولى لكم - ص : ٥٠٩

قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - ص : ٥٤٩  
 ( انما قاله تواضعاً والا فعبد الرحمن من العشرة المبشرة ص : ٥٤٩ )  
 ام كلثوم بنت علي زوجة عمر رضى الله تعالى عنهم - ص : ٥٨٢  
 قال فهل تستطيع ان تغيب وجهك عني - ص : ٥٨٣  
 اذا اوترت من اوله فلا تؤتر من آخره - ص : ٦٠٠  
 حكاية الخلق الحسن لامير المؤمنين عمر رضى الله  
 تعالى عنه - ص : ٥٩٩

لا يصليين احد العصر الا في بني قريظة - ص : ٥٩١  
 اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون ائمة ولا غائباً  
 انكم تدعون سميعاً قريباً - ص : ٦٠٥  
 . الحكم الثابت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٥  
 بيعة الرجال بالمصافحة باليدين ( قطاني ) ص : ٢٦  
 لا يتحدث الناس ان محمداً يقتل اصحابه - ص : ٢٨ ، ٢٩  
 لو اقسم على الله لا برة - ص : ٣١  
 احد يكون للجمع والواحد ( النكرة تحت النفي تعد  
 والاثبات تخص ) ص : ٣١

بالاجماع ازواج الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم وفاطمة  
 والحسنان ونحوهم من اهل الجنة - ص : ١٨ ، ٢٠ : ٦  
 اجمع المسلمون على ان المعوذتين والفاتحة من

القرآن وان من محمد منها شيئاً كفر ص ٢٢١

فاذا رفعتم نعشها فلا تزعموها ولا تزالوها. ص: ٥٦، ٥٧، حاشية  
يستفاد منه ان حرمة المومن بعد موته باقية كما كانت  
في حيوته و في كسر عظم المومن ميتاً ككسره حياً  
اخبره البوداخر وابن ماجه وصححه ابن ابي حبان - ص ١١٤ - حاشية  
التحريم والاباحة في المتعة كائناً مريئاً - ص: ١٦٤، حاشية  
باب من اخبر صاحبه بما يقال فيه - ص: ٨٩٥

ان قارون قال لامرأة ذات جمال وحب هل لك  
ان اشركك في اهلي ومالي اذا جئت في ملائني اسرائيل تقولين  
ان موسى ارادني على نفسي فلما وقفت عليه بدل الله تعالى  
قلبيها ان قارون قال لي كذا كذا فبلغ الخبر موسى عليه السلام  
وكان شديد الغضب يخرج شعره من ثوبه اذا غضب فدعا  
الله تعالى وهو يبكي فاوحى الله اليه قد امرت الارض  
ان تطيعك فمرها ما شئت فاقتبل الى قارون فلما راه قال  
يا موسى ارحمي قال يا ارض خذي به فسات به الارض و بداره  
الى الكعبين فقال يا موسى ارحمي فقال خذي به فسات به  
و بداره فهو يتجلبل الى يوم القيامة ومثل هذا كثيرة.

فاتق الله واصبري فاني نعم السلف انالك - ص : ٩٣٠  
فقام ممتنًا - ص : ٤١

(شوت القيام فرحاً بهم او متفضلاً عليهم بمحبته - ح : ١)  
فان قلت لولم يقل محمد رسول لكفاه قلت لا وهذا  
شعار تمام الكلمة كما طلاق الحمد لله رب العالمين و ارادة  
السورة يتعاه - ص : ١١١٩ - ح : ٣

قال انس كافي انظر الى اصابع رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم - ص : ١١١٨

قال الاعرابي ظهور - ص : ١١١٣ - استفهام انكار  
بتقدير الاستفهام -

اهتنع ان يقال لله عز وجل علامة وان كان اعلم  
العالمين - ص : ١١٠٠ - ح : ٨

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماننا واليه النشور - ص : ١١٠  
فيه اطلاق الموت على النوم

كان القراء اصحاب مشوره عمر كهولا كانوا او شبابا  
ص : ١٠٩٦

القراء اى العلماء وكان اصطلاح الصّدر الاول انهم  
كانوا يطلعون القراء على العلماء - ح : ٢

فان قلت ما وجه المناسبة في هذه التسمية قلت



استنادا من رضى الله عنهم ورضوا عنه - ص : ٥٨٤ ، ٩٢  
 ( التبرك بالاسم - اقول كذلك تعين الثلاثة والسبعة والاربعة  
 للفاتحة للتبرك لان هذا العدد وارد في الامور الشرعية )  
 اخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عنزة ذبير رضى الله  
 تعالى عنه ثم اخذها ابو بكر ثم اخذها عمر ثم اخذها  
 عثمان ثم ال على بن ابى طالب الخ ( فيه سند البركات ) ص : ٥٤٠  
 هل للامام ان يمنع المجرمين واهل المعصية من  
 الكلام معه والزيارة ونحوه - ص : ١٠٤٣  
 القيام للادب - ص : ٤٤٣  
 عدد السبع - ص : ٨١٩ ، ح : ٥  
 يا ابا عمير ما فعل النغير - ص : ٩٠٥ ، ٩١٥  
 ويحك يا انجشة رويدك سوقك بالتقارير - ص : ٩٠٨  
 انجشة غلام النبي صلى الله عليه وسلم - ص : ٩١٥  
 لو قضى ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم  
 نبي لعاش ابنه ولكن لا نبي بعده - ص : ٩١٣  
 لعن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المخشيين من  
 الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم و  
 اخرج فلانا و فلانا - ص : ١٠١٠  
 فقال لى يا اسامة اقلته بعد ما قال لا اله الا الله قال

قلت يا رسول الله انما كان متعوذا قال اقلته بعد ما قال  
لا اله الا الله - ص : ١٠١٥

اما انا فاقوم و انا و ارجوني فوبى ما ارجو في  
قومتى - ١٠٢٣

اني احتسبت عند الله اني اصبحت سا خطا على  
احياء قريش - ص : ١٠٥٣

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب  
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله - ص : ١٠٥٣

فيخرج اليه ( الدجال ) كل كافر و منافق .....  
الذى يظهر لي ان المراد بالكافر غلاة الوافض لا نهم كفرة . ص : ١٠٥٥

يا جوج وما جوج من بنى آدم ..... قيل من  
الترك و قيل يا جوج من الترك و ما جوج من الديلم و عن كعب

هم من اولاد آدم من غير حوا - ص : ١٠٥٦ ج ٢

فليعنه - ص : ٨٩٣

فنعن المونة هو - ص : ٩٥١

لكننا مامورون بحسن الظن بالصحابة رضى الله عنهم  
اجمعين و نفى كل رذيلة عنهم و اذا نسبت طرقا تاويلها

نسبنا الكذب الى روايتها - ص : ١٠٨٥ حاشية : ٦

قال لهم اكتب لكم كتابا قال عمران النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم غلبه الوجع وعندكم القرآن  
فحسبنا كتاب الله - الحديث - ص : ١٠٩٥

يقول الله انا عند ظن عبدي بي وانا معه اذا ذكرني  
فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وان ذكرني في  
ملاء ذكرته في ملاء خيرا منهم الخ - ص : ١١٠١

الانبياء تمام اعينهم ولا تمام قلوبهم - ص : ١١٢٠  
لا يشترط روية الجسم وان كان حاضرا في المجلس <sup>٩١٥</sup> ص :

البركة من الله عز وجل - ص : ٣٨٢

شرب البول والدم تبركا - ص : ٨١٠ ، ج ٣

قاسم لانه يقسم مال الله بين المسلمين - ص : ٩١٥ ، ج ٢

المراد نفى صنعة الشغل لا نفسه - ص : ٩٠٨ ، ج ١

يا ايها - ص : ٦٣١

من يشفع شفاعته حسنة يكن له نصيب منها - آية ص : ٨٩١

الشفاعة الحسنة الدعاء للمؤمنين -

(فيه فضيلة الدعاء)

الله ورسوله آمن - ص : ٦٢٠

يرجع الناس بالدنيا وتجعون برسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم . ص : ٦٢١

ابو محمد - ص : ٦١٨

وانجشة غلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : ص : ٩١٥

عبد العشاء اى مامور - ص : ٩٤٢

يوم حرام وبلد حرام و شهر حرام - ص : ٨٩٣

صدقة الى الله والى رسوله - ص : ٦٤٥ ( بمعنى اللام )

تدب التثليث فى اكثر الاعمال الخ - ص : ٩٣٩ ج : ٣

باب الاستفتاح بصعاليك المسلمين - فانما تزرعون و

تنصرون بضعفائكم - ص : ٢٤١

ابواب الجهاد - ترمذى

يريهم الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم

واجابة دعوته - ص : ٩٠٠

الروية من المسافة البعدى والقربى يختلف باختلاف

الاشخاص والاحوال ( الاحوال ) بتفاوت درجات ومنزلهم ص : ١٠٠-١٠١

لا يشترط فى الرواية تحديد ولا قرب المسافة - ص : ١٠٢-١٠٣

لقد رايته بعد ما قتل رفع الى السماء - ص : ٥٨٤

الكرامات وذكر الاولياء

لقد وجدته يوما ياكل قطفاً من عنب فى يده



وما بمكة من ثمرة - ص : ٥٨٥ ، ٥٦١

فبعث الله لخاصه مثل الظلة من الدبر فجمته

من رسلهم - ص : ٥٦٩

يقتبض الصالحون الاول فالاول و تبقى حفالة كحفالة  
التمر والشعير ( التمر والشعير ) لا يعبا الله به شيء - ص : ٥٩٨  
كافي انظر الى الغبار ساطعا في رفاق بني غنم موكب

جبرئيل - ص : ٥٩١

لو يقيم على الله لآبره - ص : ٥٩١

فقد قتل الله ابارافع - ص : ٥٤٤

قلت لابي عامر قتل الله صاحبك ص : ١١٩

كل ضعيف متضعف لو يقيم على الله لآبره - ص : ١٩٤

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين - ص : ٩٠

فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي الخ - ص : ١١٠

الدعاء عند الكرب ..... لا اله الا الله العظيم الحليم

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموت والارض

ورب العرش الكريم - ص : ٩٣٩

حكاية روية النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و تعليمه

هذا الدعاء لابي بكر الواسي قدس سره - عيني ج ١٠ ، ص : ٥٣٥

من سب النبي عليه الصلاة والسلام من المسلم يصير  
 مرتدًا قاله سيّدنا ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه - ص : ١٠٢٣ ح : ٨١  
 الفرق بين عصمة الانبياء وعصمة المؤمنين - ص : ٩٤٨ ح : ٩  
 كان لانس رضى الله تعالى عنه مائة وعشرون ولدًا - ص : ٢٣٨ ح : ٢  
 معنى الطاغوت - ص : ٩٤٣ ح : ٢١ ، ص : ٩٨٣ ح : ٢١  
 الحرمة حكم عارض - ص : ٨٦٣ ح : ٨  
 الذبح لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٨٣٣ ح : ١٢  
 قلت لبيك اهلل كالهلاك ( اى التلفظ بالنية ) - ص : ٦٢٣  
 لا يصح - ص : ٩٥٣ - فيه نظر فان النسائي اخرجه  
 بسند صحيح على شرط مسلم - ح : ٣  
 لا يصح ، ص : ٩٥٣ - فيه نظر لان الطبراني اخرجه  
 بسند جيد - ح : ٤٤  
 لكننا مامورون بحسن الظن بالصحابة الخ - ص : ١٠٨٥ ح : ٦  
 كنت في حلقة عبد الرحمن ابن ابى ليلى وكان  
 اصحابه يعظمونه - الخ - ص : ٢٩

( وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه )

فاما ما ينفع فلم ينفعه عنه - ص : ٨٥٨

اذا امن القارى فامنوا - ص : ٩٣٤

فقال فقهاء الانصار الا ( فيه فضيلة الفقهاء ) ص : ٦٢٠

صحيح عند النسائي على شرط مسلم وحسن عند الطبراني

وغير صحيح عند البخارى - ص : ٩٥٣

تفسير المصنف ( المقتسمين ) خلافاً للجمهور - ص : ٦٨٣

الاختلاف فى نسخ الاخبار - ص : ٦٥٢

شهيد - حضر - ص : ٦٠٥

و هذا يؤيد ما ذكرنا ان البخارى ترجمه الابواب

واراد ان يلحق الاحاديث فلم يتفق له اتمام ذلك وكان

اخلى بين كل ترجمتين بياضا فضم النقلة بعض ذلك الى

بعض - ص : ١٠٠١ ج : ٣

المختار فى علم الحديث من انه اذا تعارض الرفع

والوقف حكم بالرفع بعد ذلك اذا خرج من طريق فيها

ضعف لا يضرب : ص : ١٠١١ ماشية

انكر البخارى حكم القسامة بالكلية وكذا طائفة - ص : ١٠١٨

مراد الشعبي ان الحسن مع الله تابعى يكثر الحديث عن

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعنى جرى على الاقدام عليه

و ابن عمر مع انه صحابي مقلد فيه محتاط يمتحز بها امكن له -  
 قلت وكان ابن عمر اتبع رأى ابيه في ذلك فانه كان يحض  
 على قلة الحديث عن النبي صلى الله تعالى عليه و سلم  
 بوجهين الخ - ص : ١٠٤٩ ، ج : ٣

قول الصحابي امرنا و نهينا في حكم المرفوع و لو لم يصفه  
 الى النبي صلى الله تعالى عليه و سلم - ص : ١٠٨٣ ، ج : ٥  
 فأتتني على هذا بيئته اولا فعلن بك - ص : ١٠٩٠٢  
 (فيه اهتمام السند)

قال ابن ابي مليكة وكانت اعلم من غيرها  
 بذلك لانه نزل فيها ( ما انتم باسمع الحديث ) ص : ٥٩٠  
 فمما كان ابن عمر و ابن عمر العلف بعد الحريش لا نعماء كانا مشاهدين و رقة احمد  
 رجلا لا باس به - ص : ٥٠ ، اى صدقا - جيذا - ج : ٤

ان الله تعالى تابع على رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 الوحي اكثر ما كان الوحي ثم توفي - ص : ٣٥ ،

ولا اراه الا حضرا جلي - ص : ٣٨ ،  
 يا اباذر اتدرى اين تغرب الشمس قلت الله و رسوله  
 اعلم الخ - ص : ٤٠٩ ،

و جئناك على هولا شهيدا - ص : ٥٦ ،  
 فأتى على هذا الآية فكيف اذا جئنا من كل امة





انما المفلس الذى يفلس يوم القيمة - انما الكرم  
قلب المؤمن - ص : ٩١٣

غرض البخارى ان هذا العبارات للحصر اذ ما  
والا صريح فى النفي والا ثبات وانما هو بمعنىهما .....  
فحقيقة انه حصر على سبيل الادعا كان الكرم الحقيقى هو  
القلب والشجر مجاز وكذلك الملك حقيقة هو الله والباقي  
بالتجوز - حاشية : ٥

عسى ان يطول بك عمر - ص : ٩٠٥  
قال عمر رضى الله تعالى عنه الله ورسوله اعلم  
اى الاخلاص - ص : ٩٢٥

استر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سرا فمات  
اخبرت به احدا بعده - ص : ٩٣١  
ليس فيكم صاحب السر الذى كان لا يعلمه غيره  
يعنى حذيفة - ص : ٩٢٩

لا تغضب - ص : ٩٠٣ انما قال النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم لا تغضب لانه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا  
باوضاع الخلق فيامرهم بما هو اولى بهم - حاشية : ٩ عيني، كرماني  
زعموا ان عامر احبط عمله ..... فقال  
رسول الله كذب من قاله ان له لاجرين - ص : ٩٠٨

فقال رجل من اهل مكة ما ذاك منافق لا يجب الله ورسوله فقال رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا تقول لا اله الا الله  
يبتغى بذلك وجه الله - ص : ١٠٢٥

ارانا الهدى بعد العمى فقلوبنا - به موقنات ان ما  
قال واقع الخ - ص : ٥٠٩

فينا نبى يعلم ما فى غد - ص : ٥٤٠ ، انظر ايضا ص : ١٥٥

فتبسم حين رانى وعرف ما فى نفسى وما فى وجهى الخ  
سال اناس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن  
الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليسوا بشيء  
اى النفس باعتبار والا ثبات باعتبار آخر .

ما خير النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بين امرين الا  
اختار ابسرهما - ص : ١٠٢

هو من الامور التى وقعت على لسان عمر رضى الله  
تعالى عنه فوقع كما قال - ص : ١٠٩

قال الزجاج تاويل قوله من اجزاء النبوة ان الانبياء  
عليهم السلام يخبرون بما سيكون والربا بدل على ما

يكون - ص : ١٠٣٣ ، حاشية : ١١

بخلاف النبوة المجردة فانها اطلاق على بعض المغيبات

، ص : ١٠٣٥ حاشية : ٣

فان قيل يرد عليه الالهام لان فيه اخباراً بما  
سيكون وهو الاولياء كالوحى بالنسبة الى الانبياء كالرويا  
..... وقد اخبر كثير من الاولياء عن امور

مغيبة فكانت كما اخبروا - ص : ١٠٣٥ ، حاشية : ٥

علم الاحكام الشرعية المختلفة - ص : ٨٣٦

فقلت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة منى .....

..... فقال الله في الجنة الفردوس - ص : ٥٦٤

اخبر اصحابه يوم اصيبوا - ص : ٥٦٩

انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها  
امراًة المشركين معها كتاب من حاطب الى المشركين - ص : ٥٦٤

انى اجد زيج الجنة دون احد - ص : ٥٤٩

رجع ناس (من احد) و عبد الله بن ابي و من

تبعه من المنافقين ثلث الناس - ص : ٥٨٠ ، ج : ٣

وانى لا انظر الى حوضى الآن - ص : ٥٨٥

اللهم اخبر عنا رسولك - ص : ٥٨٥



الله ورسوله اعلم - ص : ٥٩٤

والله ما علمت على اهلى الاخيراً ولقد ذكروا رجلاً

ما علمت الاخيراً - ص : ٥٩٥

فاما اسامة فاشار على رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم بالذى برأة اهله ..... قال اهك ولا نعام

الاخيراً - ص : ٥٩٥

صفوان - الواحدة صفوانة بمعنى الصفا - ص : ٦٣٥

والصفا للجمع يعنى انه مقصور جمع الصفاة وهى

الصخرة الصماء - عيني - جلد : ١ ، ص : ٣٤٦

من لباس لكم و انتم لباس لهن - ص : ٦٣٤

نفروهم ولا يغزونا - ص : ٥٩٠ فيه معجزة عظيمة

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم حيث اخبر عن امر سيكون -

وقد وقع مثل ما قال - عيني

لاعطين هذا الراية غداً يفتح الله على يديه - ص : ٦٠٥

اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلمه له - ص : ٣٣

ما هو على الغيب بظنين - الظنين المتهم والظنين  
يضن به ( اى ينجل به ) ص : ٣٦

اللوح المحفوظ ام الكتب السماوية - ص : ١٣

والله انى لا رجو له الخير والله ما ادرى وانا رسول  
ما يفعل بى فقالت والله لا ازكى بعده احدا ابدا - ص : ١٣٤

( وفى رواية اخرى ) ما ادرى ما يفعل به - ص : ١٣٤

قال الداودى ذلك قبل ان يخبر ان اهل بدر يدخلون الجنة (عيني)  
يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى - ص : ١٠١٥

وقيل هو علم غيب فجاز ان يختص ويخفيه عن غيره  
كذا فى فتح البارى - ص : ١٠٣٣ ، ماشيه ٩١

قالا هذاك منزلك قال قلت لهما بارك الله فيكما  
ذرأنى فادخله قالاما الآن فلا وانت داخله - ص : ١٠٣٣

فاقول يا رب اصحابى فيقول انك لا تدري ما احدثوا  
بعذك - الحديث - ص : ٩٦٦

قال الفريرى ذكر عن ابى عبد الله البخارى عن قبيصة  
قال هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر رضى الله تعالى عنه فقاتلهم  
ابوبكر يعنى حتى قتلوا وما توا على الكفر - (عيني) ماشيه ٩١

شع قام اليه رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلنى منهم  
فقال سبقك بها عكاشة - ص : ٩٦٨

قال السهيلي الذي عندي في هذا انها كانت ساعة  
اجابة علمها عليه الصلاة والسلام واتفق ان الرجل قال بعد ما  
انقضت والله اعلم - (عيني) حاشية : ١٥

وكل الله بالرحم ملكا ..... قال يارب اذكر  
ام انثى - ١ : ص : ٩٤٦

اطلاع الحفظة على ما هو العبد - ص : ٩٦١ ، ح : ١  
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني ارى الفتن تقع  
خلال بيوتكم كوقع المطر - ص : ١٠٣٦

لا ياتي زمان الا الذي بعده شر منه - ص : ١٠٣٤  
ماذا انزل الله من الخزائن ( اشارة الى الخيرات ) وماذا  
انزل من الفتن ( اشارة الى الشرور )

( لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير )  
صعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم  
المنبر فقال لا تسالوني عن شيء الا ببينيت لكم - ص : ١٠٥٠  
فمثل الله الجنة والنار واره كل ما يسال عنه حاشية  
ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين  
من المسلمين - ص : ١٠٥٣

لنقوم من الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا  
يشتايعانه ولا يطويانه ..... وقد انصرف الرجل بلبن لقخته

فلا يطعمه ..... وهو يلوط حوضه فلا يسقى فيه - ص : ١٠٥٥

ما من نبي الا وقد انذره قومه ولكنى ساقول لکم

فيه قولاً لہ یقلہ نبي لقومه - ص : ١٠٥٥

ما بعث نبي الا انذر امته - ص : ١٠٥٦

ما من الانبياء نبي الا اعطى من الآيات الخ - ص : ١٠٨٠

متى الساعة يا رسول الله ..... قال انت مع من اجبت<sup>١٠٥٩</sup> ص :

لو استقبلت من امرى ما استدبرت الخ كتاب التنبئ ص : ١٠٤٣

ما من شئ لواره الا وقد رايته فى مقامى هذا حتى

الجنة والنار - الخ ص : ١٠٨٢

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن اشياء

كرهها فلما اكثروا عليه المسألة غضب وقال سلونى فقال

رجل الخ ص : ١٠٨٣ ، كتاب العلم - ص : ١٩

علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان عائشة

تعيش بعده - ص : ٨٣٦

شبراً بشبر وذراعاً بذراع الخ ص : ١٠٨٨

العرب قد يخرج الكلام بخروج الشك وان لم يكن<sup>يكن</sup> فى

الخبر شك كقوله تعالى لئن اشركت ليعبطن عملك - ص : ١٩٣ ح : ٥

كتاب التوحيد - يا معاذ اذكرى ما حق الله على

العباد قال الله ورسوله اعلم ..... اذكرى ما حقهم عليه



قال الله ورسوله اعلم - ص : ١٠٩٤

نقل ابن التين عن الداودي قال قوله في هذا الطريق  
من حدثك ان محمداً يعلم الغيب ما اظنه محفوظاً وما احديكي  
ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم الغيب الا  
ما علم..... انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو  
مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من

ارتضى من رسول الآية - ( فتح الباري ) ص : ١٠٩١ ج ٢ :

فاخبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه خبرهم

يوم اصيبوا - ص : ١١٠١

ثم خلق السموات والارض كتب في الذكر كل

شيء - ص : ١١٠٣

واسجد لك ملائكتك وعلمك اسماء كل شيء - ص : ١١٠٨  
١١٠١

قال يا اباذر هل تدري اين تذهب هذه قال قلت

الله ورسوله اعلم - ص : ١١٠٣

فيوزن <sup>وعمله</sup> باربع كلمات فيكتب رزقه واجله وشقى

او سعيد - الخ - ص : ١١١١

بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين

صلاة العصر الى غروب الشمس - ص : ١١١٢ ، ١١٢٣

ليبلغ الشاهد الغائب - الخ - ص : ١١٠٩

واوحى الى هذا القرآن لا نذركم به يعنى اهل مكة

ومن بلغ هذا القرآن فهو له نذير - ص : ١١٢٤

ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله (حديث معراج)

ص : ١١٢٠ - حتى جاء سدرة المنتهى ودنا الجبار رب العزة

فقد لي حتى كان منه قاب قوسين او ادنى -

فماؤلت ذلك قبورهم - ص : ١٠٥٢

سدرة المنتهى استانت له كل بنوعتها كل الاستبانة

حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ المقرب - ص : ١٠٣٩ ح ٥

الانبياء يوحى اليهم من علم الغيب - ص : ٩١٢ ح ٣، ص : ٩١٥ ح ٦

يوشك ان يكون خيوما المسلم غنم يتبع بها شف

المجبال و مواقع القطر يفر بد بينه من الفتن - ص : ١٠٥٠ ح ٢٩

قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن

لهم جماعة و امام قال فاعمزل تلك الفرق كلها - ص : ١٠٣٩ ح ٢٩

اخراج اهل الخصوم والريب من البيوت بعد المعرفة - ص : ١٠٤٢ ح ٢٩

واما يعلم الانبياء من الغيب ما اعلموا به بوجه من

وجوه الوحي : ١٠٦٥ ح ٢٩

انه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا باوضاع

الخلايق - ص : ٩٠٣ ح ٩

الله ورسوله اعلم اى الاخلاص والارادة - ص : ٩٢٥

اما الله قد صدقكم اى المحكم على الباطن - نص : ٦١٢  
 اما انه من اهل النار المحكم على الباطن والمخاتمة - نص : ٦١٣  
 الله ورَسُوله اعلم - فى جواب هل تعلمنى احب الله ورَسُوله

المحبة فعل القلب - فيه المحكم على الباطن - (عيني) ص : ٦٣٥  
 اما هذا فقد صدق - فيه المحكم على الباطن : ص : ٦٣٥  
 عرف ما فى نفسى - ص : ٦٥٥

قطع عينا من المشركين - ص : ٦٠٠  
 لا شك ان الحُرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل  
 فى الاشياء الاباحة والتعريم عارض ولا يجوز العكس لانه يلزم  
 النسخ مرتين - عيني ج : ٢ ، ص : ٥٥٨

و ذلك لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار  
 عليها فيكون متأخراً - عيني ج : ٣ ، ص : ١٣١  
 لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار عليها فيكون  
 متأخراً - عيني ج : ٣ ، ص : ٢٣

و فيه ان الاصل فى الاشياء الطهارة - عيني ج : ٣ ، ص : ٦٣٥  
 فاذا تعارضت الآثار فالاصل الاباحة حتى يرد الحظر  
 (عيني ج : ٣ ، ص : ٣٥٩)

ان الاصل فى الاشياء الاباحة - عيني ج : ٥ ، ص : ٦١١  
 لان الاباحة اصل فى كل شئ - عيني ج : ٥ ، ص : ٦٣٩

لان الاصل عدم النهى والاصل الجواز فى ما تيسر

من الهيئات واللباس اذا ستر العورة - عيني ج : ١٠ ، ص : ٥٠٤

تكرار تلاوة قل هو الله احد - ص : ٥٠٤

احب الاعمال ادومها الى الله - ص : ٩٥٤

تنزه قوم عن شئ رخص فيه النبي صلى الله عليه وسلم - ص : ٩٠١

البدعة لغة كل شئ عمل على غير مثال سبق وشرعا  
احداث ماله يكن له اصل فى عهد رسول الله صلى الله عليه  
تعالى عليه وسلم وهى على قسمين بدعة ضلالة وهى التى  
ذكرنا و بدعة حسنة وهى ما رآه (المسامون) المومنون حسنا  
ولا يكون مخالفاً للكتاب او السنة او الاثر او الاجماع -

( عيني ج : ٢ ، ص : ٤٦٢ )

فيه امر السلطان والمحاكم باكرام السيد من المسلمين وجواز  
اكرام اهل الفضل فى مجلس السلطان الاكبر والقيام فيه  
بغيره من اصحابه والزام الناس كافة للقيام الى سيدهم الخ

( عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٣ )

اي باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا  
الى سيدكم -

( قوله فانشزوا ) اي اذا قيل لكم ارتفعوا ارتفعوا وقوموا



الى قتال عدوا و صلاة او عمل خير - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٩  
فيه الحث على الاقتداء به والنهي عن التمتع و ذم

التنزه عن المباح - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٨

وكان اصحابه ( اى عبد الله بن مسعود ) يدخلون  
عليه فينظرون اليه قولا و فعلا و حركة و سكونا حالاً و ملكة  
و غيرها فيتشبهون به رضى الله تعالى عنه - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٦  
وفيه من الفقه انه ينبغي للناس الاقتداء باهل الفضل  
و الصلاح في جميع احوالهم في هيئتهم و تواضعهم للخلق و رحمتهم  
و انصافهم من انفسهم و في ما كلمهم و مشربهم و اقتصادهم  
في امولهم تبركاً بذلك - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٦

كتاب اللباس - قل من حرم زينة الله <sup>التي</sup> اخرج لعباده  
قال الفراء كانت قبائل العرب لا ياكلون اللحم ايام حجه  
و يطوفون عراة فانزل الله آية ..... وقال النبي  
صلى الله تعالى عليه و سلم كلوا و اشربوا و لبسوا و تصدقوا في  
غير اسراف ولا مخيلة - عيني ج : ١٠ ، ص : ٢١٨

قوله هو والله خير ..... فان قلت ترك رسول الله صلى  
تعالى عليه و سلم ما هو خير قلت هذا خير في هذه الزمان  
و كان تركه خيرا في زمانه صلى الله تعالى عليه و سلم لعدم تمام  
النزول و احتمال النسخ كما اشرنا اليه عن قريب - عيني ج : ٢١٨

كان يهدي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسآله  
 العكة من السن العكة من العسل فاذا جاء يتقاضاه جاء به  
 وقال يا رسول الله اعط هذا ثمن متاعه فما يزيد رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم ان يتبسم فيا مره به فيعطى <sup>١٣٣</sup>ص ١٣٣  
 انصرا خاك ظالماً او مظلوماً - ص : ١٠٢٨

يروى عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه انه  
 لطم يوماً رجلاً لطمه ثم قال اقتص فعفا الرجل - ص : ١٠١٨  
 الا كللكم . راع وكللكم مسؤل عن رعيته ..... ص : ١٠٥٤  
 الامام ياتى قومًا فيصالح بينهم - ص : ١٠٦٦

فقال يا ابن الخطاب والله ما تعطينا الجزل وما تحكم  
 بينا بالعدل فغضب عمر حتى هم بان يقع به فقال الحر يا  
 امير المؤمنين ان الله تعالى قال لنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم  
 خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين وان هذا من  
 الجاهلين فوالله ماجاوزها عمر حتى تلاها عليه وكان  
 وقافاً عند كتاب الله عزوجل - ص : ١٠٨٢

ما منكم احد الا يشكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان  
 فينظر ايمن فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر الشام منه  
 فلا يرى الا ما قدم الخ - ص : ١١١٩

من تصبح سبع تمرات عجة لم يضره ذلك اليوم سق

ولا سحر - ص : ٨٥٩

باب ما يذكر في سَمِ النبي صَلَّى الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ص : ٨٥٩  
 العجوة نوع من التمر يضرب الى السواد من غرس  
 النبي صَلَّى الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ورفع السحر والسم من خاصيته  
 ذلك النوع او من دعائه صَلَّى الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتخصيص  
 عجوة المدينة وعدد السبع توفيقية من باب عدد الركعة ص : ٨١٩ ح : ٥٢

باب السحر - ص : ٨٥٤

الله ورسوله آمن - ص : ٩٢٠

هذا رجل قد تبعنا فان شئت ادنت له وان شئت

تركة - ص : ٨١٤

فدعوته قال ومن معي الخ - ص : ٨١٩

له اراه قبله ولا بعده مثله وكان بسط (بسيط)

الكنين - ص : ٨٤٦

بسطة - خلقة وصورة اي باسطهما بالعطاء وفي

قراءة عبد الله بل يدها بسطتان كذا في الكرمانى  
 سمعت جابرا يقول ما سئل النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عن شئ قط فقال لا - ص : ٨٩٢

يد الله ملأى لا تفيضها الخ - ص : ١١٠٢

قلت اخلف بعد اصحابي ..... و لعلك تخلف حتى  
يمنتفع بك اقوام - ص : ٩٣٣ ، جز ١ ، ٢٦  
ان ام سلمة رضى الله عنها قالت استيقظ النبي  
صلى الله عليه وسلم فقال سبحان الله ما انزل من الخزان وماذا  
نزل من الفتنة - ص : ٩١٨

وفيه حرمة الركون الى الظلمة والاحتراز عن مجالسهم  
ص: ١٠٣٦ ج: ٢٩  
(حاشية)



من زوجها اى فى قصة الافك - ص ١٠٩ ، ١١٠ ، ١١١ ،  
 قول سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه انا قاطع بكذب  
 المنافقين -

ان الذباب لا يقع على جسدك او كمال -  
 سيدنا على رضى الله تعالى عنه بايع ابا بكر رضى الله  
 تعالى عنه فى اول الامر - ص : ٦٠٩ - ح :  
 فعيل بمعنى مفعول - ص : ٦٥٢ - اليم - مولم ( اقول خير - مخبر )  
 سيدنا ابو طيبة رضى الله تعالى عنه حرم النبى عليه  
 الصلاة والسلام - اسمه نافع - ص : ٨٣٩  
 الا وهو شاهد اى حاضر - ص : ٦١٠  
 ليبلغ الشاهد الغائب ( اى الحاضر ) ص : ٦١٥  
 الطاغوت — الشيطان

من اطاعنى دخل الجنة - ص : ١٠٨١  
 من اطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد اطاع الله  
 و من عصى محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم و محمدا صلى الله  
 عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١

غلام النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٩١٥

سيرة حلي - ص : ٢٤ ، ٢٥ ، ح : ٢

ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر - ص : ٦٠٣

فسقطت ام حرام عن بئلة فماتت هنالك ففترها هنالك  
يعظمونه وليستسقون به ويقولون قبر المرأة الصالحة. عيني ج ٢، ص ٥٣٥  
وفيه الحث الى الاحسان الى الناس لانه اذا حصلت المغفرة  
تسبب الكلب فسقى ابن آدم اعظم اجراً وفيه ان سقى الماء اعظم  
قربة قال بعض التابعين من كثرت ذنوبه فعليه بسقى الماء فاذا  
غفرت ذنوب الذى سقى كلباً فما ظنك بمن سقى مومناً موحداً و  
احياه بذلك وقال ابن التين وروى عنه مرفوعاً انه دخل  
على رجل فى السياق فقال له ماذا ترى فقال ارى ملكين  
يتاخران واسودان يدنوان وارى الشرينى والخير يضحل فاعنى  
منك بدعوة يا نبى الله فقال اللهم اشكر له اليسير واعف عنه  
الكثير ثم قال له ماذا ترى فقال ارى ملكين يدنوان واسودان  
يتاخران وارى الخيرينى والشر يضحل قال فما وجدت افضل  
عملك قال سقى الماء وفى حديث سئل صلى الله تعالى عليه وسلم  
اي الصدقة افضل قال سقى الماء - عيني ج ٢، ص ٢٣

( انظر فى سبيل الماء فى محرم الحرام )

البدعة فى الاصل احداث امر لم يكن فى زمن رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم ثم البدعة على نوعين ان كانت مما  
يندرج تحت مستحسن فى الشرع فهي بدعة حسنة وان  
كانت مما يندرج تحت مستقبح فى الشرع فهي بدعة مستقبة. عيني  
ج ١٥، ص ٣٥٦

نعم البدعة — قوله بحث التزاويح  
قلت لا يلزم من عدم وقوعه من احد من الصحابة  
عدم جوازه لان مراه المومنون حسناً فهو عند الله حسن  
ولا سيما اذا فعله قوم من الصالحاء الاخبار. عيني. ج ٣: ص ٦٨  
باب موعظة المحدث عند القبر وعود اصحابه حوله —  
وكانه اشار بهذه الترجمة الى ان الجلوس مع الجماعة عند القبر  
ان كانت لمصلحة تتعلق بالحى او الميت لا يكره ذلك فاما مصلحة  
الحى فمثل ان يجتمع قوم عند قبره وفيهم من يعظمهم ويزكروهم  
الموت واحوال الآخرة. واما مصلحة الميت فمثل ما اجتمعوا  
عنده لقراءة التران والذكر فان الميت ينفع به. عيني ج ٣: ص ٢٠٦  
عن عمر بن عبد العزيز رضى الله تعالى عنه انه كان  
يشترى اعدالاً من سكره ويتصدق به فقيل له هلا تصدقت  
بثمنه فقال لان السكر احب الى فاردت ان انفق مما احب  
(عيني ج ٣: ص ٣٤٥)

يوم الى جندل. ص: ١٠٨٤

اقول كذلك يوم العرس — يوم الولادة  
الصدقة للمتصدق واهله بنفسه ان كانوا محتاجين.  
فيه سند كل طعام الفاتحة للمتصدق اذا كان محتاجاً

- الدعاء لاهل الضيافة في مكانهم - ص : ٨٩٨
- رفع اليدين عند الدعاء - ص : ٦٢٢
- رفع اليدين عند دعاء المغفرة - ص : ٦١٩
- اياكم والظن فان الظن كذب الحديث الحديث ص : ٤٢
- فقام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فخرج و خرجت معه لكي يخرجوا - ص : ٤٦
- امرنا بسبع و ذهنا عن سبع - ص : ٤٤
- و كان امرأته يومئذ خاد متهم زحى العروس - ص : ٤٨
- فاستوصوا بالنساء خيراً فانهن خلقن من ضلع - ص : ٤٩
- لا تصوموا المرأة و بعلمها شاهد الا باذنه - ص : ٨٢
- كلكم راع و كللكم مسئول عن رعيته - ص : ٤٩
- اذا دعاء الرجل امرأته الى فراشه الخ - ص : ٨٢
- فضربت التي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في بيتها يدا الخادم فسقطت الصفحة - ص : ٨٦
- فاعطى الابعرابي فضله ثم قال الايمن - ص : ٨٣٩
- لا اكلمك كذا و كذا ( بسبب ترك السنة ) ص : ٨٢٣
- فان وجدتم غيرا نيتهم ( اهل الكتاب ) فلا تاكلوا فيها
- وان لم تجدوا فاعسلوا - ص : ٨٢٥ ، ٨٢٦
- باب الغيبة — قوله تعالى لا يغتب بعضكم آلاية - ص : ٨٩٣



من مسح راس يتيّم لا يمسحه الا الله كان له بكل شئ يصر  
يديه عليها حسنه -

ان رجلا شكى الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
قسوة قلبه فقال اطعم المسكين وامسح راس اليتيم - ص: ٩٣٠، حاشية: ٣  
اي الاسلام خير قال تطعم الطعام و تقرأ السلام على من  
عرفته وعلى من لم تعرف - ص: ٩٢١

فاخذ كانه يتهميا للقيام فلم يقوموا الخ - ص: ٩٢٨  
واستجى ان يقول لهم قوموا لانه على خلق عظيم حاشية: ٢  
وكان يضحك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٠٢

☆ قال القرطبي في شرح مسلم يجوز ان يراد بالخلائق من عدانينا ﷺ يدخل هوفي عموم خطاب نفسه الخ (حاشية ٨)

☆ فيقول انا اعطيكم افضل من ذلك قالوا يا رب وای شیء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني (ص ٩٦٩)

☆ انما انا قاسم ويعطى الله (ص ١٠٨٤)

☆ فقال اعملوا انما الارض لله ولرسوله وانی اريد ان اجليكم من هذه الارض ..... والافاعلموا انما الارض لله ولرسوله (ص ١٠٩١، ١٠٩٢)

☆ ويقضى الله على لسان رسوله بما شاء (ص ١١١٣)

☆ ما ارى ربك الا يسارع في هواك (اي رضاك) (ص ٤٦٦)

☆ يريهم الله كرامة نبيه ﷺ (ص ٩٠٠)

☆ فقال ما اسمك قال خزن قال انت سهل فقال لا اغير اسماسمانيه ابى ..... ما زالت زالت فينا الخزونة بعد (فيه اختيار) (ص ٩١٣)

☆ قال ابن عيينة اى مع ذلك العسر يسرا آخر (المعرفة المعادة عين الاولى والنكرة غيرها (حاشية ٣٠)

☆ كيف تفعل شيئاً لم يفعله رسول الله ﷺ قال عمر هذا والله خير (ص ٤٣٥)

☆ فيه اشعار ان من البدع ما هو خير (طبي حاشية ٥)

☆ واقرأ القرآن في كل شهر قال قلت انى اطيق اكثر من ذلك (ص ٤٥٥)

☆ ليس فيه مخالفة النبي ﷺ لانه علم ان مراده تسهيل الامر وتخفيفه عليه وان الامر ليس للايجاب كذا في الكرمانى

☆ واغرب بعض الظاهرية فقال يحرم ان يقرأ القرآن في اقل من ثلاث

☆ فاذا رجل آدم بسط الشعر الحديث (ص ١٣٠) فان قلت مرفى الانبياء في باب مريم

واما عيسى فاحمر جعد قلت ذلك ليس في الطواف بل في وقت آخر او يراد جعودة

الجسم وقال في المجمع احمر ياول بالادمة وهي السمرة لتقاربهما لئلا ينافى وصفه

(حاشية ١٠)

في اخرى بانه آدم انتهى

(ص ٨٠٨)

☆ عون المرأة زوجها في ولده

☆ قال في المجمع والامر للارشاد لا للوجوب والالم يسمع الانكار من عمر ولم يسلم

انكاره كيف وقد عاش بعده اياما فلو كان فيه مصلحة لم يتركه فظهر انه تبين له

ان تركه مصلحة وقيل اراد النص على خلافة الصديق فلما تنازعوا واشتد مرصه عدل

عنه معولا على ما اصل فيه من استخلافه في الصلوة ..... قال ابن بطال عمرافقه من

ابن عباس حيث اكتفى بالقران ولم يكتف ابن عباس به فان قيل كيف جازبهم مخالفة

امره قلنا قد ظهر منه من القران ما دل على انه لو لم يوجب ذلك عليهم (حاشية ٨)

☆ باب وشاورهم في الامر ..... وان المشاورة قبل العزم ..... فاذا عزم الرسول لم يكن

بشر التقدم على الله ورسوله ..... قالوا رقم فلم يمل اليهم بعد العزم (ص ١٩٥)

☆ يجوز ان يكون قول النبي ﷺ في الحديث السابق "هلم اكتب لكم كتابا الخ" على

سبيل المشاورة او على سبيل الامتحان لا على حقيقة الطلب

☆ اما انه قد صدقكم (ص ٢١٢)

☆ واعلم انه ﷺ سئل عما يجوز لبسه فاجاب بعدما لا يجوز لبسه لتدل بالالتزام من على ما يجوز

وانما عدل عن الجواب الصريح اليه لانه اخصر واخصر ولان السؤال كان من عما

لا يلبس لان الحكم العارض المحتاج الى البيان هو الحرمة كذا في الكرماني (حاشية ٨٢٣)

☆ ومطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي ﷺ خص النهي بحالتين فمفهومه ان  
 ما عداهما ليس منهيا عنه لان الاصل عدم النهي والاصل الجواز فيماتيسر من الهيات  
 والملابس اذا ستر العورة (ص ٩٣٠)

☆ معنى الطاغوت هو الشيطان والصنم (ص ١٠٦ ح ٩٤٣ ج ٢)

☆ لان النبي اذا صدق صارت مقاليد امته وملكهم اليه (ص ٢٤٤ ج ٣)

☆ البيعة على الاسلام والايمان والجهاد (ص ٢١٦)

☆ عبد العصاء اى مأمور (ص ٩٤٢) اقول كذا لك عبد النبي اى مأموره

☆ عبد الرجل (ص ١٠٥٤) اقول كذا لك عبد النبي

☆ الحرام له معنيان النذر له معنيان

☆ ارادة العرف من الكلام (النذر العرفي) (ص ٩٨٨)

☆ فليعلمن الله (ص ٤٠٣) ظاهره بانه لا يعلمه فى الماضى وليس كذلك لان علمه ازلى (ج ٥)

☆ ذهاب الصالحين (ص ٩٥٢)

☆ اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عز وجل فالاستعانة من الولي منسوب الى الله

عز وجل . فاعطاء النبي والولي هو اعطاء الله عز وجل فتدبر

☆ ان الله قال من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب وماتقرب الى عبدى بشئ احب الى

مما افترضت عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احببته فاذا احببته فكنيت

سمعه الذى يسمع بى وبصره الذى يبصره ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى

بها (ص ٩٦٣) اول حديث عائشة وفؤاده الذى يعقل به ولسانه الذى يتكلم به (حاشية).....



.....وعن ابي عثمان احدائمة الصوفيه ما اسند عنه البيهقي في الزهد معنى اسرع الى قضاء حوائجه من سمعه في الاسماع وعينه في النظر ويده في اللمس ورجله في

(حاشیہ ۲۷)

المشي

يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرِيبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا

(ص ۱۱۴)

لَدَيَّان

حمله بعض الاثمة على مجاز الحذف ای مرمینینادی الخ (ح' ۳)

(ض. ۴۴۰، ح. ۷)

کان رجلا لباس به صدقا (ای جيدا) الخ

[illegible]

شاهدای حاضر

(ص ۱۰۱، ۹۱، ۱۱۰)

لم يشهدكم، لم يحضركم

عن ابن عباس قال قال النبي ﷺ يوم أحد..... الحديث 'هذا الحديث من مراسيل

(ص ۵۸۷)

الصحابه رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ما سمعت احداً منهم يحدث عن النبي ﷺ الا اني سمعت طلحة يحدث عن يوم احد

(ص ۵۸۱ ح)

خشية ان يقو افي قوله <sup>صلى الله</sup> <sup>عليه</sup> <sup>وسلم</sup> من كذب على متعمدا

أهبان بن أوس<sup>٢٠٠</sup> وقال الكرمانى ويروى وهبان بالواو المضمومة ابن أوس قلت

وهبان هو ابن صيفي الغفاري ويقال اهبان نزل البصرة وابتنى بهادراً ولما حضر

الموت قال كفنوني قالت ابنته عديسة فزدنا ثوبا ثالثا قميصا ودفناه فاصح ذلك

القميمص على المشحب موضوعا قال ابو عمر روى هذا الخبر ثقة اهل البصرة

(عینی 'ج' ۸ ص ۲۸۸)

(ص ۲۷۲)

لو كان الايمان عند الثري الناله رجال اورجل من هولاء (الفرس)

- ☆ قال القسطلاني عدم معرفة ذلك المعروف لا يستلزم نفى معرفة غيره (ص ٢٥٤ ح ٢)
- ☆ يحيى بن صالح (ص ٨٣٠) ابو حاطى ابوزكريا يقال ابو صالح الشامي الدمشقي ويقال الحمصي وهو من جملة الائمة الحنفية اصحاب الامام ابى حنيفة وكان عديل محمد بن الحسن الى مكة (عني ج ١٠ ص ١١٥)
- ☆ وزادني احمد اى احمد بن حنبل الامام رضى الله تعالى عنه (ص ٨٤٣)
- ☆ فقال اى ابو موسى لا تسئلوني مادام هذا الحبر فيكم (ص ٩٩٤)
- ☆ الرواية عن سمع النبي ﷺ ليست بقادحة اذ الصحابة كلهم عدول (ص ١٠١٢ ح ١٠١٢ حاشيه ١١)
- ☆ قال مؤمل ' لم يخرج البخارى عنه الاتعليقا وهو صدوق كثير الخطأ (ص ١٠٣٩ ح ١٠٣٩ حاشيه ٣)
- ☆ اى لا يذكر الدليل من السنة (حاشيه)
- ☆ متى الساعة قال ما اعددت لها (ص ٩١١)
- ☆ انظر ايضا المواهب مع الزرقاني قول حسان رضى الله تعالى عنه ان قال يوم ا مقاله غائب الخ
- ☆ وبشره بالجنة على بلوى تصيبه (ص ٩١٨) لعل البلوى يشتمل سقوط خاتم النبي ﷺ من يده فى البئر وكان يلعب كما مرو نكت النبي ﷺ وضربه العود فى الماء والطين يناسبه (حاشيه ٣ ص ٩١٨)
- ☆ ذكر النبي ﷺ من يقتل ببدر (وهذا من ابلغ معجزاته ﷺ) (ص ٥٢٣)
- ☆ لعل الله اطلع الى اهل بدر (ص ٤٢٢ ح ٤٢٢) قوله لعل الله قال النووى راجع الى عمر لان وقوعه محقق عند الرسول قلت الترجى فى كلام الله ورسوله للوقوع (عني ج ٨ ص ١٥٨)
- ☆ فكان رسول الله ﷺ يقول انى لا رجو ذلك (ص ٥٨٤)
- ☆ وفى المرقاة والا قرب ان ذكر لعل لتلايتكل الخ .....

☆ انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها امره امرأة المشركين معها كتاب حاطب الى

(ص ۵۶۷)

المشركين

☆ وفي نأبي يعلم ما في غد (ص ۵۷۰) فيه كراهية نسبة علم الغيب لاحد من المخلوقين

☆ انها طيبة تنفي الذنوب (ص ۵۸۰) اي المدينة والمقصود من النفي الاظهار والتميز ومن

الذنوب اصحابها المدينة الطيبة تميز المنافقين

☆ فانتم اعلم (ص ۵۹۹) (انتم اعلم بامور دنياكم) ليس علي حقيقة وانما هو تحكم (عني ج ۸ ص ۲۸۳)

☆ فقالت زينب يا رسول الله والله ما علمت الا خيرا وهي التي تساميني

☆ وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء الجيش (ص ۹۵۳)

☆ اقول۔ مولیٰ عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں

کیسے پسند ہو سکتا ہے بے شک محبوب خدا عزوجل کا لباس شریف نجاست سے پاک و صاف ہے۔

☆ یا نبی اللہ لو لا امتعتنا به ..... ای بلا ابقیتہ لنا ..... لنتمتع بعامر (ص ۶۰۳)

☆ امانہ من اهل النار (ص ۶۰۳، ۶۰۵) انک لست من اهل النار ولكنک من اهل الجنة

(ص ۷۱۸)

☆ مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله ..... الا من ارتضى من رسول فانه يطلع على ما يشاء

(ص ۶۸۱ حاشیہ )

من غيبه

☆ فما وجه التخصيص بالخمس 'قلت التخصيص بالعدد لا يدل على نفی الزائد او ذکر

هذا العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدونه انهم يعرفون من الغيب هذه الخمس او

لانهم يسئلون هذه الخمس ..... قال ابن ابطال هذا يبطل خرص المنجمين في

تعاطيههم على الغيب الخ (ص ۶۸۱ حاشیہ ۷) سورہ والذاریات

☆ وقال على الرياح (ص ٢١٩) واخرجه عبدالرزاق من وجه آخر عن ابي الطفيل قال شهدت علياً رضي الله تعالى عنه وهو يخطب وهو يقول سلوني فوالله لا تسئلوني عن شئ يكون الى يوم القيمة الا حدثتكم به وسلوني كتاب الله فوالله ما من آية الا وانا اعلم بليل انزلت ام بنهار ام في سهل ام في جبل (عيني ج ٩ ص ١٦٤)

☆ يقول الله ياتيه علم الغيب فلا يخل به عليكم بل يعلمكم ويخبركم ولا يكتمه كما يكتم الكاهن ما عنده حتى ياخذ عليه حلوانا (بغوى ص ١٨٠) وهكذا في الجازن قالت واحزنني فتمت فرايت لعثمان عينا تجري فاخبرت رسول الله ﷺ فقال ذلك علمه (ص ١٠٣٤)

☆ اني لارجوله الخير من الله والله ما درى وانا رسول الله ما يفعل به (بي) ولا بكم الحديث (ص ١٠٣٩) هونفي الدراية التفضيلية ..... اوزجر لقائله عثمان هنالك الجنة يحكمها بالغيب (ص ١٠٣٩ حاشية ١١)

☆ ولا نقضى (نعصى) بالجنة ان فعلنا ذلك يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى (ص ١٠٣٨) اني هزرت سيفاً فانقطع صدره فاذا هو ما اصاب من المومنين يوم احدثم هزرتة اخرى فعاد احسن ما كان (ص ١٠٣٢)

☆ انما انا بشر وانكم تختصمون الى ولعل بعضكم ان يكون الحن لحجته من بعض (ص ١٠٦٥ ح ١) فيه ان البشر لا يعلم الغيب الا ان يعلمه الله (ح ١)

☆ وانما يعلم الانبياء من الغيب ما اعلموا به بوجه من وجوه الوحي (ص ١٠٦٥ ح ١)



☆ لو بمعنى ان بمجرد الملازمة (حاشية ٤٠) اى لو علمت فى اول الامر ما علمت آخرا و هو

جواز العمرة فى اشهر الحج ما سقت الهدى (ص ١٠٩٥ حاشية ٢)

☆ فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها امورا عظيما ثم قال من احب

ان يسأل عن شىء فليسأل عنه فوالله لا تسألونى عن شىء الا اخبرتكم مادمت فى

مقامى هذا قال انس فاكثر الناس البكاء واكثر رسول الله ﷺ ان يقول سلونى الخ

(ص ١٠٨٣)

☆ انما خطب النبى ﷺ بعد الصلوة وقال سلونى لانه بلغه ان قوماً من المنافقين يسألون

منه ويعجزون عن بعض ما يسألونه فتغيظ وقال لا تسألونى عن شىء الا انبأتكم به

(ص ١٠٨٣ حاشية ٤)

☆ سمعت النبى ﷺ يقول ان الله لا ينزع العلم بعد ان اعطاكموه انتزاعا ولكن ينتزعه عنهم

مع قبض العلماء بعلمهم فيبقى ناس جهال يستفتون فيفتنون برأيهم فيضلون ويضلون

(كتاب العلم ص ٢٠ ص ١٠٨٦)

☆ ولن يزال امر هذا الامة مستقيما حتى تقوم الساعة (ص ١٠٨٤)

(فيه خطاب النبى ﷺ للغائبين فتدبر)

☆ باب قول النبى ﷺ لتبعن سنن من كان قبلكم ..... قال لا تقوم الساعة حتى تاخذ امتى

ياخذ القرون قبلها.

☆ باب قول الله عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية وان

الله عنده علم الساعة ..... اليه يرد علم الساعة ..... (ص ١٠٩٤) والرسول اما جميع الرسل

او جبرئيل لانه المبلغ اليهم واختلف فى المراد بالغيب فقل هو على عمومه وقيل

ما يتعلق بالوحى خاصة وقيل ما يتعلق بعلم الساعة ..... وفى الآية رد على المنجمين

وعلى كل من يدعى انه يطلع على ماسيكون من حيوة او موت او غير ذلك لانه  
يكذب القرآن (ح ١٠)

☆ مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله الحديث (ص ١٠٩) قوله مفاتيح الغيب استعارة  
مكنية وامام صراحة ولما كان جميع ما في الوجود محصورا في علمه شبهه الشارع  
بالمخازن واستعار لها بها المفتاح والحكمة في جعلها خمسا لاشارة الى حصر  
العوالم فيها ففي قوله ما تغيض الارحام الى ما يزيد في النفس وينقص ..... وفي قوله  
لا يعلم متى ياتي المطر اشارة الى امور العالم العادى ..... وفي قوله لا تدري الى امور  
العالم السفلى ..... وفي قوله لا يعلم ما في الغدا اشارة الى انواع الزمان وما فيها من  
الحوادث وفي قوله لا يعلم متى الساعة اشارة الى علوم الآخرة فان يوم القيمة اولها  
واذا نفى علم الاقرب انتفى علم ما بعده فجمعت الآية انواع الغيوب وازالت جميع  
الدعاوى الفاسدة (ح ١١)

☆ اى شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم  
☆ اختلف الخبر الوارد في قدر مسافة ما بين السماء والارض وذكر الترمذى مائة عام  
وذكر الطبرانى خمس مائة عام ..... بين السماء الدنيا والتي تليها خمس مائة عام وبين  
كل سماء خمس مائة عام ..... وغلط كل سماء مسيرة خمس مائة عام وبين السابعة  
وبين الكرسى خمس مائة وبين الكرسى وبين السماء خمس مائة عام (ص ١١٠ ح ٣)  
☆ انى اعطى الرحل وادع الرحل والذى ادع احب الى من الذى اعطى اقواما  
لما في قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير  
منهم عمرو بن تغلب (ص ١١٢) (فيه اطلاق على القلوب)

☆ اريتك في المنام مرتين اذارجل يحملك في سرقة حرير فيقول هذه امرأتك .....  
(ص ١٠٣٨)

☆ وقد نذل المرأة مما يقترون في الرويا على فتنة تحصل للوالى والملبوس كله يدل جسم  
لا بسه لكونه يشمل عليه ولا سيما اذا اللباس في العرف دال على اقدار الناس  
او موالههم و ثياب الحرير يدل على النكاح الخ

☆ فوالله ما علمت على اهلى الاخير اذ كبراة عائشة  
(ص ١٠٩٦)

☆ يردن على ناس من اصحابى .....

☆ يردن على اقوام اعرفهم ويعرفوننى

☆ بينا انانائم (قائم) اذ امر جئ اذ اعرفتهم خرج رجل من بينى وبينهم فقال هلم فقلت  
اين قال الى النار والله قلت وما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك على ادبارهم  
القهقري الحديث  
(ص ٩٤٥)

☆ انا فرطكم على الحوض ليرفعن الى رجال منكم  
(ص ١٠٣٥)

☆ وجميع اهل البدع والظلم والجور داخلون فى معنى هذا الحديث ' (حاشيه ٣٠)

☆ فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعده هذا الخير من شر الخ  
(ص ١٠٣٩)

☆ ان يخرج وانا فيكم فانا حجيحه فانه محمول على ان ذلك كان قبل ان يتبين له  
(حاشيه)

☆ هذا لا يمنعه شرع ولا عقل وهو ظاهر الحديث فوجب المصير اليه  
(ص ٨٣٩ حاشيه ٢٠)

☆ مع ان المال لرسول الله ﷺ له ان يعطى من شاء ويمنع من شاء (ص ١٠٦٣ حاشيه ٢٠)

☆ ما ظن فلانا فلانا يعرفان من ديننا شيئا وقال الليث كانا رجلين من المنافقين (ص ٨٩٦)

☆ ثم ترك فتحلل  
(ص ٢١٨)

☆ قيل كيف فعلهم خير مما كان في زمن رسول الله ﷺ

واجيب يعنى هو خير في زمانهم وكذا الترك كان خيرا في زمانه

لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو جمعت بين الدفتين

وسارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادى ذلك

الى اختلاف عظيم

(عنى ج' ١١ ص ١٨٠ ١٨١)

(ص ٩٠١)

☆ احسن الحديث كتاب الله واحسن الهدى هدى محمد ﷺ

☆ فيه ان كتاب الله احسن من كل حديث كل المخلوق منفردا ومجمعا

وهو هدى محمد ﷺ احسن من هدى كل المخلوق منفردا ومجمعا

☆ باب الضحك والتبسم

انك لعلى خلق عظيم

(ص ٨٣٩)

☆ البغيض النافع

(ص ٨٣٩ ح ٢)

☆ امر المعجزة خارج عن الطب (ما فوق الاسباب)

(ص ٤٢٦ ح ١١)

☆ للشارع ان يخص من شاء من العموم بما شاء

☆ لكن الكسوة في هذه الامة اهم لان الامور المتقدمة تتأكد حرمتها في النفوس وقد

صار ترك الكسوة في العرف عضافي الاسلام واضعا فالقلوب المسلمين

(عنى ج' ٢ ص ٢٠٣)

☆ ان الامام احمد سئل عن تقبيل قبر النبي ﷺ وتقبيل منبره فقال لا بأس بذلك وقال

المحب الطبرى ويمكن ان يستنبط من تقبيل الحجر واستلام الاركان جواز تقبيل ما

فى تقبيله تعظيم الله تعالى فانه وان لم يرد فيه خبر بالنسبة لم يرد بالكراهة .....



بعضهم كان اذ ارى المصاحف قبلها واذ ارى اجزاء الحديث قبلها و اذا قبور  
الصالحين قبلها قال ولا يبعد هذا

(عيني ج ٣ ص ٦٠٤)

سنة الله في الانبياء الماضين ان لا يؤخذهم بما حل بهم اى نفى الحرج عنهم

(ص ٤٠٥ ح ٥)

منهم من يلزمك فى الصدقات

(ص ١٠٢٣)

(نزلت فى الخوارج اى الوهابية)

الخوارج كانوا يعيرون للنبي ﷺ فى الصدقات ' الوهابية اتباعهم يعيرون العلماء اهل  
السنة والجماعة باعتبار الصدقات اى الفاتحة والاعراس ومجالس الخير ولكن  
الوهابية اشد شر لانهم ياكلون ثم يعيرون الخ فتفكر

(ص ٦٢٥)

الدعاء عند سماع الفتح مرارا

(ص ٩٨٩)

الدعاء والطعام بين يديه

يكبر ويصل ويدعو (بين السطور) (ص ٦١٣) فيه الدعاء بعد صلاة النفل

اختلف العلماء فى رفع اليدين عند الدعاء فكرهه مالك فى رواية اجازة غيره فى كل  
الدعاء

(عيني ج ٣ ص ٣٢١)

قال النووي قال جماعة من اصحابنا وغيرهم السنة فى كل دعا لدفع بلاء كالحق  
يرفع يديه ويجعل ظهره كفيه الى السماء فاذا دعا لسؤال شى وتحصيله جعل بطون  
كفيه الى السماء

(عيني ج ٣ ص ٣٥٤)

قل كيف يكون فعلهم خيرا مما كان فى زمن رسول الله واجيب يعنى هو خير فى  
زمانهم وكذا الترك كان خيرا فى زمانه لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو

جمعت بين الدفتين وسارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادمي ذلك الى  
اختلاف عظيم (عني ج ١١ ص ٣١٤ ٣١٨)

☆ وعدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم اسؤهم حالا الغلاة وهم الذين ينكرون  
الصلوات الخمس ويقولون الواجب صلاة بالغداة وصلوة بالعشى ومنهم من يجوز  
نكاح بنت الابن وبنت ابن الاخ والاخت وان من قال لا اله الا الله فهو مو من عند الله  
ولو اعتقد الكفر بقلبه (ص ٢٣٠ ج ١١)

انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار ..... الحديث

☆ كان عبدالله بن عمرو بن عباس وابن ابي اوفى وجابر وانس بن مالك وابو هريرة  
وعقبة بن عامر واقراهم رضى الله تعالى عنهم يوصون الى اخلافهم بان لا يسلموا على  
القدرية ولا يعودوهم ولا يصلوا خلفهم ولا يصلوا عليهم اذاماتوا (عني ج ١١ ص ٢٣٠)

# صحیح مسلم جلد اول

- ☆ انتم شهداء الله في الارض ص : ٢٠٨
- ☆ الاطلاع على وسوسة القلب ص : ٢٤٢
- ☆ التصرف في الباطن " "
- ☆ ان الله يامرک ان تقرء امتک ..... ان امتی لا تطيق ذلك ص : ٢٣٤
- ( اى الاختيار فى المأمور )
- ☆ الطلب من جبرئیل وطلب جبرئیل من الله عزوجل ص : ٢٣٤
- ☆ اجمعوا على من محمد حرفا مجمعا عليه فى القرآن فهو
- ☆ كافر مجرى عليه احكام المرتدين ص : ٢٤
- ☆ الدليل على ان الكافر لا يصير مومنا الا بالاقرار
- ☆ بالله تعالى وبرساله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
- ص : ٢٠٢
- ☆ وعجبت لها فتحت لها ابواب السماء - ص : ٢٢
- (على فتح ابواب السماء فى الصلاة)
- ☆ التبرک بالصالحين واثارهم والصلاة فى المواضع التى
- حلوا بها وطلب التبریک منهم ص : ٢٢٣ ، ١٩٤
- ص : ٣٠٥
- ☆ استعباب احتساب مواضع الشيطان ص : ٢٣٨

- ☆ القراءة سبب نزول الرحمة وحضور الملكة ص : ٢٦٩
- ☆ استعجاب حضور مجامع الخير ودعاء المسلمين في خلق الذكر والعلم ونحو ذلك ص : ٢٩١
- ☆ قراءة سورة الاخلاص في المجلس ص : ٢٤١
- ☆ اشتكت النار الى ربها ..... الحديث ص : ٢٢٣
- ☆ اقلت والصواب الاول لانه ظاهر ظاهر الحديث ولا مانع من جملة على حقيقته فوجب الحكم بانه على ظاهره.....)
- ☆ الخطاب للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم والجواب لا يبطل الصلاة عندنا وعند غيرنا ص : ٢١٣
- ☆ فلا ازال اسجد حتى القاه اى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢١٥
- ☆ انى لاراه الاحضورا جلى ص : ٢٠٩
- ☆ رفع الصوت بالعلم جائز فى المسجد عند ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه ص : ٢١٠
- ☆ الجلوس على الكرسي ص : ٢٨٤
- ☆ للشارع عليه الصلاة والسلام ان يخص من العموم ماشاء ص : ٢٢٣
- ☆ سماع صوت فتح باب السماء ص : ٢٤١
- ☆ الاختيار فى توقيت المسح ص : ١٢٥
- ☆ عرض اعمال الامة ص : ٢٠٤
- ☆ الاطلاع على ما فى القلب من الايمان والارادة وتصديق



الصحابة بقولهم الله ورسوله اعلم - ص : ٢٢٢

☆ مل تدرى ما احد ثوا بعدك الخ - ص : ١٢٦

☆ الميراد به المنافقون والمرتدون او اصحاب المداوى

والكبار او اصحاب البدع وكل من احدث في الدين

فهو من المطرودين عن الحوض كالمخارج والرافض

وسائر اصحاب الامواء - ص : ١٢٦

☆ يذكر الله تعالى في كل احيائه

هذا الحديث اصل في جواز ذكر الله تعالى بالتسبيح والتهليل

والتكبير والتحميد وشبها من الاذكار وهذا جائز باجماع

المسلمين ..... كان يذكر الله تعالى متطهرا ومحدثا

وجنبيا وقائما وقاعدا ومضطجعا وما شيا - ص : ١٦٢

☆ اذا سمعت صوتا فناد بالصلاة اى صوت الشيطان ص

☆ القيام للداخل اذا كان من اهل الفضل والخير فليس

من هذا بل هو جائز عند السلف والخلف - ص : ١٤٠

☆ تعظيم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورويته والفرح

به واعلان حضوره بالتصفيق في الصلاة - ص : ١٤٩ ، ١٤٨

☆ اقيموا الركوع السجود فوالله انى لاراءكم من بعدى

وربما قال من بعد ظهري اذا ركعت وسجدتم - ص : ١٨٠

قال احمد بن حنبل وجمهور العلماء هذه الروية روية

بالعين حقيقة .

(من بعدى ) اى من ورأئى ..... قال القاضى وحمله

بعضهم على ما بعد الوفاة وهو بعيد عن سياق الحديث .

☆ كيفية الصلاة على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فى الصلاة

اللهم صل على سيدنا محمد - ص : ٤٥

☆ استجب العلماء قرأة القران عند القبر هذا الحديث ص : ١٣١

☆ نسألوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه

..... وكل بكرة علف لبرو ابكم الخ ص : ١٨٣

☆ التصرف فى الصدر وازالة الوسوسة والكبر من القلب

ص : ١٨٨

☆ فرفع يديه وقال اللهم امتى امتى وبكى الخ ص : ١١٣

فيه استجاب رفع اليد للدعا -

☆ انما هى اى المساجد لذكر الله والصلاة وتلاوة القرآن

ص : ١٣٨

☆ التبرك بآثار الصالحين - ص : ١٩٦

☆ اسئالك مرافقتك فى الجنة - ص : ١٩٣

☆ تخصيص المكان للصلاة فى المسجد النبوى ص : ١٩٤

☆ بيننا انا نائم اتيت بمفاتيح خزان الارض فوضعت

ص : ١٩٩ ، ٢٠٠

فى يدي

- ☆ ارسلت الخلق كافة ص: ١٩٩
- ☆ اين الله قالت في السماء- ص: ٢٠٢
- ☆ النبي اولى بكل مومن من نفسه الخ ٢٨٥
- ☆ اذا قام وحده فليطل ما شاء- ١٨٨
- ☆ قرن الشيطان . قيل القرنان ناحيتا الرأس وانه على ظامره وهذا هو الاقوى- ص: ٢٠٥
- ☆ قلت يا رسول الله عليه الصلاة والسلام مرارًا- ص: ٢٤٠
- ☆ الخطاب للنبي عليه الصلاة والسلام والمراد غيره ص: ٢٨١
- ☆ المجتهد لا يقلد المجتهد ص: ٢٠
- ☆ اللهم افتح ..... اللهم بين ص: ٢٩٥
- ☆ الحكمة في اذنه ثم ابطاله ان يكون في ابلغ في قطع عاداتهم في ذلك وزجرهم عن مثل ذلك كما اذن لهم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الاحرام بالحج حجة الوداع ثم امرهم بفسخه وجعله عمرة بعد ان احرموا بالحج وانما فعل ذلك ليكون ابلغ في زجرهم الخ ص: ٢٩٣
- ☆ هو ( الجمل ) لك اى يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والله يغفر لك - ص: ٢٠٥
- ☆ انه راهما روية عين ..... وازال الحجب بينه وبينهما ص: ٢٩٤ (نوى)

- ☆ معرفة امور الجنة والنار تفصيلا . ص : ٢٤
- ☆ يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم الخ ص : ٩٦
- ☆ القيام والصباح عند التوسل ص : ٢٢
- ☆ السنة في كل دعاء رفع اليدين ص : ٩٣
- ☆ استحباب تكرار الدعاء ثلاثا . ص : ٢٩٣
- ☆ لو قلت نعم لوجبت . ص : ٣٢٢
- ☆ الحجر الاسود لا ينفع لذاته . ص : ٣١٣
- ☆ اتاعبد الله ورسوله . ص : ٣٦٥
- ☆ اى ما اقول لكم حق — نووى — فاعتمدوه واستيقنوه
- ☆ كثيرا ما يقع فى كلام العرب صورة التشكيك المراد به اليقين . ص : ٣٢٩
- ☆ جواز تخصيص بعض الايام لمصاحبة ص : ٣٠٩
- ☆ انظروا الى هذا الخبيث يحط ب قاعدا ص : ٢٨٣
- ☆ كان لا يقتضى التكرار
- ☆ (كنا نتمتع ) وكان التمتع اى تمتع العمرة الى الحج مرة وهى حجة الوداع . ص : ٣٢٢
- ☆ فعله لبيان الجواز ويكون فى حقه حينئذ افضل . ص : ٣٥٣
- ☆ الحديث ينسخ بعضه بعضا كما ينسخ القرآن بعضه بعضا . ص : ١٥٥
- ☆ النسخ فى الحديث والقرآن .



- ☆ عادة مسلم وغيره من أئمة الحديث يذكرون الأحاديث التي يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ - ص : ١٥٦
- ☆ جواز الاجتهاد في زمن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ١٦١.
- ☆ مفهوم العدد باطل عند جمهور الأصوليين - ص : ٢٢١
- ☆ لولا اني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعله لم افعله - ص : ٢٢٥
- ☆ مارايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي سجدة الضحى قط واني لا سجد بها الخ - ص : ٢٢٩
- ☆ كان يفعل لا يلزم منه الدوام ولا التكرار عند الاكثرين والمحققين من الأصوليين - ص : ٢٥٢
- ☆ واصل بن عبد الرحمن كان يختم القرآن كل ليلتين - ص : ٢٦٢
- ☆ كانت عائشة رضي الله تعالى عنها اذا عملت العمل لزمته ص ٢٦٦
- ☆ كان آل محمد اذا عملوا عملا اشبهتوه - ص : ٢٦٦
- ☆ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا عمل عملا اشبهته - ص : ٢٥٦
- ☆ الصعابة كلهم عدول ص ٢٨١
- ☆ القراءة بالاحرف اسبعة كانت في اول الامر خاصة ..... عادت الى قراءة واحدة - ص : ٢٢٤
- ( التقليد الشخصي )

- ☆ فقال فقهاء الانصار اما ذو رأينا الخ ص : ٢٢٨
- ☆ يرجع الناس بالدينيا وترجعون برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٢٨ ، ٢٢٩
- ☆ يا للمهاجرين يا للانصار لبيك يا رسول الله ص : ٢٢٩
- ☆ الله ورسوله امن ص : ٢٢٩
- ☆ ادع الله لهم بالبركة ص : ٢٣
- ☆ ( ادعوا للصحابة رضى الله تعالى عنهم وكذلك الفاتحة لهم ) ص : ٢٢ ، ٢٣
- ☆ الدعاء على الطعام
- ☆ الاختلاف في جواز السهو وامتناعه ص : ٢١٢
- ☆ لك بها عذق في الجنة ص : ٣١١
- ☆ انا سر صنيك ولا نسؤك الخ ص : ١١٣
- ☆ الاتقول يا رسول الله ص : ١٢٦
- ☆ كيف انتم يا اهل البيت ص : ٢٦
- ☆ اى ازواجه صلى الله تعالى عليه وسلم
- ☆ ان عاشورا يوم من ايام الله الخ ص : ٣٥٨
- ☆ ان الله نيورها ( القبور ) لهم بصلاقي ص : ٣١٠
- ☆ حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت ص : ٣١١
- ☆ الدعاء على الطعام ص : ٣٦٢
- ☆ عادة المحدثين انهم يذكرون اولا منسوخا ثم يذكرون ناسخا ص : ١٥٦

- ☆ انا اشفيك من ذلك - ص: ١٥٦
- ☆ لا يقال يا خالق القردة والخنازير ويا رب الشر ونحو هذا ص: ٢٦٢
- ☆ امين الله قالت في السماء - ص: ٢٠٢
- ☆ فلما اسن بنى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اوتر ببيع - ص: ٢٥٦
- ☆ ينبغي الادب مع الائمة الكبار - ص: ٢٦٢
- ☆ البدعة خمسة اقسام - ص: ٢٨٥
- ☆ الدعاء على الطعام - ص: ٣٦٢
- ☆ كل عمل ابن آدم له الا الصيام - ص: ٣٦٣
- ☆ من صلى صلاة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام - ص: ١٦٩
- ☆ لا صلاة الا بقراءة - ص: ١٤٠
- ☆ من قرأ بام القرآن فقد اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل - ص: ١٤٠
- ☆ وفي رواية فهو خير - ص: ١٤٠
- ☆ ايكم قرأ او ايكم القارى - ص: ١٤٦
- ☆ قال حين قرأ المقتدى في صلاة الظهر او العصر - ص: ١٤٢
- ☆ اذا قرء فانصتوا جميع عند مسلم
- ☆ اذا قال القارى غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال من - ص: ١٤٦
- ☆ خلف آمين الخ
- ☆ واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين - ص: ١٤٤

- ☆ قال زيد بن ثابت لا قراءة مع الامام في شئ ص: ٢١٥
- ☆ لا صلاة بحضرة طعام ص: ٢٠٨
- ☆ كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب ص: ٢٠٥
- ☆ الصلاة خلف عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه ص: ١٣٣
- ☆ ان صلى (الامام) قائماً فصلوا قِياماً وان صلى قاعدا فصلوا قعوداً ص: ١٤٤

(هذا منسوخ بالنقل الآخر)

- ☆ سماع الميت بكاء اهله ص: ٢٠٢
- ☆ الموت ليس بافناء ولا اعدام انما هو انتقال وتغير حال واعدام للمسجد دون الروح ص: ٢٠١
- ☆ الدعاء لانسان مدين في الصلاة ص: ٢٣٤
- ☆ الدعاء للمستضعفين في الصلاة ص: ١٤٩
- ☆ اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيراً ص: ٢٠٠
- ☆ اى الدعاء والاستغفار الى
- ☆ استحباب الدعاء للميت عند موته ولاهله الى ص: ٢٠١
- ☆ يستحب رفع الصوت بالذكر بعد المكتوبة عند البعض ص: ٢١٤
- ☆ رفع الصوت بالعالم والخصومة في المسجد ص: ٢١٠
- ☆ كره الناس تغير هيئة المسجد واحبوا ان يدعه على



ص: ٢٠١

مِائَةُ الْ

ص: ١٩٤

\* تخصيص المكان للصلاة في المسجد

ص: ٢٦٣

\* المشرك يطلق على كل كافر

\* اذا قال القارى غير المنضوب عليهم..... آمين ص: ١٤٦

ايكم القارى ( اى خلف الامام )

- ☆ الا ينظر المصلي اذا كيف يصلي فانما لنفسه واني والله لا بصر من ورأى كما ابصر من بين ايدي (ص ١٨٠)
- ☆ يرغب الى الخلق حتى ابراهيم عليه السلام (ص ٢٤٣)
- ☆ فتلا عنافي المسجد انا شاهد (اي حاضر) (ص ٣٨٩)
- ☆ ما من شئ لم اكن رايته الا قدر ايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار الخ (ص ٢٩٨)
- ☆ ما من شئ توعدونه الا قدر ايته في صلاتي هذه (ص ٢٩٨)
- ☆ اني رايت الجنة ..... لو اخذته لا كلمت منه بقيت الدنيا ورايت النار الخ (ص ٢٩٨)
- ☆ عرض علي كل شئ تولجونه ..... اي من جنة ونار وقبر ومحشر وغيرها ..... فعرضت علي الجنة وعرضت علي النار الخ (ص ٢٩٤)
- ☆ هذا اولي واشبه بالفاظ الحديث الخ (نوى) (ص ٢٩٤)
- ☆ رايت في مقامي هذا كل شئ وعدتم ياتي قبا كل سبت (ص ٢٩٦)
- ☆ شد الرحال والسفر لزيارة قبر النبي عليه الصلاة والسلام الخ (ص ٩٣)
- ☆ ان الله تعالى خص جبرئيل بالوحي والغيب (ص ٨٩)
- ☆ التمسك بالعموم ..... اي ما نزل علي في الحمرشي الا هذه الآية الفاذة الجامعة (ص ٣١٩)
- ☆ لست مثلنا يا رسول الله ﷺ (ص ٣٥٣)
- ☆ وهو ابلغ في التفهم والتدبر من قراته بنفسه (ص ٢٤٠)

# صحیح مسلم جلد دوم

- الاختلاف في اطييب المكاسب - ص : ١٥  
 الثواب والاجر في الاخرة مختص بالمسلمين - ص : ١٥١  
 الكاهن هو الذي يدعى مطالعة علم الغيب ص : ١٩  
 المتبرك بآثار الصالحين - ص : ٣٠  
 الاجماع على المتبرك بآثار النبي صلى الله  
 تعالى عليه وسلم - ص : ١٦٩ ، ١٨٠  
 الدعاء والصدقة يصل ثوابها الى الميت  
 بالاجماع - ص : ٣١  
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محصوم عن  
 الكذب و من تغير شئ من الاحكام في صحته  
 و مرضه - ص : ٣٢  
 الاخبار بطول عمر سعد رضي الله تعالى عنه  
 و هو من المعجزات - ص : ٣٠  
 الاخبار عن الغيب - ص : ١٠٢ ، ١٢٤ ، ١٢٨ ، ٢١٠ ، ٢٠٥  
 ١٩٣ ، ١٤٩ ، ١٤٨ ، ١٣٩ ، ١٣٢ ، ٢٣٣ ، ٢٣٦ ، ٢٦٣ ، ٢٣٤ ، ٢٤٩ ، ٢٩١

٢٩٠ ، ٣٠٢ ، ٣٠٨ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ، ٣١١ ، ٣٨٣ ، ٣٤٠ ، ٣٣٩ ، ٣٩٠ ، ٣٩٢ ،  
٣٩٣ ، ٣٩٣ ، ٣٩٥ ، ٣٩٦ ، ١١٥ ، ٣٨٤ -

البدعة الحسنة والبدعة السيئة - ص : ٩٠

سَيِّدَنَا مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ عَلَى رِضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ  
يُعْظَمُ لَأَثَارِ الشَّيْخَيْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
لَا أَمَانَ لِمَالٍ حَرْبِي - ص : ٨٠

انواع نخل المدينة مائة وعشرون نوعا - ص : ٨٥  
مَا أَنُزِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ فِي  
مَوْطِنٍ مِنَ الْمَوَاطِنِ - ص : ٨٤

جَسَتْ الشَّمْسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ  
يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَصَبِيحَةَ الْإِسْرَاءِ - ص : ٨٥  
الغضب لله و لرسوله - ص : ٨٨

انفقد الاجماع على صحة خلافة ابي بكر  
الصديق رضى الله تعالى عنه - ص : ٩٢

رفع اليدين في الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٢٣

و عند دعاء المغفرة - ص : ٣٠٣

لا باس برفع الصوت في الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٠٨

و كان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا

استحباب الذكر والدعاء بعد صلاة الصبح - ص ٢٥٥



يستحب القيام لاهل الفضل اذا قبلوا عند

جماهير العلماء - ص : ٩٥

يبلغ صوت عباس رضى الله تعالى الى ثمانية اميال<sup>نظ</sup>

يستحب بيان احوال رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم واصحابه و غزواتهم عند اجتماع المسلمين - ص : ١٠٣

و اجتماعهم على الطعام و جواز دعائهم اليه قبل

اداركه الخ - ص : ١٠٣

يستحب تكرير الدعاء ثلاثا. ص : ١٠٨

انما ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لآمرني

بامرك بما شئت - ص : ١٠٩

والله لحما رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اطيب ريحا منك - ص : ١١٠

كان عامر رجلا شاعرا - ص : ١١١

و حبت يا رسول الله لولا امتعتنا به - ص : ١١٢

ما استغفر رسول الله لا انسان يخلصه الا اشتهد - ص : ١١٥

الصحابه كلهم عدول قدوة لا نخالة فيهم رضى الله

تعالى عنهم - ص : ١٢٢

اغثنى يا رسول الله — في يوم القيامة - ص : ١٢٣

لا املك لك من الله شيئا اى الا باذن الله تعالى

ص : ١٢٣

ختم النبوة — انه لا نبي بعدى - ص : ١٢٦ ، ٢٣٨

انا اللبنة - ص : ٢٦١ ، ٢٤٨

خروج دجالين كذابين مدعى النبوة الكاذبة - ص ٢٩٤  
الخوارج والقرامط من الفرق الضالة دعاة على

ابواب جهنم - ص : ١٢٤

ماسرته ميسرا ولا قطعتم واديا الا كانوا مدمم - ص ١٣١  
المراد بما ذبح على الضب وما اهل به بفير الله

ما ذبح للأصنام - ص : ١٣٥ ، ١٦٠

قلذبح على اسم الله - ص : ١٥٣

حرم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

الحمر الاهلية - ص : ١٣٩

ان الله ورسوله ينهيانكم ص : ١٥٠

اجمع المسلمون على تحريم شحمه ودمه وسائر

اجزائه - ص : ١٥٠

الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزهون عن النقائص

في الخلق والخلق ونزههم الله تعالى من كل عيب ومن

كل ما يفيض العيون وينفر القلوب - ص : ٢٢٤

ما بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا محملا

ومحرما - ص : ١٥١

هجر ان اهل البدع والفسوق - ص: ١٥٢، ٣٩٣، ٣٩١  
 اسم ام الحسن البصرى خيرة رضى الله تعالى عنهما ص: ١٩٨  
 شرب من زمزم وهو قائم - ص: ١٤٣  
 بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد  
 ومن امة محمد - ص: ١٥٦

يكراه ان يوتر غيره بموضعه من الصف الاول - ص: ١٤٢  
 ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى  
 عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص: ١٤٨  
 فذبح لهم - ص: ١٤٤  
 الدعاء على الطعام بالبركة - ص: ١٤٩  
 كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله  
 تعالى عنه - ص: ١٨٥

المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع  
 والخلاف - ص: ١٨٤

فعلسها للمرضى لنستشفى بها - ص: ١٩٠  
 لم يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٩٦  
 انما بعثت قاسما اقسم بينكم - فانما انا قاسم  
 اقسم بينكم - ص: ٢٠٤

بيعة الصبي بيعة تبريك وتشريف لا بيعة

- هجر ان اهل البدع والفسوق - ص: ١٥٢، ٣٦٣، ٣٦١
- اسم ام الحسن البصري خيرة رضى الله تعالى عنهما - ص: ١٦٨
- شرب من زمزم وهو قائم - ص: ١٤٣
- بسم الله الله تقبل من محمد وآل محمد
- ومن امة محمد - ص: ١٥٦
- يكراه ان يوتر غيره بموضعه من الصف الاول - ص: ١٤٢
- ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى
- عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص: ١٤٨
- فذبح لهم - ص: ١٤٤
- الدعاء على الطعام بالبركة - ص: ١٤٩
- كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله
- تعالى عنه - ص: ١٨٥
- المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع
- والخلاف - ص: ١٨٤
- فعلسها للمرضى لنستشفى بها - ص: ١٩٠
- لم يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٩٦
- انما بعثت قاسما اقسم بينكم - فانما انا قاسم
- اقسم بينكم - ص: ٢٠٤
- بيعة الصبي بيعة تبريك وتشريف لا بيعة



تكليف - ص : ٢٠٩

استحياب الدعاء للمولود عند تحنيكه ومسحه بل

لتبريك - ص : ٢٠٩

بقول المسلمين كلهم في التشهد السلام عليك ايها

النبي ورحمة الله وبركاته - ص : ٢١٢

يجب توقيف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بما

تقتضى مرتبة كما امر الله تعالى - ص : ٢٣٥

العلم بما في الفد - ص : ٢٣٦ ، ٢٤٩

الاخبار عن ما في الفد و باى ارض تموت - ص : ٢٤٩

انا آخذكم عن النار - ص : ٢٣٨

اما شعرت ما عملوا بعدك - ص : ٢٣٩

استفهام انكارى كما في او ما عملت - ص : ٢٢٣

المراد بهم الذين ارتدوا عن الاسلام - ص : ٣٨٣

انى والله لا انظر الى حوضى آلان - ص : ٢٥٠

انى قد اعطيت مفاتيح خزان الارض - ص : ٢٥٠

اعطيت الكثرين الاحمر والاسود - ص : ٣٩٠

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس

واجود الناس واشجع الناس - ص : ٢٥٢

الملءة يراهم الصحابة والاولياء - ص : ٢٥٢ ، ٣١٤

فيه فضيلة زيارة الصالحين والاصحاب.

يستحب تقليد السيف في العنق - ص : ٢٥٢

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم الف اسم - ص : ٢٦١  
السنزه عمار خص النبي عليه الصلاة والسلام ليس

يتقوى - ص : ٢٦١

لو صدر مثل هذا الكلام في شأن النبي صلى الله عليه  
وسلم اليوم كان كفرا وجرت على قائله احكام المرتدين - ٢٦٢  
لا تسألوني عن شئ الا اخبرتكم به ما دمت

في مقامى هذا - ص : ٢٦٣

سلوني عما شئتم - ص : ٢٦٣

يستحب الدفن في المواطن المباركة والقرب من

مدافن الصالحين - ص : ٢٦٤

الحضرة موجود عند جمهور العلماء - ص : ٢٦٩

وهو الصحيح - ص : ٢٦٢

ستينا موسى عليه الصلاة والسلام قائم يصلى

في قبره - ص : ٢٦٨

الادب مع العالم وحرمة المشايخ وترك الاعتراض

عليهم وتاويل ما لا يفهم ظاهره من افعالهم وحركاتهم

واقوالهم - ص : ٢٤٠

سَيِّدَنَا مَعُويَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْعَدُولِ

الْفَضْلَاءِ وَالصَّحَابَةِ النَّجَبَاءِ - ص : ٢٤٢

و غَايَةِ مَحَبَّةِ اللَّهِ تَعَالَى لِعَبْدِهِ كَشَفِ الْحَجَبِ

عَنْ قَبْلِهِ حَتَّى يَرَاهُ بِبَصِيرَتِهِ - ص : ٢٤٢

الصَّعَالَى يَجْسُنُ فِي حَقِّهِ الْإِنْتِطَاعَ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ص : ٢٤٢

أَذْكُرُكَ اللَّهُ فِي أَمَلٍ بَيْتِي - ص : ٢٤٩

لَمْ يَقْبِضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مُقَدَّهَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ

يَخِيرُ - ص : ٢٨٦

جَوَازُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ - ص : ٢٨٠

عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ لَا كَرَاهَةَ بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ - ص : ٢٩٨

زِيَارَةُ الصَّالِحِينَ وَ فَضْلُهَا - ص : ٢٩١ ٣١٤

مَعَانِقَةُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَادِمِ مُسْتَحَبَّةٌ وَهُوَ الصَّيِّحُ - ص : ٢٨٣

يَجُوزُ إِمَارَةُ الْمُفْضُولِ وَتَوَلِيَّتُهُ عَلَى الْفَاضِلِ لِلزُّرُورَةِ - ص : ٢٨٣

الْغَيْرَةِ مَسَامَحٌ لِلنِّسَاءِ لَا عَقُوبَةُ عَلَيْهِنَ فِيهَا لَمَّا

جَبَلْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ - ص : ٢٨٣

يَحْرُمُ إِذَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ

حَالٍ وَ عَلَى كُلِّ وَجْهِ - ص : ٢٩٠

عَدَمُ أَظْهَارِ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

على احد - ص : ٢٩٦

كتمان الاسرار الالهية طريق العارفين وخواص  
الاولياء والصحابه رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١

يشتب انشاد الشعر في المسجد اذا كان في مدح  
الاسلام وامله او هجاء الكفار - ص : ٣٠٠

ضفى واشتفى - نسبة الشفاء الى حاتم بن  
ثابت رضى الله تعالى عنه - ص : ٣٠١

الجهر بالقرآن فضيلة اذا لم يكن فيه ايذاء للنائم  
او مصبل او غاييرهما او رياء - ص : ٣٠٣

ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسه وان  
ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء هم خير منه - ص ٣٢٢، ٣٢١  
الله ورسوله مولاهم - ص : ٣٠٦

الاخبار عن الفتن والحروب وارتداد من ارتد  
العرب معجزات - ص : ٣٠٨ ، ٣١٩

لواقم على الله لآبره - ص : ٣١١  
نعم وابيك لا تراد به حقيقة القسم - ص : ٣١٢  
رب اشعت مدفوع بالابواب لواقم على الله  
لآبره - ص : ٣٢٩

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل



من الفارس : ٣١٢

السلام على الميت في قبره وغيره وتكرير السلام

ثلاثاً - ص : ٣١٢

الكلام مع الميت ايضا

اثبات كرامات الاولياء - الصواب جريان

الكرامات بقلب الاعيان واحضار الشئ من العدم ونحوه ص ٣١٣

كرامات الاولياء تقع باختيارهم وطلبهم وهو الصحيح ص ٣١٣

البهائم تحشر يوم القيامة - ص : ٣٢٠

ما تواضع احد الله الا رفعه الله - ٣٢١

القضيل في مسألة الغيبة - ص : ٣٢٢

او ما عملت استفهام انكارى (ومثله اما شعرت) ص ٣٢٣

وجب حمل اللفظ على ظاهره شرعا اذا (لا) يمنعه

عقل ولا شرع - ص : ٣٢٠

معنى حديث فان الله تعالى خلق آدم على صورته - ٣٢٤

غفران الذنوب بلا توبة اذا شاء الله غفرانها - ص : ٣٢٩

سؤال رجل "متى الساعة" وجواب النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم له "وما اعددت لها" ص : ٣٣١

اطفال المشركين في الجنة - ص : ٣٣١

اختلاف المذاهب في اطفال المشركين باعتبار الآخرة ص ٣٣٤

ولا يشترط في الانتفاع لمحبة الصالحين

ان يعمل عملهم اذ لو علمه لكان منهم - ص : ٣٣١

و ليقض الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ما احب<sup>٣٣٠</sup>

لكلام الملك و تصرفه اوقات - ص : ٣٣٢ ، ٣٣٣

ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد

على امر ولا ينقص - ص : ٣٣٣

العلم بالمتشابهات - ص : ٣٣٩

انت الذي اعطاه الله علم كل شى - ص : ٣٣٥

مناظرة اهل العالم على سبيل الفائدة و اظهار

الحق جازم باجماع المسلمين - ص : ٣٣٩

من من في الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده

( الحديث - ص : ٣٣١ )

سواء كان ذلك الامر الجديد تعليم علم او عبادة

او ادب او غير ذلك - ص : ٣٣١

تبديل الهيئة - ص : ٣١١

الصحيح ان ذكر اللسان مع حضور القلب افضل

من ذكر القلب وحده - ص : ٣٣٣

الله في عون العبد ما كان العبد في

عون اخيه - ص : ٣٣٥

يستحب اجتماع المسلمين لتلاوة القرآن في  
المسجد وغيرها عند الجمهور - ص : ٣٣٥  
المصافحة عند الفرح والقيام لأكرام القادم والمهولة  
الى لقائه بشاشة - ص : ٣٦٢  
يستحب التبشير والتهنئة لمن تجددت له نعمة  
ظاهرة او اندفعت عنه كربة شديدة سواء كانت  
من امور الدنيا او الدين - ص : ٣٦٢  
فوالله ما علت على اهلى الاخيرا - ص : ٣٦٥، ٣٦٦  
قال الجمهور ان الروح معلومة - ص : ٣٤٢  
ليس في الآية دليل على ان النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم لا يعلم الروح - ص : ٣٤٢  
الامة مجتمعة على عصمة بالنبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم من الشيطان في جسمه وخاطره ولسانه - ص : ٣٤٦  
احب العمل الى الله ادومه وان قل - ص : ٣٤٤  
سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صوت سقوط  
حجر رمى به في النار منذ سبعين خريفاً - ص : ٣٨١  
والصحابة ايضا رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١، ٣١٩  
الظلم مستحيل في حق الله تعالى - ص : ٣٨١  
الخوارج ومغطو المعتزلة ينكرون عذاب القبر

( ر و ثوابه ) ص : ٣٨٩

سماح الموتى - ص : ٣٨٤

من كثر سواد قوم جرى عليهم حكمهم في

ظاهر عقوبات الدنيا - ص : ٣٨٩

رؤية مشارق الارض و مغاربها - ص : ٣٩٠

قول الصماني والله اني لا علم بكل فتنة المديث

فاخبرنا بما كان وبما هو كائن - ص : ٣٩٠

الا ان الفتنة ههنا من حيث يطع قرن الشيطان ص ٣٩٣

ان الله عز وجل يوحى الى الانبياء عليهم الصلاة

والسلام علم الغيب - ص : ٣٩٤

اظهار المعجزة على يد الكاذب المدعى للنبوّة

ليس بممكن - ص : ٣٠٢

الندا الصلوة جامعة - ص : ٣٠٣ ، ٣٠٥

لا تقوم الساعة الا على شرار الناس - ص : ٣٠٦

بعثت انا والساعة كهاتين وضم السبابة والوسطى ص ٣٠٦

ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل اجساد

الانبياء - ص : ٣٠٤

ظن السوء بالانبياء كفر بالاجماع - ص : ٢١٦

تجوز خلق العالم والذكر في المساجد - ص : ٢١٤



الدخول في مجلس ذكر الله او مجلس رسول الله  
صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وسلم او مجمع اوليائه يستلزم  
القرب من الله عز وجل - ص : ٢١٤

الاجماع على جواز الرقية اذا كانت بالآيات  
واذكار الله تعالى - ص : ٢١٩

استحباب تكرير الدعاء عند حصول الامور المكروهات<sup>٢٢١</sup>  
دعا ثم دعا ثم دعا - ص :

الامر بالاستغفار للميت - ص : ٢٣٥

الاجماع على استحباب النفث في الرقية - ص ٢٢٢  
ان الذراع تخبرني انها مسمومة - ص : ٢٢٢

من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل - ص : ٣٢٣  
المراد بالارض ( في تربة ارضنا ) جملة الارض  
اوارض المدينة خاصة لبركتها - ص : ٣٢٣

يجوز اخذ الاجرة على الرقية بالفاطحة والذكر  
بالاجماع - ص : ٢٢٣

الناظر نوع من الحية اذا وقع نظره على عين  
انسان مات من ساعته - ص : ٢٣٥

النهي عن عبدى وامتى اذا استعمل على سبيل  
التعاضد والارتفاع لا للوصف والتعريف - ص : ٢٣٨

- الاستجمار بالالوة سنة - ص : ٢٩٣
- سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مات به بيت من
- الاشعار - ص : ٢٣٩
- يستحب الطيب للرجال يوم الجمعة والعيد وعند
- حضور مجامع المسلمين ومجالس الذكر والعلم - ص : ٢٣٩
- قد اجمع المسلمون على ان الكلمة الواحدة من
- هجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم موجبة الكفر ص : ٢٣٠
- قال العلماء كافة الشعر كلام حسنه حسن وقبيحه
- قبيح وهو الصواب - ص : ٢٣٠
- قد يترك البيان لسبب المفسدة - ص : ٢٣٣
- يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص ٢٣٥
- بنينا انا نأتم اتيت خزان الارض - ص : ٢٣٣
- يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص ٢٣٥
- الدعاء على باير الحديبية - ص : ١٢٩
- كيف يعرف نسخ الحديث - ص : ١٥٩
- متى الساعة يا رسول الله - ص : ٣٣١
- الاصح انها على ظاهرها - ص : ٣٨٠
- ما ادرك ، ما يدويه - ص : ٢٢٣
- التبرك بشعره عليه الصلاة والسلام ص : ٢٥٩

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته بالاجماع - ص: ٢١٢

القيام والاستقبال اكراما للقادم - ص: ٣٢٣

الاجماع حجة - ص: ١٣٣

هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه - ص: ٢٩٥

فهم مني وانا منهم - ص: ٣٠٣

الحكمة والفضيلة في عدد سبع تمرات - ص: ١٨١

اعلم ان الامة بجمعة على عصمة النبي صلى الله

تعالى عليه ولم من الشيطان في جسمه وخطره ولسانه - ص: ٣٤٦

اللهم اجعل في قلبي نورا - الحديث - قال النور

في جميع اعضائه جسمه وقصر فاته وتقلبته وحالاته -

نسائي شريف - ج ١، ص: ١٦٨

اجر الصدقة للميت وللمتصدق - ص: ٣١

عمر بن يونس الحنفي - ص: ١٠١

فيه استشارة الاصحاب واهل الراي - ص: ٢٢٩، ١٠٢

كرامة - ص: ١١٥

وضع سيدنا جابر رضى الله تعالى عنه غضنين

على القبرين لتخفيف العذاب - ص: ٣١٨

التصرف في الحر والبرد - ص: ١٠٤

من يردهم عنا وله الجنة - ص: ١٠٤

التصرف على ملك الجبال - ص : ١٠٩  
تكثر الماء وبراء عين على رضى الله تعالى عنه ص : ١١٦

طلب الدعا لاهياء الميت - ص : ٢٣٥

الاذن لدفع شر الغيلان - ص : ٢٣١

التبرك بماء بير ناقة صالح عليه الصلاة والسلام ص : ٢١١  
فكانوا يرسلون الى رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم من البانها فيسقيناه - ص : ٣١٠

استعجاب الدعا عند قيام الحرب - ص : ١٠٠

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقصد بكلامه

ذلك الشعر ولا اراده فلا يعد شعرا - ص : ١٠١

الحيا نحياكم والممات بما تكلم - ص : ١٠٣

سيجعل الله له فرجا مخرجاً - ص : ١٠٥

هذا مصرع فلان - ص : ١٠٢

اعلمه الله تعالى ذلك اى فتح خير - ص : ١١١

هلا امتعتنا به اى ودونا انك لو اخرت

الدعا بهذا الى وقت اخر الى

العام بالكتابة - ص : ١٠٥

رفع الصوت بالاشعار ص : ١١٢

انشاد الاشعار بالجماعة - ص : ١١٣



ان اعطيتها عن مسألة لشاد وان اعطيتها من  
غير مسألة اعنت عليها - ص : ١٢٠

اقول اذا كان كذلك فالانبياء على نبينا وعليهم  
الصلاة والسلام اعطوا نبوة و امارة من غير مسألة فيعينهم  
الله تعالى في الاحكام ففي كل حكمهم حكمة - فتدبر  
اما انا فانا انا واقوم وارجو في قومتي ما ارجو  
في قومتي - ص : ١٢١

من اطاع اميري فقد اطاعني و من عصا اميري  
فقد عصاني - ص : ١٢٢

لنوم جماعة المسلمين و امامهم - ص : ١٢٤

دعاة على ابواب جهنم - ص : ١٢٤

كالخوارج والقرامط

اقول وكذلك الوهابية والقاديانية والنيجرية  
والخاكرية

من اتاكم يفرق وامرهم جميع على رجل واحد

يريد ان يفرق جماعتكم فافتلوه - ص : ١٢٨

( اقول مثل الوهابية )

يقول المسلمون كلمهم في التشهد السلام عليك ايها

النبي ورحمة الله وبركاته - ص : ٢١٢

فتكفنه الناس يدعون ويشنون ويصلون

عليه - ص : ٢٤٣

فيه الاجتماع للثناء والثناء على الميت

وجره يدل على بقاء آثاره الجميلة

و سننه الحسنة ( اى سيدنا عمر الناروق رضى الله

تعالى عنه ) فى المسلمين بعد وفاته ليقتدى به - ص : ٢٤٣

تعيين اليوم للتذكير والوعظ - ص : ٣٤٤

الصلوة جامعة ( تثويب ) ص : ١٢٦

عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الشيطان

فى جسمه وخاطره ولسانه بجمع عليه - ص : ٣٤٦

النسخ يشترط فيه قنذر الجمع بين الحديثين - ص : ٢٣٠

انما الارض لله ورسوله - ص : ٩٣

تبديل الهيئة لايورث الحرمة - ص : ٣١١

جمهور العلماء على ان الخضر حى موجود بين اظهرنا

( ص : ٢٦٩ )

فقال نافع يا جابر لانزى الدجال يخرج حتى

يفتح الروم - ص : ٣٥٢

خروج المنافق والمنافقة الى الدجال ص : ٣٠٥

اول من يسمع نفع الصور رجل يلو ط حوض ابلة -

ص : ٣٣

لقاء الخضر وسماعه من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
الخضر عليه السلام حى وهو الصحيح - ص : ٢٠٢

ينزل عيسى بن مريم عليه السلام من السماء ص : ٢٠٣  
انكر نزول عيسى عليه الصلاة والسلام بعض المعتزلة

والجهمية ومن وافقهم - ص : ٢٠٣

اب الله ورسوله حرم - ص : ٢٣

الاستدلال بعدم النهى على الجواز - ص : ١٣

المباح اذ قصد به وجه الله تعالى يثاب عليه - ص : ٢٩

هذا محمول على نفى علمه - ص : ٥٠

يجوز الاستئنا من المفضل مع وجود الافضل منه - ص : ٦٩

الاستناد بقول الامام الطحاوى - ص : ٨٥

زيادة الثقة مقبولة - ص : ١٩٠

كل ما ثبت فى الحديث كانه فى القرآن - ص : ٢٠٥

ابو عاصم الحنفى الكوفى روى عنه مسلم - ص : ٢٢٠

نسيان الراوى للحديث الذى رواه لا يقدر فى صحته

عند جما مير العلماء - ص : ٣٣٠

للعامة جلال الدين السيوطى اربع مائة وستون كتابا ص : ٢٢٥  
(اشير)

الاولا يقتضى الترتيب - ص : ٢٣٦

اعظم المسلمين جرما من سال عن شى لم يحرم

على المسلمين فخرم عليهم من اجل مسألة - ص : ٢٢٢

النسخ في الاخبار - ص : ٢٩٥

قد يكون الاخبار على التحقيق في صورة الشك ص : ٢١٥

التعليق بكلمة ان الشرطية لاينا في العلم - ص : ٣٠١

كانما انظر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٠٥

بجانب آثار الظالمين والتبرك بآثار الصالحين - ص : ٣١١

خلقت الملائكة اولا من نور وخلق الجان من مارج من نار

الاختلاف في كتابة العلم ثم اجماع المسلمين على جوازه

من ناله الضرر من جهته شخص ينبغي له ان يجتنبها

للايقع

كرامات الاولياء قدست اسرارهم - ص : ٣١٥

نعم السلف اناك - ص : ١٩٠ ، ٢٩١

دخلت الجنة فسمعت فيها نغمة لتسبيح الخ - ص : ٥٣

هل انت تاركون امرائ - ص : ١٨٨

فذكر من اصناف المال لما ذكر حتى رائنا

انه لاحق لاحد منافي فضل - ص : ٨١

لا يزال معك من الله ظهير عليهم اي الظهير المعين

الدافع لاذاهم - ص : ٣١٥

الاستعانة - ص : ٣١٥



فجعل يفتي ولا يقول قال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم - ص : ٢٠٢

زيارة الصالح لمن هو دونه - ص : ٢٩١  
( يحب النبي عليه الصلاة والسلام في مجلس وعظ  
الغوث الاعظم قدس سره )

يكفى في توثيقه احتجاج مسلم في صحيحه - ص : ١٢٠  
فليس لازما في صحة الحديث كونه في الصحيحين  
ولا في احدهما - ص : ١٣٠

من فقهاء اهل الشام - ص : ١٣٤

اختلاف امتي رحمة - ( نووي ) ص : ٣٣

قال الاكثرون على ان اطفال المشركين في النار  
وقال المحققون انهم في الجنة وهو الصحيح - ص : ٢٣٤

الادب على الذي اعترض على مسألة اجتهادية ص : ٢٢٩  
ما بال اقوام يرغبون عما رخص لى فيه فيه ذم التنزه

عن المباح شك في اباحته - ص : ٢٩١

ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا ص : ٢٢٢  
ايتان جبرئيل في صورة دحية الكلبي رضى الله

تعالى عنه - ص : ٢٩١

(علم الساعة - الاكثرون نفوا والمحققون اثبتوا.)

الكلام مع المخاطب والمراد غيره . وكذلك قوله عليه  
 الصلاة والسلام ان يذنب فاستغفر ذنوبي  
 الى الله عز وجل - ص : ٢١١ ( ٢ )  
 الحياة والموت ضدان - ص : ٣٨٢  
 قيل له المعمرى لانه كان يتبع احاديث معمر ص : ٥٢  
 عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين - ص : ٤١  
 امر المؤمن كله خير - ص : ٣١٣  
 لا يجوز للكافر (غير الكتابي) الدخول في المسجد  
 عند ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه - ص : ٩٣  
 لن استعين بمشرك - ص : ١١٨  
 ابراء عين على رضى الله تعالى عنه - ص : ١١٤  
 تخفيف العذاب بسبب الجريد الوطوب - ص : ٣١٨  
 اكثر ما كان الوحي يوم توفي رسول الله صلى الله  
 تعالى عليه و اله وصحبه وسلم - ص : ٣١٩  
 نحن مامورون بحسن الظن بالصحابه رضى الله تعالى  
 عنهم اجمعين ونفى كل رذيلة عنهم - ص : ٩٠

فذبح لهم اى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

وابى بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما - ص : ١٤٤

والله فى عون الفيد الخ ص : ٣٣٥

اولى رجل اى اقرب رجل

فلها اجران تصدقت عنها اى لى اجر ص : ٣١

اعطاه عمامة - ص : ٣١٣

معنى الطاغوت - ص : ٣٦

الاستغفار بعد يومين و ثلاثه ايام

تيسر دن كفاتحه كاثبوت ( استغفار ) ص ٦٨

شاهد اى حاضر - ص : ١٩٣ ، ١٨٥ ، ٢١٩

فانه حق رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ٢٩٠

علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمشابهات - ص : ٣٩

كن ابا خيثمة - ص : ٣٦١

شرب الماء فى سقيفة بنى ساعدة - ص : ١٩٩

الوتر ثلاث وخمس وسبع - الله يحب الوتر - ص : ٣٣٢

اولى ماخوذ من الولى وهو القرب - ص : ٢٦٣

ان الله قد احبك كما احبته فيه - ص : ٢١٤

اقول التوسل برحمة الله لايانا قى ( اياك نستعين )

الامداد منها -

الوسيلة بالأعمال الصالحة - ص : ٢٥٣

التوسل - ص : ٣٠٨

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول

والله لولا انت ما اهتد يبتنا - الخ ص : ١١٢ ، ١١٣

علم الشعر

اظهر المعين 'الدافع لاذاهم (ص ٣١٥)

فادعوني انا وليه اى ناصره الخ (ص ٣٦)

فالان لا يكرسنى ابدا (ص ٣٢٥)

امام مسجد داود (ص ٣٠٤)

(يا اُخَيَّ) تصغير تحبيب وترقيق وملاطفة (ص ٣٠٢)

ان شاء الله للتبرك (ص ٣٠٣)

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (ص ٢٤٢)

كل شئ خلق الله وملك يده (ص ٣٢٢)

ان الله خلق مائة رحمة الخ

بركة الذهاب الى الصالحين (ص ٣٥٩)

حديث البراء هذا صحيح ولم يخرج البخارى ومسلم (ص ١٥٥)

علم الشعر

الاجماع على التبرك بآثار النبي ﷺ (ص ١٦٩ ، ١٨٠ ، ١٩٠ ، ١٩٦ ، ٢٠٩ ، ٢٥٦)



# ﴿نسائي شريف﴾

جديد ارسال مطبوعه مجباني ديلي

☆ يتعب وضع كل ما فيه الطوبه من الاشجار

وغيرها على القبور - ص ١٣ ، ٢٩١ ، ١٦٢

☆ جميع فضلاته طاهرة صلى الله تعالى عليه وسلم . ص : ١٣

☆ ان الله ورسوله بينهماكم عن لعوم الحرم - ص ٢٣

☆ لا مرت بهذه الصلاة - ص : ٩٢ ، ٩٣

☆ السند لخرقة المشايخ الصوفيه الصافيه . ص ٢٦

☆ سند العمامة عند فراغ طالب العلم

كتب الحديث دوت وصنفت نخوا من

ثلثمائه ونيف - ص : ٢٦

☆ جعل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص ..... ص ٢٢

☆ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان مطبرا عن الوسواس

وعن امثال هذا الادناس - ص : ٣٣

☆ الوسواس وعن امثال هذه الادناس - ص : ٣٣ مشاهد الارواح

☆ كشف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عالم الارواح

المجندة السابقين منهم واللاحقين : ص : ٣٥

☆ الخضوع في الاعضاء والخشوع في القلب ص : ٣٦

☆ ازواج النبي عليه الصلاة والسلام عصمن من

الاحتلام في النوم - ص : ٣٢

☆ وضوءه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينقض بالنوم ص : ٥٥

☆ المسألة مواليد المؤمنين المصطفى صلى الله عليه وسلم

☆ رفع الى البيت اى كشف وقرب منى والرفع

التقريب والعرض - ص : ٤٤

☆ سدره المنتهى هى شجرة ينتهى اليها علم الاولين

والاخرين ولم يتجاوزها احد سوى رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٨٠

☆ اصل كبير في تتبع آثار الصالحين والتبرك

بها والعبادة فيها - ص : ٤٨ ، ١١٣ ، ١١٥ ، ١١٦ ، ١٢٠ ، ١٢٤

☆ جمهور السلف والخلف على ان الاسراء كان ببذنه

وروحه - ص : ٨٠

☆ مشهودا اى يشهده الملكة ويحضره ص : ٨٣

☆ صلوة الوتر على الارض لا على الرحلة ص : ٨٥ ، ٢٣٩ ، ٢٣٨ ، ٢٣٤

☆ اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في

آخرهن - ص : ١٩٥

☆ كافي انظر الى وبيض خاتمه - ص : ٩٣

☆ كافي انظر الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على راحلته - ص : ١١٣

☆ كافي انظر الى بياض خده صلى الله تعالى عليه وسلم

ص : ١٩٥

☆ عبد خير - ص : ٢٤

☆ الرجوع الى المجتهد - ص : ٣٩

☆ الصعيد لكافيك - ص : ٦٠

☆ الاسفار بفجر اعظم للاجبر - ص : ٩٣

☆ ثم حدثنا بما هو كائن حتى تقوم الساعة ص <sup>١٠٢</sup>

☆ مهما يكتو الناس فقد علمه الله عز وجل ص : ٢٨٤

☆ البقعة التي دفن فيها النبي صلى الله تعالى عليه

وسام افضل بقاع الارض بالاتفاق وقيل بل من العرش ص ١١٢

☆ تبرك على ثلاث مرات الى دعا - ص : ١٠٣

☆ مسجدنا آخر المساجد اى آخر مساجد الانبياء ص <sup>١١٣</sup>

☆ احترام الميت عند زيارته لاسيما الصالحون جائز <sup>١٢٢</sup>

☆ فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى

كما اراكم من بين يدي - ص : ١٣١، ١٣٥، ١٣٩، ١٤٨، ٢٠٠

- ☆ شقة اقراء ما تيسر معك من القرآن دليل على
- ☆ ان الفاتحة ليست بركن الصلوة - ص : ١٣١
- ☆ اذا قرء فافضتوا - ص : ١٣٦
- ☆ لا قراءة مع الامام في شئ - ص : ١٥٢
- ☆ لا صلاة الحديث - ص : ١٣٥
- ☆ اغسلني من خطاياي - هذا تعميم للامة او
- ☆ دعاء لهم او باعتبار حسنات الابوار سيئات المقربين
- ☆ ص : ١٣٢
- ☆ دل الحديث على ان اجابة السؤال صلى الله
- ☆ تعالى عليه وسلم لا تبطل الصلاة كما ان خطابه بقولك
- ☆ السلام عليك ايها النبي لا يبطلها - ص : ١٣٥
- ☆ احيانا يتمثل لى الملك رجلا - ص : ١٣٨
- ☆ وضع اليد على القدم - ص : ١٥١
- ☆ السنة في المنبر ثلاث درجات - ص : ١٢١
- ☆ السلام عليك يا نبي الله - ص : ٩٠
- ☆ الاخفاء بالأمين - ص : ١٣٨
- ☆ يسمعون الآية احيانا في الظهر والعصر - ص : ١٥٣
- ☆ الوهابية يوقعون التفرقة والفساد في الدين
- ☆ والمؤمنين فعليك التجنب عنهم وعما هو مثلهم في



افساد الدين - ص : ١٥١

☆ خروج الوهابية النجدية - ص : ٣٦٠

☆ ترك رفع اليدين - ص : ١٥٨ ، ١٦١ ، ١٦٦

☆ ترك رفع اليدين عند السجود ص : ١٦٥ ، ١٦٢ ، ١٦٥

☆ فضيلة سورة الاخلاص - ص : ٥٥

☆ اللهم اجعل في قلبي نور الحديث ص : ١٦٨

فقال سألني فقلت مرا ففقت في الجنة - ص : ١٦١

جلس سيدنا الحسن او سيدنا الحسين رضى الله

تعالى عنهما على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

في المسجد - ص : ١٤٣ ، ١٤٢

ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم فواتح علم الخير

وخواتمه اى كناية عن تمام الخير - ص

ان اللهم لك ..... يبلغونى من امتى السلام ص : ١٨٩

السلام عليك ايها النبى دعاء اى انشا عربيه

بلفظ الاخبار - ص : ١٤٣ ، ١٩١

القرينة على انشاء - ص : ١٩١

لعل الوسيلة فى الجنة عند الله ان يكون

كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومنزلة

الاعلى يديه و بواسطته - ص : ١١٠

سجدتا السهو بعد السلام - ص : ١٤٥ ، ١٨٢ ، ١٨٣ ، ١٩٥  
 نصب اليمنى و افترش اليسرى فى القعدة ص : ١٨٦ ، ١٨٧  
 ينبغى للمصلى ان يستحضر جميع الانبياء والمكة  
 والمؤمنين فى هذا المحل اى الشاهد - ص : ١٨٨  
 التحقيق فى آل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص ١٨٩  
 لا يقال للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم عز وجل و ان  
 كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عزيزا جليلا ص : ١٩١  
 مصرع فلان ص ٩٣

ان الله عز وجل قد حرم على الارض ان  
 تاكل اجساد الانبياء عليهم الصلاة والسلام ص : ٢٠٣  
 يستحب اداء الرواتب فى السفر ص : ٢١٣  
 رايت موسى وهو يصلى فى قبره - ص : ٢٢٢  
 الصلاة فى الليلة كلها - ص : ٢٣٣  
 الدليل على عدم القراءة خلف الامام ص : ١٩٦ ، ١٤٥  
 الامر بالسكوت فى الصلاة ص : ١٨١  
 منافق - معلوم نفاقه - ص : ٣٦  
 قول النبي عليه الصلاة والسلام اصبحت للجنب  
 الذى لم يصل ولم يتيمم وللجنب الذى صلى وتيمم ص ٢٢٠  
 اصابة الاجتهادين - ص : ٢٢

اثبت اصحاب سفين يحيى بن سعيد ثم  
 عبد الله بن المبارك ثم وكيع بن الجراح ثم عبد الرحمن  
 بن مهدى ثم ابو نعيم — احفظ للتقليد - ص: ٢٥٢  
 اين الله قالت في السماء ص: ١٨٠  
 لا نجد صلاة السفر في القرآن انما نفعل  
 كما راينا محمداً صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل - ص: ٢١١  
 خاتمه على الاعجاز - ص: ٨٠  
 فمنه من حيث كونه سنة الركوع لا  
 يستلزم نسخ كونه جائزاً - ص: ١١٨  
 البرتون الهمة للاستفهام الانكارى ص<sup>١١٦</sup>  
 اصل الحديث كثيراً ما يتركون كتابة  
 الالف بعد الاسم في حالة النصب - ص: ١٢٣  
 الصحيح ان علقه سمع من ابيه - ص: ١٦١  
 العمل بالحديث الضعيف جائز عند الكل - ص: ٢٣٨<sup>٢٤</sup>  
 الظلم مناف لمنصب الرسالة - ص: ٢٨٤ (ج ٢)  
 الظلم من الله غير ممكن - ص: ٢٨٤ ص: ١١٣  
 اصحاب ابى هديره رضى الله تعالى عنه (تقيي شخص)  
 اللهم اجعل في قلبي نوراً - الحديث ص: ١٦٨  
 فسال النور في جميع اعضائه جسمه وتصرفاته

و تقلباته وحالاته الخ (زهري) ص : ١٦٨  
 سيدنا سليمان عليه الصلاة والسلام سال الله  
 عز وجل حكما يصادف حكمه اى يطابق اى التوفيق  
 للصواب - ص : ١١٢

لا يصح دعوى النسخ فى مثل هذا لان النسخ  
 انما يكون اذا تغذر الجمع بين الاحاديث ولم  
 يتتغذر (سندى) ص : ٢٤١

آخر الامر من رسول الله صلى الله تعالى  
 عليه ولم ترك الوضوء مما مسحت النار - ص : ٣٠

الامام الزهرى و ان كان اماما عظيم الشأن  
 والغلط لا يسام منه بشر الا النبى عليه الصلاة والسلام<sup>١٨٢</sup>  
 فليح بن سليمان ليس بالقوى (واعتمده البنى) ص<sup>٢٥٢</sup> حاشية ٥  
 مكحول لم يسمح عن عنسبة شيئا. ص ٢٥٤

الوا ولا تفيد الترتيب - ص : ٥٠ (ز)  
 لا تحل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى<sup>٣٩٣</sup>  
 الحكم اثبتت من سلمة بن سهيل ص : ٣٢٤  
 الفرق فى المثل والنحو عند المحدثين - ص : ٢٢  
 الترجيح لا يصار اليه مع امكان الجمع بين

الاحاديث - ص : ٢٢٠



ابن الله ورسوله بينهما كم عن لحوم الحمير<sup>ص ٢٩١</sup>

صنيع المصنف يشير الى ترجيح الحديث المتأخر<sup>ص ٣٨</sup>

المرسيل مقبولة وحجة جمهور المحدثين ص : ٣٩

آخر الامرين ترك الموضوع مما صحت النار - ص : ٣٠

(لاشئ) اى ضعيف - ص : ٣٩

كلمة لا فى لا تظوفى زائدة - ص : ٢٣

النسبة الى مدينة الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم

مدنى و الى غيرها مدينى ص : ٨١

القول و الفعل اذا تقارضا يقدم القول و يعمل

به - ص : ٩٦

ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة<sup>ص ١٠٢</sup>

قول الصحابي من سنة الصلاة فى حكم الرفع<sup>ص ١٤٣</sup>

قول الترمذى العمل عليه عند اهل العلم يقتضى

قوة اصله و ان ضعف خصوص هذا الطريق - ص : ١٤٣

عن حماد عن ابراهيم — اى احد الشيوخ

للامام ابى حنيفة فى الحديث والفقه - ص : ١٤٣

الترابيع عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨

الاخذ بالراجح و ترك المرجوح انما يتعين اذا

لم يكن الجمع - ص : ٢٣٨

تفصيل الترجيح في اصحاب سفيان رضي الله تعالى

عنه - ص : ٢٥٣

كل منها روت ما رأت ونقلت ما علمت ولا

تنا في بينهما - ص : ٣٢٨

الاختلاف في الهيئات لا يقدر في المقصود

لان مثل هذا الاختلاف ليس الا في العوارض - ص ٢٤ (ج)

خبر الواحد عن الراوى الذى سمع من في النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم قطعى حتى ينسخ به الكتاب

اذا كان قطعى دلالاته - ص : ٦٣ (حاشية)

نظير الاختلاف في الاجتهاد وان الخطأ في

الاجتهاد لا ينافى الاجر في العمل المبني عليه - ص : ٥٥

شرف المصطفى في الخصائص لابي سعيد النيسابوري

پورى - ص : ٤٣

انموذج اللبيب في خصائص الحبيب - ص : ٣٣

شرف المصطفى لابن سعد - ص : ١٢٠

لا قالوا الناس — اى طمعا فيما عندهم - ص ٨

سؤال الصالحين - ص : ٣٦٢

مسألة الامام رفع المطر الخ - ص : ٢٢٤

الارواح القوية يمكن ظهورها باذن الله تعالى

(س)  
في صورة كثيرة. ومثلة عديدة في حالة واحدة إلا ص ١٣

آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

مع القوم خلف أبي بكر رضي الله تعالى عنه - ص : ١٢٤

اقوب الى الله عز وجل والى نبيه صلى الله عليه وسلم

قد عفوت عن الخيل والرقيق - ص : ٣٢٣ ص : ٣٣١

الجمع بين الصلاتين للمستحاضة جمعا صوريا ص ٦٥

تقبيل الميت ص : ٢٦٠

الوسيلة - ص : ٣٦٥

الذكر بالجهر جائز مشروع - ص : ٢٥١

احب الاعمال الدائم - ص : ٢٣٠

ثم دخلت بيت المقدس فجمع لى الانبياء

عليهم السلام ..... حتى امنتهم - ص : ٤٨

آخر صلاة صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

مع الجماعة خلف أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه ص ١٢٤

ولعل الوسيلة في الجنة عند الله تعالى ان يكون

كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومنزلة

الاعلى يديه وبواسطته - ص : ١١٠

لا يتخلف عنها الا منافق معلوم نفاقه - ص : ١٣٦

اني لاراكم من خلق الى ص : ١٣١

قال المحققون الصواب المختار انه محمول  
على ظاهره وان هذا لا بصار ادراك حقيق خاص  
به صلى الله عليه وسلم (زهر الربى) ص ١٣١

فقل نعمة فدرع آلائ مثلها من النار (انقطع) ص ١٣٨  
حتى القى ابا القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٥٣  
مهما يكتسب الناس فقد علمه الله - ص : ٢٨٤

ان الله و كل بقبرى ملكا اعطاه اسماع الخلائق  
فلا يصلى على احد الى يوم القيمة الا ابغى باسمه  
واسم ابيه الخ زهر الربى - ٢٩٣

فقال الرجل انى سائلك يا محمد صلى الله تعالى  
عليه وسلم ..... قال سل عما بدالك الخ ص : ٢٩٤  
والله اعلم اى سبب الباسه صلى الله عليه وسلم  
قميصه - ص : ٢٨٣ - ج ٢

رجوع عائشة الصديقة ام المؤمنين رضى الله تعالى  
عنها اى عن انكار سماع الموتى - ص : ٢٩١ زهر الربى  
حديث النور - ص : ١٦٨

لعلمه بنور النبوة صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ٣١٤ حاشية ٥  
ان كنت لا رجو ان تكون شهيدا الخ ص ٢٩١  
اذكر حديث لا ادرى ما يفعل بكم الخ - )



تحين الوقت لزيارة القبور - ص : ٢٨٤

انت البصر - ص : ٢٥١

( اى انت اعلم )

رفع الانعاء بما وضوء النبي عليه الصلاة والسلام <sup>٣٢</sup>  
 ا ان يصلى لابي هريرة رضى الله تعالى عنه ( مكسوة ثليف  
 من يضمن لى منكم منكم

هما لله ورسوله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٣٣٣

سبق درهم مائة الف الخ - ص : ٢٥٠

نبش قبور المشركين - ص : ١١٥

قتل شهيد انا شهيد على ذلك - ص : ٢٤٤

اين يدفن الشهيد - ص : ٢٨٢

رفع اليدين ثابت فى مطلق الدعاء - ص : ٢٥٥ (ج)

السنة فى كل دعاء ..... ان يرفع يديه - ص : ٢٢٥ (ج)

انت المنان - ص : ١٩١

قال النبي عليه الصلاة والسلام للصحابه وهم

صفوف خلف سيدنا ابى بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ١٦٠

حتى على الطهور والبركة من الله عزوجل - ص : ٢٥

لو رايتم ما رايت لضحكتم قليلا و لبيكم كثيرا

قلنا ما رايت يا الله قال الجنة والنار - ص : ٢٠٠

التفاتة عليه الصلاة والسلام في الصلاة كان

لمصلحة - ص : ١٤٨ (٣٧)

انما نفعل كما راينا محمداً صلى الله عليه وسلم

يفعل - ص : ٢١١

( لا نجد صلاة السفر في القرآن )

الصوم ( الصيام ) جنة من النار - ص : ٣١١

صلى ( في ) بكسوف الشمس - ص : ١١٣

كيف يصلى لنفسه - ص : ١٣٩

( اى ان الصلاة تنفعه - انتهى )

كذلك ثوب الفاتحة و ثواب الصدقة تنفعه

اى الميت - فتجاوز النسبة )

يا رسول الله اجعلنى امام قومى فقال انت

امامهم - ص : ١٠٩

مداد العلماء افضل من دم الشهداء - ص : ٢٠٣ (٤٥)

عصا سيدنا موسى عليه الصلاة والسلام كانت

تارة ثقبانا وتارة سمعة وتارة شجرة مثمرة وسميوا

بجادته الخ - ص : ١٣٨ زهر

فقولوا آمين يحبكم الله - ( دعا ) ص : ٣٢

يقرأ القرآن على كل حال - ص : ٥٢

قد اباح السلف البناء على القبور الفضلاً والاولياء

والعلماء - ص : ٢٨٣

مسئلة الكتابة على القبور - ص : ٢٨٥

يعطى للميت الادراك يوم الجمعة اكثر مما يعطى في

سائر الايام - ص : ٢٨٥

ادراك الميت بحاسة البصر - ص : ٢٩٣

رجوع ام المومنين الى سماع موتى - ص : ٢٩٣

تصريح استحباب الصدقة عن الميت بالاتفاق

بين اهل العلم - ص : ٢٨٥ ، ٢٩٠

روح الميت تاتي داره ليلة الجمعة فينظر هل

يصدق لاجله - ص : ٢٨٥

آداب زيارة القبر — رفع اليدين عند الدعا

في المقابر - ص : ٢٨٦

من يستمد في حياته يستمد بعد مماته - ص : ٢٨٦

لا صلى عليهم — المراد بالصلاة الدعاء - ص : ٢٨٤

السراج اذا كان في القبور للارتفاع كالذكر

وال تلاوه فلا بأس به - ص : ٢٨٤

يكشف للميت حتى يرى النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم - ص : ٢٨٨

فلا ازال اسجد بها حتى التقى ابا القاسم صلى الله

عليه وسلم - ص : ١٥٣

جميع الارض مكتوف للنكر والنكير والملك الموت

ص : ٢٨٩

الميت يسمع قرع نعالهم - ص : ٢٨٨

وضع الياحين والبقول على القبور جائز - ص : ٢٩١

يستحب قرأه القرآن عند القبر - ص : ٢٩١

اذا سلم المسلم صاحبه رد عليه السلام وهي في مكانها -

الروح لا يشغلها مكان <sup>عن مكان</sup> بل تجوز ان تكون في

امكنة متعددة - ص : ٢٩٢

شان الروح غير شان الابدان - ص : ٢٩٢

قيل ان نبيا صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج

باللباس من قبره في ثيابه <sup>التي</sup> دفن فيها - ص : ٢٩٥

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء - ص : ٣٠٣

لم يامر ابوبكر رضى الله تعالى عنه بالاجتماع

للتراويح لانه كان مشغولاً بما هواهم - ص : ٣٠٤

لا يكره افراد الصوم يوم الجمعة - ص : ٣٢٣

اجتهد في العلم بحيث لا يمنك عن العمل

واجتهد في العمل بحيث لا يمنك عن العلم فخير الامور



عادات السلف مختلفة في ختم القرآن المجيد - ص : ٣٢٦

تفصيل اطلاق لفظ مولى يقع على الرب

والمالك والسيد والمنعم والمعتق والناصر الخ ص : ٣٢٦

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يجب الحيس ص<sup>٣١٩</sup>

للشارع ان يخص من شاء بما شاء - ص : ٣٢٦ (٥)

رايت في مقامى هذا كل شى وعدم اى

كففت الدنيا وفتوحها والجنة والنار وغيرها - ص : ٢١٥

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ٢٢٢

يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم

قليلا ولبكيتم كثيرا - ص : ٢١٦

قد كشف للنبي صلى الله عليه وسلم الغيب الحقيقى

والغيب الاضافى والارواح والملوك وحضرة

الملك - ص : ٢١٦

علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجنة والنار

وغيرها بالتفصيل - ص : ٢١٦

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم البرزخ الذى له

التوجه الى الكل كنقطة الدائرة بالنسبة الى الدائرة

ص : ٢١٦

والذى نفسى محمد بيده لعداد نيت الجنة منى

الحديث ص : ٢١٨

- فراني جميع ما في الجنة - ص : ٢١٨
- عرضت على الجنة - ص : ٢٢٢
- غلبة الخشية والدهشة وفجأة الامور العظام يذهل  
الانسان عما يعلم - ص : ٢٢٣
- رفع اليدين في مطلق الدعاء ثابت ص : ٢٢٥ (ج)
- الدعاء بعد الذكر - ص : ١٩١
- رفع اليدين في الدعاء - ص : ٢٢٣ ، ٢٢٥ (ج) زهري ص : ٢٢٦ ، ٢٢٧
- الدعاء بالبركة ثلاث مرات - ص : ١٠٣
- التوسل بالشفيع عند الدعاء - ص : ١٨٩
- استحباب لبس الاخضر - ص : ٢٢٣
- لبس خميصة سوداء - ص : ٢٢٣
- ربما اجتمع صلاة العيد وصلاة الجمعة في يوم  
واحد - ص : ٢٣٢
- كل بدعة ضلالة — المراد بها السيئة لا  
الحسنة - ص : ٢٢٣ ، ٢٣٥
- من سن في الاسلام سنة حسنة الحديث ص : ٣٥٦
- اي الاعمال احب — الدائم - ص : ٢٣٠
- و ان كان يسيرا - ٢٣٣ ، و ان قل ٢٣٥
- اختفال ذكر ميلاده الشريف بدعة - ص : ٣٥٦

ادأ النفل قاعدا عند العذر - ص : ٢٣٢ ، ٢٣٥

لست كاحد منكم - ص : ٢٣٥

الجمهر افضل من السر في بعض الصور -

الجمهر افضل من وجه والسر من وجه وجاءت

آثار بفضيلة الجمهر و آثار بفضيلة السر - ص : ٢٥١

التراويح عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨

الذكر بالجمهر جائز بلا شبهة اظهار للدين

وقليما للسامعين وايضا لهم من رقدة الغفلة -

هذا الحديث اصل في التبرك بآثار الصالحين ص : ٢٦٦

النهى من سب الاموات انما هو في حق غير

المنافقين والكفار وغير بالفسق والبدعة - ص : ٢٤٣

التفصيل في اطفال المشركين - ص : ٢٤٦

و انا شهيد اى اشهد عليكم باعمالكم - ص : ٢٤٤

لم يثبت القراءة عن رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم في الجنائزة - ص : ٢٨١

القيام لجنائزة والوخصة في ترك القيام (منسوخ، ناسخ) ص : ٢٤٢

الكلام في الصلاة منسوخ - ص : ١٨١

ان صلى قائما فصلوا قياما ص : ١٤٨ (منسوخ)

رفع اليدين في السجود - (منسوخ) ترك ذلك (ناسخ) ص : ١٤٥

- الوضوء من مس ذكر — (منسوخ) ص : ٣٤
- ترك الوضوء من ذلك — (ناسخ) ص : ٣٨
- الوضوء مما غيرت النار — (منسوخ) ص : ٣٩
- ترك الوضوء مما غيرت النار — (ناسخ) ص : ٣٩
- النهي عن الاغتسال بفضل الجنب (منسوخ) ص : ٣٩
- الرخصة في ذلك — (ناسخ يا رخصة) ص : ٣٩
- التطبيق منسوخ بالاتفاق (سندى) ص : ١١٨ ، ١٥٩
- لبس فروج حرير — (المنسوخ) ص : ١٢٥
- قراءة بسم الله الرحمن الرحيم — (منسوخ) ص : ١٣٢
- تركه — ناسخ - ص : ١٣٣
- القتوت — ترك القتوت (منسوخ ، ناسخ) ص : ١٦٣
- سيدنا عمر الفاروق لم يقنع بقول عمار  
(خبر الواحد لا يثبت الفرض)
- اذكر رواية القراءة خلف الامام عن عبادة  
بن الصامت رضى الله تعالى عنه - ص : ٢١



كان يوجد الرائحة الطيبة عند قضا حاجته ﷺ وكانت الارض تبلتعه بل تبلتع

(ص ٤)

ما يخرج من كل الانبياء

(ص ٢٥٢)

القنوت قبل الركوع فى الوتر

(ص ١٢٣)

للسالحين مدد ظاهر لزوارهم بحسب ادبهم

يجوز ان يكون كلمة ان للتحقيق لا للتشكيك لعلمه ﷺ بحال حسن خاتمته على

(ص ٨٠)

الاعجاز

(زهر الربى)

فسأل النور فى جميع اعضائه جسمه وتصرفاته تقلباته وحالاته

(ص ٤٥ ح ٥)

النفوس القدسية لا يضعف ادراكها الضعف الحواس

(ص ٢٢٩)

النجد اسم خاص لمادون الحجاز مما يلى العراق

(ص ٢٣٥)

الجهربالقرآن والسريه فى الليل

(ص ٩٢)

خرج رسول الله ﷺ كانى انظر اليه الآن

٣١١

# نسائی

## جلد ثانی

۱۔ شب چہار شنبہ ۵ جمادی الاخرہ ۶۵ھ کو خواب دیکھا کہ فقیر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہے اور والدہ ماجدہ کی قبر پھولوں کی چادر اور جھج سے مستور ہے۔ کثرت کے ساتھ بہترین پھول قبر پر ہیں۔ اس قدر ہیں کہ قبر کا ذرہ برابر حصہ نظر نہیں آتا۔ پھول ہی پھول اس پر نظر آتے ہیں اور پھول بھی متعدد قسم کے نہایت ہی خوشنما۔ بیدار ہوا، مسرور ہوا۔ صبح فاتحہ پڑھی اور روزانہ فقیر ایصال ثواب والدین، ہمشیرگان و بھائی مرحوم و مومنین و مومنات کے لیے کرتا ہے۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

۲۔ شب جمعہ مبارکہ ۶ جمادی الاخرہ ۶۵ھ کی صبح صادق کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت فیض درجت سیدی سراج السالکین شاہ سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گرہ میں مسجد کے قریب برآمدہ ہیں رونق افروز ہیں۔ خادم حاضر ہوا۔ دست بوسی کی۔ پھر قدم بوسی کے لیے جھکا مگر حضرت قبلہ فوراً کھڑے ہوئے اور خادم کو سینہ سے لگایا اور تین مرتبہ معانقہ فرمایا۔ سینہ سے لگایا۔ اس

وقت معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سینہ سے فیض خادم کے سینہ میں آرہا ہے۔ وہ کیفیت فقیر ہی جانتا ہے۔ بیان کے قابل نہیں رحمت حسین مؤذن نے اذان دی۔ فقیر بیدار ہوا اور ذوق کو سینہ میں پایا۔ دیر تک وہ کیف رہا۔ دل مشتاق ہے کہ پھر ایسا پر لطف و ذوق خواب میں نصیب ہو۔ حضرت قبلہ کا جب دیدار کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ انوارِ باباں ان کے چہرہ النور پر برس رہے ہیں۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ  
 جمعہ مبارکہ ۴ جمادی الاخرہ ۱۳۶۵ھ

سند اجازت جمیع سلاسل و خلافت امام احمد رضا بریلوی،

بنام حجة الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی

محرره ، ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله هادي القلوب وعاشر الذنوب وسائر العيوب وكاشف الكربات اغفل  
 الصلاة واكمل سلاله على احب محبوب مع الحسنات ثقيل الثمرات شفيح الحوب وعلى الله  
 وصحبه وابنه وخزيه عدا النور والستور الطلوع والغروب وبعد فان سرنا تبارك وتعالى  
 هو الحى الذى لا يموت وكل شئى سواه فلا بد يومئذ ان يفوت فبئس الذى قصر عبادة بالمرات و  
 تفرد بالذام وكل من عليه فان وبقي وجه ربه ذى الجلال والاكرام ارى شمس عمرى قد  
 تزلزل للغرب واخذت بالرحيل وحسبنا الله والرحيم الوكيل اسأله متوسلا اليه بجاه حبيبته الاكثر  
 وعبدته وصفية غوثنا الاعلى صلى الله تعالى على المصطفى عليه وسلم ان ينجحني على السنة السانية  
 الدين الاسلامى فاطمرا بالمرات والارض انت وليي في الدنيا والاخرة توفني مسلما والحقني  
 بالصالحين ارب اوزعني ان اشكرك لعمرك انى انعمت على وعلى والدتي وان اعلم صلحا ترضيه

مولانا محمد رفیع خان بریلوی



يصلح لي في ذريتي اني تبت اليك وانا من المسلمين والحمد لله رب العالمين وقد بقيت في ام استخلا  
 اجلاس احمد على مسند اسلاف في اقدم رجلا وأخرا خوي علما من بان الامور بالتثبت احري  
 اني احب سنة ابي بكر وعمر واستميد بالله من سنة كسري وقيصرفا استخبرت ربي واستشرت  
 اساد اذقين في حبي فاشاروا لي ما ترى في اخير هذه الحجة وتأييد ذلك برؤيا رآيتها في  
 هذا الشهر الكريم ذي الحجة فها هو الا ان شرح الله لذي ذلك صدري وارجو ان يكون فيه انشاء الله  
 شدا مدي وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه ثم علي ورسوله صلى الله عليه وسلم التتويلا  
 قد كنت اجرت ولدي كل اعنف هم من المعرف بالمولى حامد رضا خان سلمه الرحمن عن  
 وارث الحرمين ونوازغ الشيطان وجعله خير خلف لسلف الصالحين وفقه مدته عمره للحجة  
 لدين وكفايته المفسدين وانه ولي ذلك وخير مالك والحمد لله رب العالمين بجميع السلاسل  
 والعلوم والادكار والاستعمال والايراد والاعمال وسائر ما ييسر لي اجازته من مشايخي  
 الاجلاء والافاضة كان ذلك بامر شريف من السلاطين سلافة الواصلين سيدنا  
 السيد شاه ابني الحسين احمد النوري صاحب المادحة قدس النوري والان مقولا  
 علي الرحمن بسلطانه ولي عهدي ووارث السيادة القادرية من بيدي واجلسته على مسند  
 اسلاف في وليته امرافا في اسأل ربي وهو حسبي متخذا اليه هذا الحبيب الكريم عليه وعلى  
 اله افضل الصلوة والتسليم ثم هذا الولي الاكرم سيدنا ومولانا الغوث الاعظم ان يرضاه لا يحب  
 ويرضاه يتقرب بصورته وسمائه ويجعله اهلا للولاية واخته خيرا من اولاده امين امين يا  
 حبيبنا سادتنا امين والحمد لله رب العالمين هذا الله تعالى وبارك وسام على هذا الحبيب  
 البار تجتمع اليه المحتجب والد وصحبه وابنه وخدمته صلوة تحل العقدة وتحل الممدد وتفرج الكرب  
 وتفرغ الريب وتذهب الهموم وتبشر الامور والحمد لله العزيز الغفور وكان ذلك يوم عرس سيدي  
 وسندي ومركاني ومرشدي وكفزي وذهري ليومي وعندي سيدنا السيد شاه ال رسول  
 الاحمدى رضي الله تعالى عنه يا ابرهني السريدي امين امين والحمد لله رب العالمين اذ في الحجة



الحام یوم النخیس سنہ ۱۲۰۸ من ہجرت النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلہ ضمہ مخفہ  
 ہلمہ احد کلاب الباب القادری عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السیفی الحنفی القادری البکرانی  
 عفر اللہ لہ ماجری منہ وما یاتی وحقق المصلح واصلم علیہ من احسن والحمد للہ رب العلمین

### ترجمہ

ساری غریباں اللہ عزوجل کیلئے جو دلوں کا رہنما گناہوں کا بخشنے والا عیون کا پردہ پوشا مہربان اور کریم والا ہے۔  
 اور سب بہتر و درود اور کمال و سلام سب پیاروں سے زیادہ پیارے نیکوں کے دوست کریم و مہربان و کریم و کریم کے نزدیک  
 اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے صاحبزادے اور ان کے گھر پر ہمارا نور و اشراق و بعد از طہ و عروب۔  
 بحر رحمت و نعمت یقیناً ہمارا رب تبارک تعالیٰ وہی زندہ ہے جسے دستارِ ابراہیم کے ماسواہ پر شے کیلئے ایک دن فضا دی  
 ہے تیرا پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں کو میرے مغلوب کیا اور ہمیشگی سے منفرد و ہرگز نہیں پہنچنے والی سب کو فنا ہے اور  
 باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا میں دیکھ رہا ہوں اپنے آفتاب عمر کو کہ غروب کے قریب پہنچا اور اس  
 کوچ کا اعلان کر دیا۔ (اور ہمارے لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ کا ہر جانیہ الام) میں اسی سے مانگتا ہوں اُس کے حبیب اکرم کی  
 وجہ سے کہ میرے اموات کے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالیٰ اور سلام بحکم مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر ان پیرا فائز و خیر و خوبی کے ساتھ روشن سنت اور بہت درخشاں دین پر کرتے ہوئے آسمانوں پر  
 زمیں کے بنائے تو میرا کام بنایا ہے اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب میں کے لائق  
 ہیں (لا سیب) رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں دنیا و  
 کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری ذریت کی اصلاح و ترقی میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اس حالت میں کہ میرے  
 مسلمانوں میں سے ہوں، اور ساری غریباں ہیں پروردگارِ عالم کیلئے مجھے اپنی بانیہ اور سب کو اپنے بزرگوں کی مسرت  
 بٹھانے کا کام باقی رہا۔ (میں میں پس و پیش کرتا رہا اور اس طرح کہ اس میں بخلی زیادہ بہتر ہے کیونکہ حقیقتاً میں بہتر ہوں  
 ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت کریمہ کو دلی سے پیار کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے کہ میرے  
 کسریٰ کی روش سے۔ تو میں نے اپنے رب کریم سے استغاثہ کیا اور اپنے حقے مخلص اہل بیت مشہورہ چاہا تو انہوں نے  
 مجھے اُس طرف اشارہ کیا جو اس مسئلہ کے آفریں و بھونک اور ان کی تائید ہے اُس خواجہ ہوں میں نے اس ماہ ذی الحجہ ۱۲۰۸

میں دیکھا تو اس کیلئے اللہ نے مہربانی کھول دی میں امید رکھتا ہوں کہ اس میں اللہ میرے کام کی سچی سیدھی راہ ہے  
 (اور ہمارے لئے اللہ کافی اور بہتر کام بناتا ہے) اور اسی پر پھر اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کبریا ہے۔  
 بلا شک میں اپنے عزیز ترین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے اچانک حادثوں میں ہلاک ہو جانے کو جو  
 سے محفوظ رکھے اور مائی گرم اسے سلامت و صحت کا بہت جانشین بنائے اور تمام عمر اسے حمایت دین و در و مفسدین  
 کی توفیق عطا فرمائے بلا شبہ وہی مولانا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درکار اور بہتر مالک ہے (پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام  
 سلسلوں اور تمام علوم اور اس سے اوپر و بالاتر اور اولیٰ اعمال کی اور ہر اس چیز کی کہ جس کی مجھے اپنے برگزیدہ  
 مشائخ کرام سے اجازت ہوئی یا اجازت ہو کر یا میرا اجازت دینا اس کے مرشد حق و شیخ طریقت تذکرہ میں نہ حد  
 الواصلین سیدنا امیر المؤمنین امیر اہل بیت علیہم السلام سے تھیں ان کے حکم سے تھا اور اب میں اپنے مہربان  
 اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنے اہل بیت و اولیاء و اولیاء کے بعد وراثت سجادہ قادریہ بناتا ہوں۔ اولیٰ سے اپنے مشائخ کی سند پر  
 ممکن کرتا ہوں اور اپنے تمام اوقات کا متولی بناتا ہوں اور اپنے سب سے گزرا کر دھاکرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے بوسلہ  
 حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولی مکرم سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ اکی رہائی  
 فرمائے اس میں نیز یہ وقت جو اسے محبوب ہے یہ ہے اور اس کے نام و یا ظن کو سنو اسے اور اس کا اہل کرے جو ان کے  
 سیر و کیا گیا ہے اور اس کی دنیا سے عزت کو بہتر فرمائے الہی ہونے کی کوئی چیز اسے مانگنے والوں کی اجازت قبول فرمائے  
 قبول فرما۔ اور حمد اللہ کیلئے اور صلوة و سلام اور اس کی برکتیں جس پر خود حبیب مرتبہ شفیق مجتبیٰ اور اہل آل و اولاد اور اصحاب  
 اور اس کے گروہ پر صلوة و سلام جو گروہ کھولے اور نازل کرے اور غم دور کرے اور تہ تبرکات اور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
 کلام نبویؐ پر ایمان کرے اور حمد ہے اللہ غالب علیٰ ہر مان و ہر مان پر تھی یہ اجازت میرے سردار مرشد برحق دیا ہے۔  
 سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی سال ہر سال اس کے دن امین والحمد للہ رب العالمین  
 اور یہی ہجرت ۱۳۳۵ھ از ہجرت انیس فیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا اپنے منہ سے اور لکھا اپنے قلم سے ساگرستان  
 قادری عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان سنی حنفی برکاتی نے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ بخشے اور اس کی مرادیں برائے اور  
 اس کے کام بنائے آمین آمین یا رب العالمین

نیاوند۔ عثمانی محمد خان غوری غفرلہ فیوز پوری (مجاز و ما ذوں سلسلہ اہل قادریہ  
 (بریلو اسکولک پریس بریلی)



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى وصلا على عباده الذي يصطفى عنه فذا فقد ما انى مسلوحة كبدى  
فلذة فؤادى حى ونور عيني الصو فى الصا فى الصفى الو فى الحوى الحفى الذى الفطن  
الذى العالم العالم فى الاشياء والا فوان الامثال الاسلاف والاسعد الاشياء ولا المولى  
محمد سرى الخصال والى الاحكام وشركا حاسدا لاصد بلغته والى ذروة الكمال قاله يا سيدينا  
النبي محمد اهل صلوات الله على محمد وآله صلوات الله على محمد وآله صلوات الله على محمد وآله  
الابرار اذ ما فى رقيقة ذنبتى فيها من الاعمال الايكة ولا شغال الشقيقة فما اياك يا ابي بكر الله تعالى  
علا فاذ قد احسن بباركك فيك وعليك رب فقه ملتجى ورضان ودر الطريق اليك  
وبكل افاق ولا اعمال والادكار والاشغال والسلاسل العلية الفارسية والفارسية والحداثة والحداثة الفاتنة  
والجارية والسمر وكره والنفسانية والعلوية لنامية والنوكة المعجزة بجميع العلوم العقلية والنقلية  
جميع الكنى لا ينسى القرآن العظيم والصحاح الستة والسبل والعلم وبك الخيرات والحسين  
وغيرها من كتب الدين ومن كل اديت سيم الخبز الجاف وحري البحر والحري الا عظمت درما بشمخ ولا مبرين  
والمنقى والاشنة وبكل تجر لرواية فتصح لى دراية من العلوم بشرط العلوم وعلى الفهم واوصيك  
يا حى بقوى الله عز وجل فى السر والعلن فان التقوى سامية ولا يداها لا تجتنب ولا الترفع والشاعة اهل  
البدع والملاحقة وان تمسك ملتفت وتعض النول على ما هبها السنة والمجته واياك يا ابا عبد الله  
فى الطاعة والى اهل الكرم والبرقة والبدع والضلال ولا يها تخيا خيرا لهم لى والى الكمال فانه فى هذا  
الزمان من الخطا لى ارضى مرضا للنبي والرب وان لا تنافى بلد حوار الصلوات فى المغلوت والمجلوت صلى الله  
تعالى على خير خلقه نور محمد وشهدا حضرة محمد وملكته سنيار ومولاهم والى وصلى جميع برحمتك يا  
احمدين الحسين ابى الاخيرى محمد الامير المؤمنين كان لى العشر بقوى الشهر الفخرى يوم الاحد سنة لى خمسين وثلاثمائة و  
من الحجج النبوية على صلواتها الف الف صلاة وتحيات النبوة فى امير فقير محمد الموحى حله رضا الفاروق التور الرضا البرلى  
سفارة من مئذ من كرم المروى وحمادى محمد الشاهى امين فى بلد قمى كرم الله تعالى اهلها السلام من الشورى

سند اجازت جمع سلاسل وجمع علوم دينيه وخطافت جميع الاسلام مولانا حامد رضا قادى نورى بريلوى، بنام حضرت شيخ الحدیث قدس سره العزیز مخرجه، ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ





# بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأئمة بعده  
فإننى قد اخترت لأخي الفاضل الحاج محمد سكران الحمد البيلوي في صحيفته البخاري  
والصحيح والمسانيد والسنن والأجزاء وكل ما أرويه بسندنا إلى  
رواتها إلى سيد الخلق المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه  
وقد أجازنا العلامة ألام الشيخ تبارك الدين المحسن شيخ دار الحديث  
بدمشق وهو عن الشيخ إبراهيم السقا عن الشيخ الأمير الصغير عن  
الشيخ الأمير الكبير وثبت مطبوع وأجازنا العلامة السيد محمد عبد الحى  
الكتافى الفاسى وكذا ثبت مطبوع والسيد أمة الله عن والدهما  
الحافظ الشيخ عبد الغنى الدهلوى وثبت مطبوع ونحوه هم رفيع الله  
بهم آمين والحمد لله دائماً وأبداً وصلى الله تعالى على سيدنا محمد

والله

كتبه محمد الحافظ اليتيماني

في يوم الأحد ١٩ محرم الحرام سنة ١٣٦٥ هـ

حور البروضة الشريفة بالمدينة المنورة

على ساكنها أفضل الصلوة والسلام

سند أجازات صحاح ستة ورويات شيخ العلماء محمد الحافظ اليتيماني، بنام حضرت شيخ الحديث قدس سره العزيز  
محرره، ١٩ محرم الحرام ١٣٦٥ هـ









سند اعزازت و جمع سرایات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا عبدالقادر، مالک، مع شمع کجرات، مجروحہ، اجامی الاخوانی الاسلامیہ

هذه المذكرة الفاضلة المذكورة في هذه المدرسة

١	التفسير	X	٥	أصول الفقه	١١	المنطق	١	الرياضيات
٢	الحديث	الصواعق المسترشقة وشرح معانيها	٦	المداد البان	١٢	المنطق	٢	الرياضيات
٣	العلماء الكبار	شرح عساكن الإسلام للشيخ أبي القاسم	٧	الأدب	١٣	الحديث	٣	الرياضيات
٤	الفقه		٨	التحفة	١٤	المنطق	٤	الرياضيات
٥	أصول الحديث		٩	الصرف	١٥	المنطق	٥	الرياضيات

خواجہ اہم العلماء الذین جہت راہہذا المحضر

[illegible]

خواجه  
 میرزا محمد علی  
 - (هفتاد و نه ساله) -  
 میرزا محمد علی















[illegible]

القدس	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	٢٨	٢٩	٣٠	٣١	٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	٤٠	٤١	٤٢	٤٣	٤٤	٤٥	٤٦	٤٧	٤٨	٤٩	٥٠	٥١	٥٢	٥٣	٥٤	٥٥	٥٦	٥٧	٥٨	٥٩	٦٠	٦١	٦٢	٦٣	٦٤	٦٥	٦٦	٦٧	٦٨	٦٩	٧٠	٧١	٧٢	٧٣	٧٤	٧٥	٧٦	٧٧	٧٨	٧٩	٨٠	٨١	٨٢	٨٣	٨٤	٨٥	٨٦	٨٧	٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣	٩٤	٩٥	٩٦	٩٧	٩٨	٩٩	١٠٠
١٠١	١٠٢	١٠٣	١٠٤	١٠٥	١٠٦	١٠٧	١٠٨	١٠٩	١١٠	١١١	١١٢	١١٣	١١٤	١١٥	١١٦	١١٧	١١٨	١١٩	١٢٠	١٢١	١٢٢	١٢٣	١٢٤	١٢٥	١٢٦	١٢٧	١٢٨	١٢٩	١٣٠	١٣١	١٣٢	١٣٣	١٣٤	١٣٥	١٣٦	١٣٧	١٣٨	١٣٩	١٤٠	١٤١	١٤٢	١٤٣	١٤٤	١٤٥	١٤٦	١٤٧	١٤٨	١٤٩	١٥٠	١٥١	١٥٢	١٥٣	١٥٤	١٥٥	١٥٦	١٥٧	١٥٨	١٥٩	١٦٠	١٦١	١٦٢	١٦٣	١٦٤	١٦٥	١٦٦	١٦٧	١٦٨	١٦٩	١٧٠	١٧١	١٧٢	١٧٣	١٧٤	١٧٥	١٧٦	١٧٧	١٧٨	١٧٩	١٨٠	١٨١	١٨٢	١٨٣	١٨٤	١٨٥	١٨٦	١٨٧	١٨٨	١٨٩	١٩٠	١٩١	١٩٢	١٩٣	١٩٤	١٩٥	١٩٦	١٩٧	١٩٨	١٩٩	٢٠٠	

.....

\_\_\_\_\_

.....

محرم ٥، ١٣ شعبان المعظم ١٣٨٠ هـ

”محمد سردار احمد، خادم ۲۱، سنوت“، ”میر میر بیگم ہونے کی وجہ سے نہ یہ لکھو حاصل





نداءات مرويات و مسائل هر یقت حضرت شیخ الحدیث قدس سره و العزیز  
 نام مولانا ابوالعالی معین الدین شافعی  
 محرره ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك و نقبل على رسوله الكريم  
 و على آله و صحبه و مرسله  
 اجمعين محمد يا ارحم الراحمين

اما بعد فقد سالتني الفاضل الجليل و العالم انيل المحمود الشيد و لا اله الا هو

ابوالمعالی معین الدین سلمه المولی اجمعین الاجانیه فاجبت علی برکة الله  
 تم علی برکة رسوله صلی الله تعالی علیه و سلم المسلمین اعلیة العالمین و الاطهار  
 و المجتنبین و السجودیه و النقیبیه القدیمة و الحقة و القصیدة النبویة و الاقصدات  
 و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و انما کان الشیوخ بالاذن و بالشرایف و بالبرکات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة و الاقصدات النبویة

مید کرده : مولانا محمد معین الدین فیصل آباد

۷۱۶  
۹۵

(۱) سورہ واقعہ شریف یک روز پچھن کو عشا  
کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ

سے برکت ہوگی۔  
(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْلِكُ الْحَقَّ الْمُبِينُ -  
ایک سو بار پڑھیں۔  
اول و آخر تین تین بار درود شریف۔

(۳) يَا سَادِقُ - تین سو روزانہ صبح  
وقت صبح اول و آخر تین تین بار درود  
پڑھیں۔  
(۴) اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
قَاتِلِ الْكُفْرَ الْكَبِيرَ - ایک سو بار پڑھیں۔  
ایک سو بار اول و آخر تین تین بار درود شریف۔

پچھن و صبح روز کی برکت کرے  
ایک سو - فقیر کا درجہ جنتی غفور  
۱۵ رمضان مبارک ہو

سند اجازت اور ادب رائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ



سند اجازت قرأت واکل الخيرات والاوداد حضرت شیخ الحدیث قدس سره العزیز، بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محره ، ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ

۱

بسم الله الرحمن الرحيم حمد و نعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 واصحابه اجمعين اما بعد فقد جرت على لالة الله وقدره  
 جل جلاله وعلو علمه على علم الفاضل العزیز مولانا المولوی محمد  
 عبد الغفار ظفر قدوة وللاهل الخیرات والقدرة الخیرة فیه فی حیدرة البر  
 وحزب الجرح والاوراد والالفاظ فی السلسلة القادریة وایستیت  
 والسلسلة الاخری بالادب المرفوعة عندین یخ- اخبرته لما  
 اهان فی الشایخ الدیم واعلموا الغفران- باسم الله السراوانا  
 ویمسحوا صحتهم باسم الله وایستیت آمین

انا الفقیر ابو الفضل محمد سرور دام ظلہ العالی  
 خادم الامانة  
 ۶ شعبان ۱۳۷۹ھ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استغفر الله العظيم - ثلاثا

سبحان الله والحمد لله - ثلاثا

حسبي الله ونعم الوكيل - ثلاثا

الاخلاص يا عوذ مع البخله - ثلاثا

سعود تين مع البخله - ثلاثا

مع البخله

مستغفر







سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا، سراجی، دیال گڑھی

بسم الله الرحمن الرحيم

اعمال و اوراد و وظائف و تعویذات قادرش و جیشیه

الله الرحمن الرحيم

الله	فحم
ابوبكر	عمر
عثمان	علي

عمر وعمر وعمر وعمر

عمر وعمر وعمر وعمر

سرکات هوکلاء الاسماء

1	1	2
3	0	1
2	9	2

4	1	1
1	3	1
1	9	1

5	10	1
2	5	1
9		4

1	2	3
1	2	3
4	5	6

يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج

7	2	1
5	3	9
1	4	8

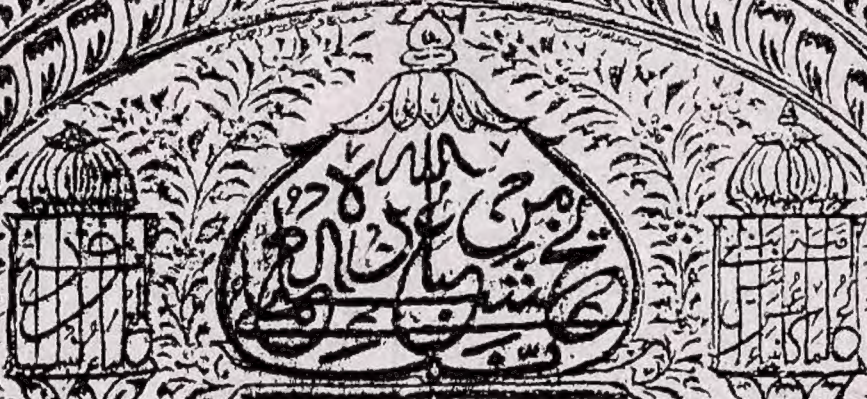
جاسا	عل	عما
------	----	-----

میں یہاں فرمودہ: صوفی المارکھا۔ فیصل آباد









فَمَنْ لِّلْعَالَمِ عَلَى الْعَالِدِ كَفَضَةٍ عَلَى إِدْنَائِهِمُ الْإِعْدَاءَ لَهَا أَوْ مَعَهَا

[illegible]